UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222602

UNIVERSAL
LIBRARY

بن معصوم صناع مکین ن وں مکا فضل حق مین ن وں ازو آسما

رونق بمبر غرا وسیلہ نوحہ و بکا ذخیرہ متیون و متین جامع مصائب بی بی عرف بسم اللہ حسین

اعلیٰ

مجموعہ مرثیہ انیس

جلد دوم

بکلام بلاغت خدام سلطان الفاظ آئین طلوع فصاحت مشاعرین بمبر جناب مرحوم مغفور محسن بحسن نام دبیر انیس الشعرا

طبع نامی منشی نول کشور کانپور طبع مین مرقوم ن ہوا

غیر جزو

اشتہار

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے فہرس وجیز کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب علم فقہ وغیرہ اردو و فارسی مذہب امامیہ وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو اگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اردو و فارسی مذہب امامیہ

مجموعہ مرثیہ ہاے میرزا دبیر۔ مجموعہ بے نظیر دلپذیر مرغوب دلہاے ہر صغیر و کبیر رونق ممبر عزا وسیلہ فوز و بکا جامع مصائب شہداے کربلا حضرت امام حسینؑ ہے تصنیف سلطان الذاکرین قدوۃ الشاعرین سپہر نظیر مہر تنویر خوش تقریر میرزا سلامت علی تخلص دبیر ہے یہ نادر مجموعہ دو جلد مین ہے جلد اول مین ۱۳۵ مرثیہ اور جلد دوم مین ۳۰ مرثیہ ہین۔

مجموعہ مرثیہ سپہر عشق۔ کہ نام تاریخی اسکا گلزار عشق ہے یہ مجموعہ نایاب رونق مجلس عزا وسیلہ فوز و بکا دراصل شہیدان کربلا علی الترتیب از تصنیفات افصح الفصحا ابلغ البلغا ملک الشعرا جناب سید حسین مرزا صاحب تخلص بہ عشق دام ظلہ العالی اس مجموعہ کی دو جلدین ہین جلد اول مین بہت رباعیات اور سلام اور قصائد اور نوحہ ہین بعد اسکے حال جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تا حال جناب عباس علیہ السلام علی الترتیب ہے عجب خوبی اور عمدگی سے نظم ہوا ہے ہر مرثیہ اسکا علیحدہ علیحدہ چھاپا گیا ہے۔

دوسری جلد جسکا نام تاریخی بیان غم ہے حال جناب علی اکبر علیہ السلام سے شروع ہوا ہے اور حال جناب خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا بالتفصیل اور حال بعد شہادت اور [illegible] ذام اور اسیری اہل حرم اور جانا کوفہ و شام و اور حالات شام اور بعد ازان داخلہ اہلبیت علیہم السلام کا مدینہ ہین مع دیگر حالات علی الترتیب درج ہے۔

زاد المعاد۔ مجتبی و مترجم۔ یہ کتاب مذہب امامیہ کے اعمال اور وظائف ہین نوادرات سے ہے پورے سال یعنی بارہ مہینون کے اعمال نہایت بسوط اسمین موجود ہین تصنیف جناب ملا اخوند محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ بصحیح علماے مذہب امامیہ کاغذ سفید پر خوشخط مع حواشی عمدہ و نایاب چھپی ہے۔

حیات القلوب ہر سہ جلد۔ یہ ایک کتاب نادر روزگار کہ سواے کتبخانہ امرا اور علما کے

مجموعہ صناع مکین و مکانین فضل و کمال فی حلاز و آسمان

رونق ممبر عزا و وسیلہ نوحہ و بکا ذخیرہ شیون و شین جامع مصائب ابی عبداللہ الحسین

یعنی

مجموعہ مرثیہ

جلد دوم

کلام بلاغت نظام سلطان الذاکرین ملاذ الشاعرین جناب صاحب عالم مونس اور میر انیس لکھنوی

۱۹۰۶ء

مطبع نامی منشی نول کشور کانپور میں طبع ہوا مرمقبول جہاں ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱

جبتک زبان رہے صفتِ ثنا کرے
بلبل وہ خوش نوا ہی جو گل کی ثنا کرے
توصیف ذاتِ پاک محالِ بشر نہیں
وہ کیا ثنا کرے جسے اپنی خبر نہیں

۲

اے جادۂ طریقتِ دیں تجھ پہ لاکھ صلح
شمعِ رموزِ شرعِ مبیں تجھ پہ لاکھ صلح
شکرِ خدا کہ تجھ سے ہوا دینِ حق رواج
شکرِ خدا کہ تجھ سے ہوا دینِ حق رواج

۳

اے کہ تیرے لب پہ ہے ذکرِ خدا کہتے ہوں
تیرے دل میں ہے خدا کا نور خدا کہتے ہوں
جس کو تیرے لب سے نکلا ہوا خدا کہتے ہوں
جس کو تیرے لب سے نکلا ہوا خدا کہتے ہوں

۴

اے کہ تیرے لب پہ ہے ذکرِ خدا کہتے ہوں
تیرے دل میں ہے خدا کا نور خدا کہتے ہوں
جس کو تیرے لب سے نکلا ہوا خدا کہتے ہوں
جس کو تیرے لب سے نکلا ہوا خدا کہتے ہوں

۵

تو کہاں نہ ذوالجلال کا ظلِ ہما ہوا
جبریل ہو سکا ترا خادمِ آستاں
یکبال تیرے در کا گدا ہے بہ علی
یکبال تیرے در کا گدا ہے بہ علی

۶

بلبل دلا ہی گر تو ثنائے دہی کرے
اعلیٰ وہی زبان ہی جو ذکرِ علی کرے
سر اگر کو نسا ہی جو تو جانتا نہیں
خیر از خدا کوئی تجھے پہچانتا نہیں

۷

تو ولا ہو تو فاروق اکبر کا گھر ملا
کعبہ صفت بنا تو علی سا گھر ملا

۹

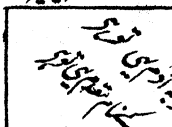

دوزخ ہی اُسکا گھر جسے اُسسے ولا نہیں
رتبہ ہی کونسا جو علیؑ کو ملا نہیں

۱۰

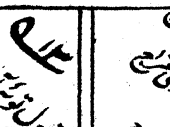

پیروں کا ہی عصا ہی متبع جوان بھی
بیکل ہی سبر ہی ہی حرز جان بھی

۱۱

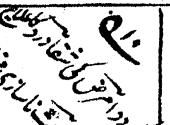

قرآن کی جان ہے جنھیں وہ درق ہیں یہ
نقطے ہیں دو گواہ کہ ہمنام حق ہیں یہ

۱۲

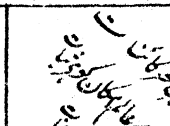

اسکے اندھی دھلی کہلے دیکھ لو
مشکل میں یا علیؑ دلی کہکے دیکھ لو

۸

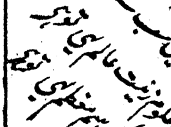

دل نے جنھی کہا تو زبان نے جلی کہا
عقدے ہزار حل ہوے جب یا علیؑ کہا

۹

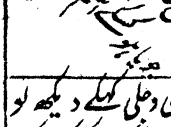

۱۰

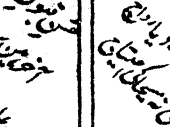

۱۱

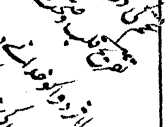

۱۲

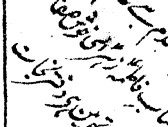

روفق ہی مسجدوں کی مصلوں کی شان ہی
زینت اذان کی ہی تو اقامت کی جان ہی

۱۳

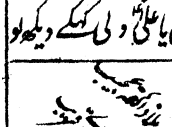

۱۴

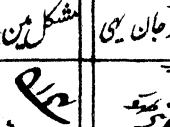

۱۵

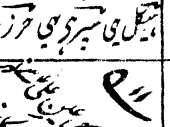

بالائے فرش زینت عرش خدا نہ تھا
برج شرف میں جلوہ فگن شمس آنجواد تھا

۱۶
کہتے ہین دل کا حال سمیع و علیم سے
آنسو رواں ہین چشم رسولِ کریم سے

۱۷
مصروف فکر و ہے دعا کرکے کریم
عادت ہے ان غریبان کی کرتے ہیں یہ تعلیم
جبریل بھی ہے ہر دم اس کی جو کرتا ہے تعظیم
دیکھو ہے کس طرح کی امت کو یہ تعلیم

۱۸
آئے جب آفتاب قیامت زوال پر
صدقہ علیؑ کا رحم کرا ان سب کے حال پر

۱۹
فرمایا مصطفےٰ نے کہ ارباب اعتقاد
ان قبر میں علیؑ کو جو روشن ہے یہ بلد
گر دوستدار علیؑ کا رہا ہے نہ بد نہ بد
درگاہ حق سے بھیجی ہے جبریل نے سند

۲۰
یعقوب و یوسف و خضر و آدم و خلیل
داؤد و دانیال و سلیمان و جبرئیل
اس قبر میں ہے کاسر خیبر کا یہ محل
غلمان و حور و رضوان یہ کہتے ہین بجل

۲۱
یہ سب خدا کو دیتے ہین حیدر کا واسطہ

۲۲
فرمایا مصطفےٰ نے کہ اس قبر میں ہے مہر
جبریل ہے غلام خدا ہے یہ نامور
ان کا ہے آفتاب شہ خیبر خدا سے تاج
ہے ہے ہی شان حق سے ہے ہے ہی شان حق سے

۲۳
ارشاد آپ کیجیے کہ دل کو سرور ہو
سینے مین روشنی ہو تو آنکھون مین نور ہو

۲۴
دونون جہان کا نور ہے نور علین ہین
حسن ای انس حسینؑ و محسنؑ فرقدین ہین

۲۵
سب مین احسن کا نام خدا کو پسند ہے
کیا انبیا سے بھی شرف انکا دو چند ہے

۲۶
دریا بھی اور قلم بھی سو اسر تمام ہون
لیکن نہ وصف حیدر صفدر تمام ہون

۲۷
روزہ قبول ہے نہ عبادت قبول ہے
اسکا عدو عدو ے خدا اور رسول ہے

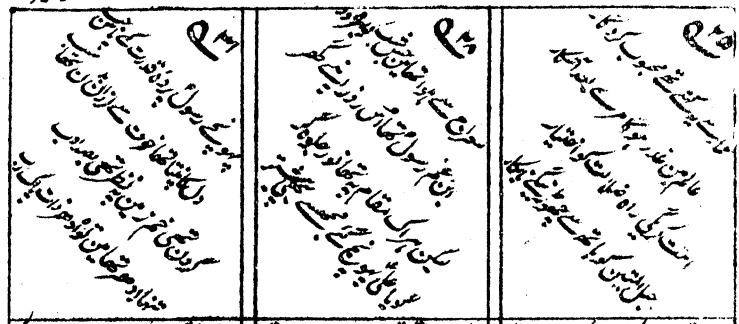

جانا نہ تو اُدھر کو جدھر کو یہ صف چلے
تو چل ہو اُس طرف کہ علیؑ جس طرف چلے

باطن مین تھے قریب تو ظاہر مین دور تھے
مین آسمان پہ تھا وہ خدا کے حضور تھے

خاطر جو تھی خدا کو رسالت مآب کی
پردے سے صاف آئی صدا بو تراب کی

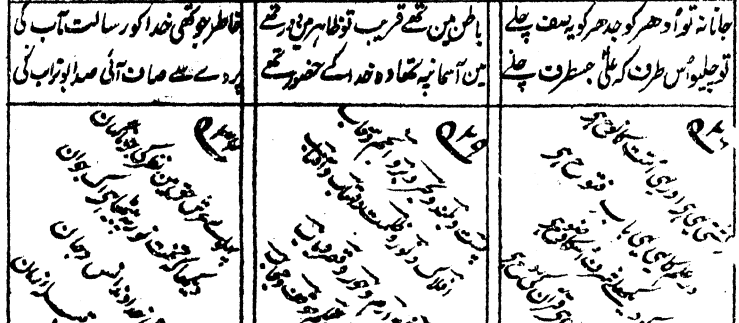

جتنا ہی میرا علم وہ سینے مین اسکے ہی
ناجی ہی وہ بشر جو سفینے مین اسکے ہی

کس کس جگہ ظہور خدا کے ولی کا تھا
دیکھا تو ہر مقام پہ جلوہ علیؑ کا تھا

تھا اور کون سرور گردون سریر تھے
دیکھا قریب سے تو جناب امیر تھے

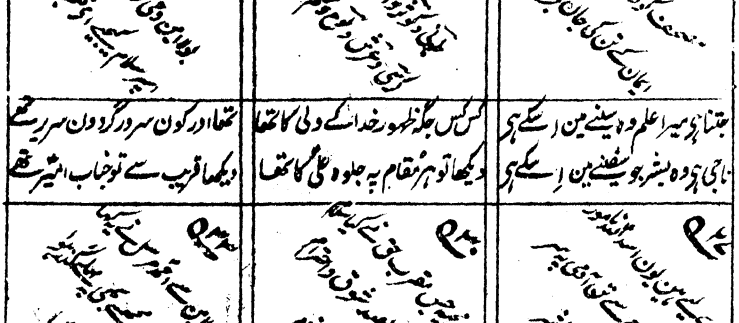

بازو رسولؐ کا ہی تو خالق کا ہاتھ ہی
حق ہی علیؑ کے ساتھ علیؑ حق کے ساتھ ہی

تم کو نبیؐ تو اُن کو وصی جانتے ہین ہم
اُستاد جبرئیلؑ کو بتلاتے ہین ہم

روحانیون کی عرض خدا نے قبول کی
تصویر ہی یہ عرش پر روح بتول کی

۳۴

ہاتھ سے چھٹے وہ پانچہ نظر کے کیا کہا
صندوق سے چھپے وہ چھپے خلعت و دوہرا کیا کہا
جاتی تھی غرب سے کہ گرو بیٹھے نا گہاں
کیجئے ازل سے کہ گرو بیٹھے نا گہاں

اسکی خبر ملک کو بھی غیر از خدا نہ تھی
مثل نجوم حصر نہ تھا انتہا نہ تھی

۳۵

جبریل سے کہا کہ شہ دیں کا ہے یہ سر
ہاتھ سے کیسے کیسے امتحان اور بلائیں کیا کیا
ابر یہ کہ کر ہوا کہ مجھے بھی نہیں خبر
جبریل نے کہا کہ مجھے بھی نہیں خبر

ذی حق نے جب سے روح مرے جسم میں کی
اس دن سے دیکھتا ہوں یوں میں اس قطار کو

۳۶

بولے نبی یہ حال ہو کس کا خدا کرے
کی عرض اسنے دیکھے ہیں شاہ نامدار
جھلاتے دیکھتے ہیں فرشتوں سے اسکو میں
دیکھا رسول نے تو وہ ہیں بیقرار

عند وفات تھے جو نافوں کے اوپر دھرے ہوئے
تھے سب میں مرتضیٰ کے فضائل بھرے ہوئے

۳۷

اگر نبی نے سچ کہا اصحاب میں کہا
کیا کچھ ہوں ایسے خوش نصیب ہونگے اور بھی
دیکھا کہ ہم رسول خدا سے کلام کر
رہتا نہ ہوگا کوئی زمانہ میں ہم سا اور بھی

وہ لوگ بیمثال ہیں اور بیعدیل ہیں
اگر ہیں زیر عرش خدائے جلیل ہیں

۳۸

کہا نبی نے سچ کہا اصحاب میں کہا
کیا کچھ ہوں ایسے خوش نصیب ہونگے اور بھی
دیکھا کہ ہم رسول خدا سے کلام کر
رہتا نہ ہوگا کوئی زمانہ میں ہم سا اور بھی

مقبول کبریا ہیں ازل سے سعید ہیں
حالانکہ نہ رسول ہیں وہ نہ شہید ہیں

۳۹

وہ نے کہا کہ دونا ثقلوں نے سب سے کہا
کہ ہے وہ دونا ثقلوں کا ہادی و رہنما
ہم بھی ہیں اس کے ساتھ وہ ہیں ہم کو ہیں عزیز
کہا آنحضرت رسول خدا نے کہا کہ لا
کہا کہ ہم نظام اور تمہاری ہے اور رجا

اوقات خدمت فقرا میں بسر ہوئی
اس ہاتھ سے دیا تو نہ اسکو خبر ہوئی

۴۰

سب نے کہا وہ کون ہیں پناہ کائنات
تب ہاتھ رکھکے سر پہ علی کے کہا یہ بات
یہ کون دین حق کی ہے ہے ہے نجات
یہ راحت جان ہے یہ ہے قوت حیات

یہ ذکر میں نے جبکا کیا منتخب ہیں وہ
خالق گواہ ہے کہ علی کے محب ہیں وہ

۴۱

یہ فیض یہ خیار و فضائل علی شاہ
یہ جلوہ اور نور ضیا جمل شاہ
یہ اقتدار دبدبہ و عدل جل شاہ
نسب سے ہیں شان دان شاہ فضل شاہ

اعلیٰ عجم سے ہے تو عرب سے بزرگ ہے
حقا کہ حق کے بعد وہ سب سے بزرگ ہے

۴۲

مشہور ہے مخالف و موافق میں آسمان
بخشا ازار بھائی کی بخشی ردا کے بدلے
منظور ہے یہ بیکسوں کے غمگسار کو
کی ذکر تھا کہ کرتے کو بھیجا ہے میں نے

اوقات خدمت فقرا میں بسر ہوئی
اس ہاتھ سے دیا تو نہ اسکو خبر ہوئی

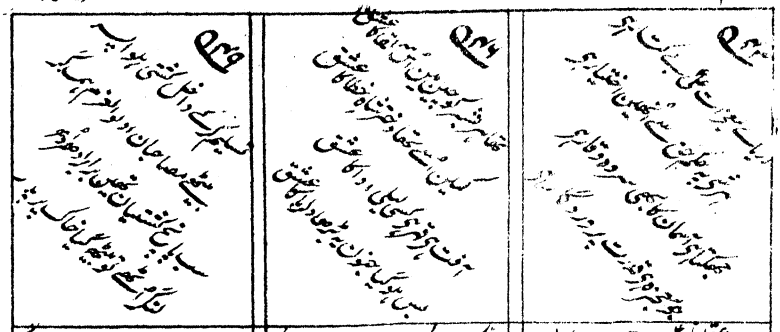

جہان ہر عقل نوح جو ہم تھون سے کام لین
چاہین تو ڈوبتی ہوئی کشتی کو تھام لین

مشکل ہوئی دوا تب سودائے شوق کی
نزدیک تھا کہ فکر ہو زنجیر طوق کی

آنسو بھر آئے زیست سے دل سیر ہو گیا
سارا جہان آنکھون مین اندھیر ہو گیا

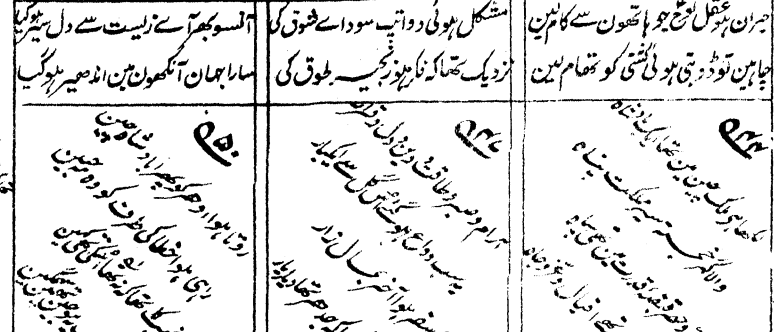

عادل تھا فیض بخش تھا کشور ستان تھا وہ
گویا کہ اپنے وقت کا نوشیروان تھا وہ

باندھی کمر پدر کے رولانے کے واسطے
تیار کشتیان ہوئین جانے کے واسطے

ہاتھی ابھر نہ سکتی تھی موجون کے زور سے
مرغابیان تھین چرخ مین پانی کے شور سے

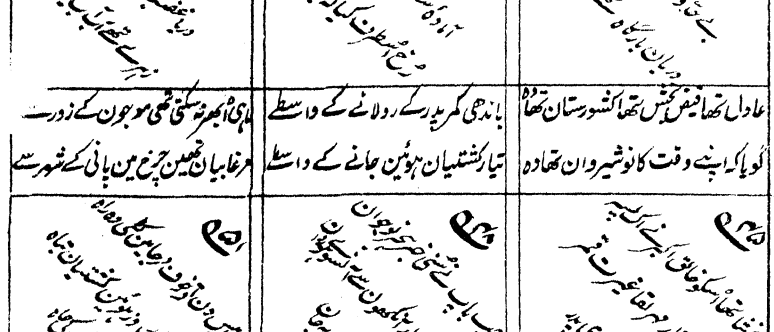

دیکھے سے اسکے غنچۂ دل باغ باغ تھا
آنکھون کا تھا جو نور تو گھر کا چراغ تھا

بیتاب ہو کے روح چلی سمبر کے ساتھ
آیا پدر بھی تالب دریا پسر کے ساتھ

ہر شخص کو طمانچۂ بحر فنا لگا
اُن پانچون کشتیان کا نہ مطلق پتا لگا

۵۲

واقف کیا کسی نے نہ اُس گل کے حال سے
آخر کو نا امید ہوا اپنے لال سے

۵۳

سیّد ہی پیشوا سے جہان ہی امام ہی
ہمنام حق ہی وہ کہ علیؑ اُسکا نام ہی

۵۴

مجمع تھا شب سے قلعہ کے باہر سپاہ کا
اک شور تھا کہ کوچ ہی کل بادشاہ کا

۵۵

مطلب نہ فوج سے نہ سواری سے کام تھا
دن رات اُسکو گریۂ وزاری سے کام تھا

۵۶

حق نے کیا ہی خلق کا مشکلکشا اُسے
دنیا مین جانتے ہین تصیری خدا اُسے

۵۷

سلطان چین سوار شدہ رو براہ ساخت
ہر جا کہ رفت خیمہ زدو بارگاہ ساخت

۵۸

معجز نما ہی خسرو نیکو سیر ہی
حلال مشکلات امیر فقیر ہی

۵۹

الفت مگر مین دل مین محبت سما گئی
اک جان تازہ قالب بیجان مین آگئی

۶۰

مکے کے اشتیاق مین سب حق پرست تھے
مشہور حرّ شدی سے راہ مین اشتر بھی مست تھے

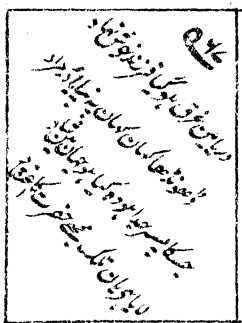

صدقے ہوا مکان معلی کی شان پر
ہر در کھدیا گدا کی طرح آستان پر

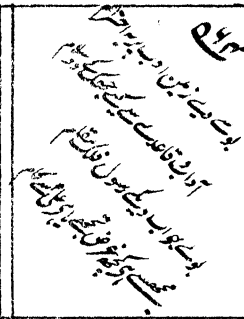

ہر در دلا در اکی ہمان ہین دوا یہ ہین
مشکل کوئی ہی تجہہ تو مشکلکشا یہ ہین

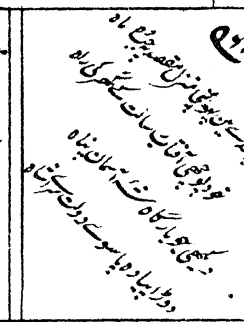

پیری مین نوجوان کے بچھڑنے کا داغ ہی
ای آفتاب دین مرا گھر بجہہ انگ ہی

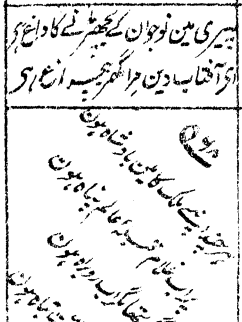

شہ سریر سخا صنعت علم و جلال سے
بانی کا نقش مٹا گیا لوح خیال سے

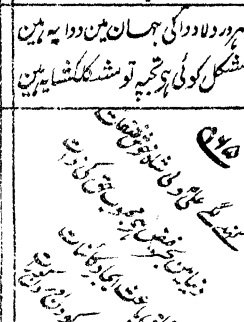

گر ہی خدا کے بعد تو رتبہ جناب کا
ذرہ ہون مین بھی ایک اسی آفتاب کا

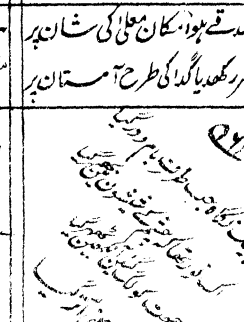

در دار کریم پہ آیا ہون در سے
اپنے مراد کو لونگا حضور سے

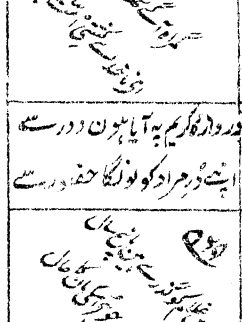

مسند پہ تاجدار سلیمان سریر ہی
سمجھا یہ بادشاہ ہی اور وہ وزیر ہی

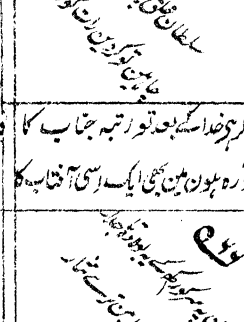

یون ہی سیاہ خانۂ دنیا نگاہ مین
یعقوب کا جو حال تھا یوسف کی چاہ مین

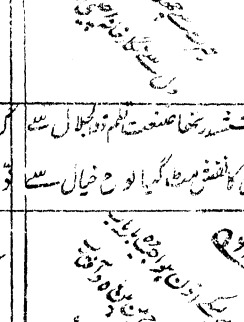

یا لک ہین آپ خانۂ پروردگار کے
وے ڈالیے تو اسون پہ صدقے اتار کے

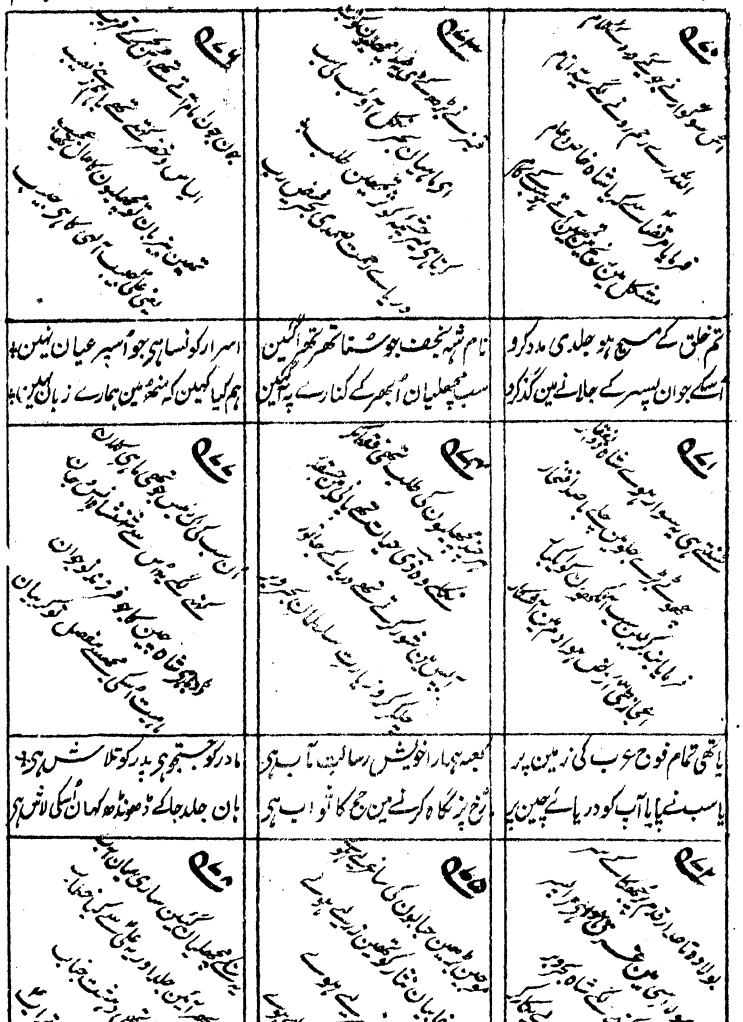

۶۰
اس صوبہ دار نے جو سنے یہ کلام
اللہ رے صبر و ضبط کے یہ تھے نہ زام
فرمایا ہر طرح سے کہ یا شاہ خاص و عام
مشکل میں ہیں غلام تو ہیں آپ کے غلام

۶۱
فرمایا اس نے صبر کرو اے جوان مرد
قسمت نے جو لکھا ہے سو ہوتا ہے وہ ضرور
ہے اختیار کس کا یہاں کچھ بھی اے پسر
ہم بھی ہیں اس کے ہاتھ کے اک بندۂ حقیر

۶۲
ہاں جاؤ اور خیمے سے اپنے اتار لاؤ
اس بات کو نہ سنکے کہیں اور جا سنائو
تم بھی یہاں رہو گے تو ہو گا یہی بھاؤ
یہ بھی غلام آپ کا ہے آپ کا ہے جیب

تم خلق کے مسیح ہو جلدی مدد کرو
اسکے جوان پسر کے جلانے میں گذرا
نام شہہ نجیف جو سنا تھرتھرا گئیں
سب مچھلیاں ابھر کے کنارے پہ آگئیں

اسرار کونسا ہے جو اسپر عیاں نہیں
ہم کیا کہیں کہ منہ میں ہمارے زبان نہیں

۶۵
یا تھی تمام فوج عرب کی زمین پر
یا سب نے پایا آب کو دریائے چین پر
بعضہ ہمارا خویش رسالت مآب ہے
مرقد پر زیارت کرنے میں حج کا ثواب ہے

مادر کو جستجو ہے پدر کو تلاش ہے
بان جلد جا کے ڈھونڈھ کہاں اسکی لاش ہے

۶۶
جو چیز زیر آب نہاں ہو عیاں کریں
ماہیت اسکے لال کی جلدی بیاں کریں
اوپر ہوئے پہاڑ کو دیکھیں امام کو
دریا سے نکلا پنجہ مرجان سلام کو

اب کیا پتا ملیگا بھلا اسکے لال کا
بر ما جرا ہی شہہ دین پانچ سال کا

۷۷
مولا معاف ہو ہمیں کیا اختیار ہے
حضرت پہ قطرے قطرے کا حال آشکار ہے

۷۸
ہر خواب میں کوئی یہ گمان اس جوان کا تھا
کھولا جو منہ تو کلمۂ طیب زبان پہ تھا

۷۹
یہ معجزہ جو آنکھوں سے دیکھیں تو کیا کہیں
پھر کس طرح نہ تجھکو نصیری خدا کہیں

۸۰
تم آشنائے بحر ہو اور ذی شعور ہو
لاؤ اُسے کہ قدرت حق کا ظہور ہو

۸۱
دیکھا بغور اُسکو کرم کی نگاہ سے
ڈھانپا اُسے ردائے رسالت پناہ سے

۸۲
تو شاہ انبیا کا وصی لاکلام ہے
مردے کو بخشے جان یہ تیرا ہی کام ہے

۸۳
محتاج پر عنایت ربِ غنی ہوئی
مدت کے بعد آنکھوں میں پھر روشنی ہوئی

۸۴
دونوں کے بیچ میں جو بشر تھا وہ مٹ گیا
بیٹا پدر سے باپ پسر سے لپٹ گیا

۸۵
مولا میں تیرے آپ میں قربان جاؤں حر
فرزند ارجمند غلاماں ذوالاحترام
نام خدا عجب ترے حق نے دیا تجھے
کلمہ پڑھا تھا جسنے وہ اسنے شہادت پائی

۸۶
دل نے کہا کہ ہم سے نہ بچھڑے وہ جو ملے
جان نے کہا کہ ہم سے نہ بچھڑے وہ جو ملے

۸۷
ہے ہے کہ ایسے باپ سے بچھڑا یہ لال ہے
جان پدر ہے نور بصر ہے جگر کا ہے

۸۸
ہے ہے کہ ایسے باپ سے بچھڑا یہ لال ہے
جان پدر ہے نور بصر ہے جگر کا ہے

۸۹
ہے ہے کہ ایسے باپ سے بچھڑا یہ لال ہے
جان پدر ہے نور بصر ہے جگر کا ہے

۹۰
ہے ہے کہ ایسے باپ سے بچھڑا یہ لال ہے
جان پدر ہے نور بصر ہے جگر کا ہے

۹۱
ہے ہے کہ ایسے باپ سے بچھڑا یہ لال ہے
جان پدر ہے نور بصر ہے جگر کا ہے

۹۲
ہے ہے کہ ایسے باپ سے بچھڑا یہ لال ہے
جان پدر ہے نور بصر ہے جگر کا ہے

۹۳
ہے ہے کہ ایسے باپ سے بچھڑا یہ لال ہے
جان پدر ہے نور بصر ہے جگر کا ہے

۹۴
ہے ہے کہ ایسے باپ سے بچھڑا یہ لال ہے
جان پدر ہے نور بصر ہے جگر کا ہے

۹۵
ہے ہے کہ ایسے باپ سے بچھڑا یہ لال ہے
جان پدر ہے نور بصر ہے جگر کا ہے

۹۶
ہے ہے کہ ایسے باپ سے بچھڑا یہ لال ہے
جان پدر ہے نور بصر ہے جگر کا ہے

۹۷
ہے ہے کہ ایسے باپ سے بچھڑا یہ لال ہے
جان پدر ہے نور بصر ہے جگر کا ہے

۹۸
ہے ہے کہ ایسے باپ سے بچھڑا یہ لال ہے
جان پدر ہے نور بصر ہے جگر کا ہے

۹۹
ہے ہے کہ ایسے باپ سے بچھڑا یہ لال ہے
جان پدر ہے نور بصر ہے جگر کا ہے

۱۰۰
ہے ہے کہ ایسے باپ سے بچھڑا یہ لال ہے
جان پدر ہے نور بصر ہے جگر کا ہے

۹۸۸

آئی ہوا باغ میں غل خزاں ہوا
رخصت بہار ہوئی دور خواں ہوا
چہرہ جو زرد ہوا سب کا دل پھر گیا
پیدا ہوا کسی کا تعاقب دل پھر گیا

جلوہ رخ پسر کا نظر میں سما گیا
پتلی کا نور جا کے پھر آنکھوں میں آ گیا

۹۸۹

بیٹے کے سنتے رخصت ہونے کی آہ و زاری
ہے ہے کہا کہ ہم پر کیا وقت ہے خدایا
بی بی پکار کے ان سے کہتی تھی بار بار
یا یا پسر کو زور سے کاہے کو ہے جدائی

بھر بھی جگر پہ خنجر غم دل پہ چل گیا
پلٹے ادھر حسینؑ ادھر دم نکل گیا

۹۹۰

جلوہ ہوا جو صبح کا ظلمت شب پہ چھا گیا
ہر سو ہوا بلند اجالا سفید ہو گیا
ہر ذی روح کو ہوا ہے عیاں نور آفتاب
ہر ذی روح کو ہوا ہے عیاں نور آفتاب

صدمے سے جان لب پہ ہوں جلا دو حسینؑ کو
بچھڑے ہوئے پسر سے ملا دو حسینؑ کو

۹۹۱

بیٹے کے سنتے رخصت ہونے کی آہ و زاری
ہے ہے کہا کہ ہم پر کیا وقت ہے خدایا
بی بی پکار کے ان سے کہتی تھی بار بار
یا یا پسر کو زور سے کاہے کو ہے جدائی

بھر بھی جگر پہ خنجر غم دل پہ چل گیا
پلٹے ادھر حسینؑ ادھر دم نکل گیا

۹۹۲

بیٹے کے سنتے رخصت ہونے کی آہ و زاری
ہے ہے کہا کہ ہم پر کیا وقت ہے خدایا
بی بی پکار کے ان سے کہتی تھی بار بار
یا یا پسر کو زور سے کاہے کو ہے جدائی

بھر بھی جگر پہ خنجر غم دل پہ چل گیا
پلٹے ادھر حسینؑ ادھر دم نکل گیا

۹۹۳

بیٹے کے سنتے رخصت ہونے کی آہ و زاری
ہے ہے کہا کہ ہم پر کیا وقت ہے خدایا
بی بی پکار کے ان سے کہتی تھی بار بار
یا یا پسر کو زور سے کاہے کو ہے جدائی

بھر بھی جگر پہ خنجر غم دل پہ چل گیا
پلٹے ادھر حسینؑ ادھر دم نکل گیا

۹۹۴

بیٹے کے سنتے رخصت ہونے کی آہ و زاری
ہے ہے کہا کہ ہم پر کیا وقت ہے خدایا
بی بی پکار کے ان سے کہتی تھی بار بار
یا یا پسر کو زور سے کاہے کو ہے جدائی

بھر بھی جگر پہ خنجر غم دل پہ چل گیا
پلٹے ادھر حسینؑ ادھر دم نکل گیا

۹۹۵

بیٹے کے سنتے رخصت ہونے کی آہ و زاری
ہے ہے کہا کہ ہم پر کیا وقت ہے خدایا
بی بی پکار کے ان سے کہتی تھی بار بار
یا یا پسر کو زور سے کاہے کو ہے جدائی

بھر بھی جگر پہ خنجر غم دل پہ چل گیا
پلٹے ادھر حسینؑ ادھر دم نکل گیا

۹۹۶

بیٹے کے سنتے رخصت ہونے کی آہ و زاری
ہے ہے کہا کہ ہم پر کیا وقت ہے خدایا
بی بی پکار کے ان سے کہتی تھی بار بار
یا یا پسر کو زور سے کاہے کو ہے جدائی

بھر بھی جگر پہ خنجر غم دل پہ چل گیا
پلٹے ادھر حسینؑ ادھر دم نکل گیا

۹۹۷

بیٹے کے سنتے رخصت ہونے کی آہ و زاری
ہے ہے کہا کہ ہم پر کیا وقت ہے خدایا
بی بی پکار کے ان سے کہتی تھی بار بار
یا یا پسر کو زور سے کاہے کو ہے جدائی

بھر بھی جگر پہ خنجر غم دل پہ چل گیا
پلٹے ادھر حسینؑ ادھر دم نکل گیا

۹۹۸

بیٹے کے سنتے رخصت ہونے کی آہ و زاری
ہے ہے کہا کہ ہم پر کیا وقت ہے خدایا
بی بی پکار کے ان سے کہتی تھی بار بار
یا یا پسر کو زور سے کاہے کو ہے جدائی

بھر بھی جگر پہ خنجر غم دل پہ چل گیا
پلٹے ادھر حسینؑ ادھر دم نکل گیا

۹۹۹

بیٹے کے سنتے رخصت ہونے کی آہ و زاری
ہے ہے کہا کہ ہم پر کیا وقت ہے خدایا
بی بی پکار کے ان سے کہتی تھی بار بار
یا یا پسر کو زور سے کاہے کو ہے جدائی

بھر بھی جگر پہ خنجر غم دل پہ چل گیا
پلٹے ادھر حسینؑ ادھر دم نکل گیا

۱۰۰۰

بیٹے کے سنتے رخصت ہونے کی آہ و زاری
ہے ہے کہا کہ ہم پر کیا وقت ہے خدایا
بی بی پکار کے ان سے کہتی تھی بار بار
یا یا پسر کو زور سے کاہے کو ہے جدائی

بھر بھی جگر پہ خنجر غم دل پہ چل گیا
پلٹے ادھر حسینؑ ادھر دم نکل گیا

۹۹

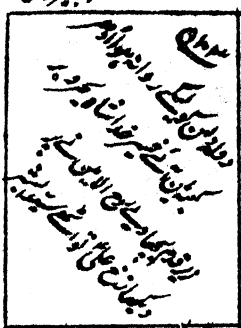

رزق نے دی ہر خلق کی شاہی فقیر کو
مین رزق بانٹتا ہون صغیر و کبیر کو

۹۸

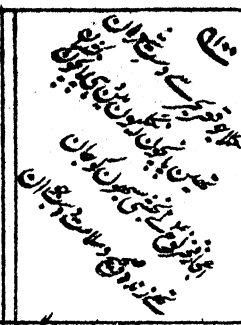

مدت کے بعد بانع جہان کی ہوا لگی
کشتی ہر اک اُبھر کے کنارے پہ آ لگی

۱۰۰

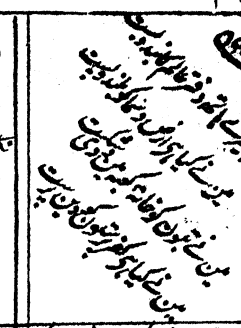

بیمار آ گیا گلے سے لگایا بڑھا کے ہاتھ
آنکھون پہ اپنے رکھ لیے دست خدا کے ہاتھ

۹۹

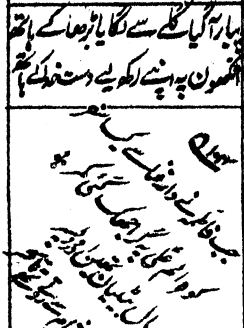

چاہون تو ایک قطرے سے طوفان اٹھا دون
گر قہر کہون تو مردۂ صد سالہ جی اُٹھے

۱۰۱

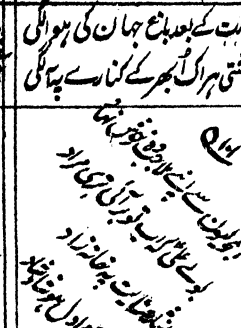

شہر خطا کی نہر ہے صودائے عشق مین
ڈوبا ہوا ہون مین بھی دریائے عشق مین

۱۰۱

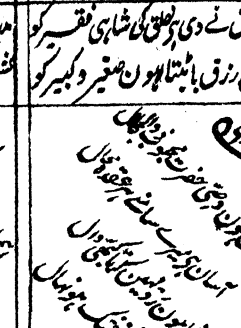

یون تو ہمیشہ تارک دنیا جناب تھے
اس دن سے فرش خاک تھا اور بوتراب تھے

۱۰۰

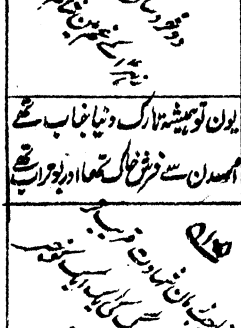

روشن بھی شمع نور خدا ہر حباب مین
کہرا رہا تھا پنجۂ خورشید آب مین

۱۰۲

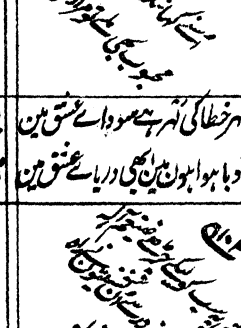

اللہ کیا اثر تھا کلام جناب مین
اہل خطا بھی آ گئے راہ ثواب مین

۱۰۲

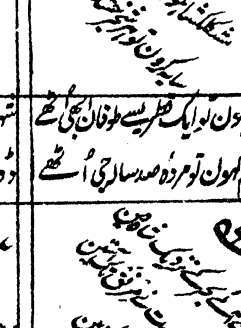

روزون سے رخصت شہ عالی مقام تھی
اٹھارہوین کی شام قیامت کی شام تھی

۱۰۶

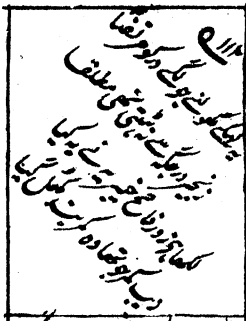

واقف نہ لذتوں سے جہان کا امیر تھا
آسودن نمک تھا اور پیالے میں شیر تھا

۱۰۷

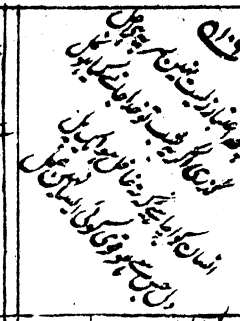

کیا دیکھیے مآل ہو عبد ذلیل کا
درپیش سامنا ہے خدائے جلیل کا

۱۰۸

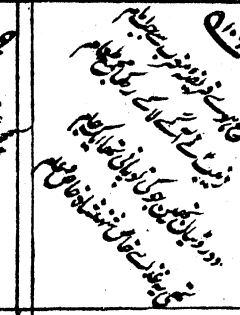

اُلٹا جو آستین کو تو زہرہ ہٹ گئی
لیکن کمر سے شیر خدا کے لپٹ گئی

۱۰۹

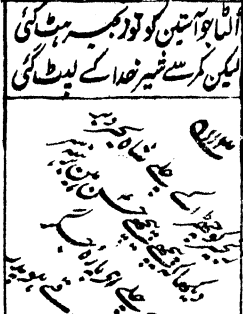

کافی نمک ہے شیر پہ رغبت نہیں مجھے
بیٹی حساب دینے کی طاقت نہیں مجھے

۱۱۰

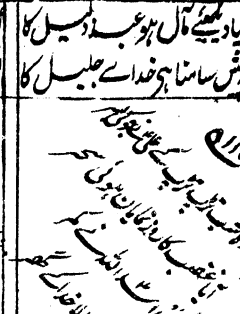

سر اٹھا کے تیغ ہوے ساتھ باپ کے
مرغابیاں لپٹ گئیں دامن سے آپ کے

۱۱۱

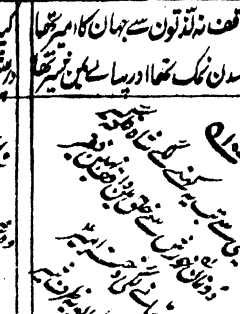

تنہا ہیں دونوں بیٹیاں شیر آلہ کی
جاؤ تمھیں قسم ہے رسالت پناہ کی

۱۱۲

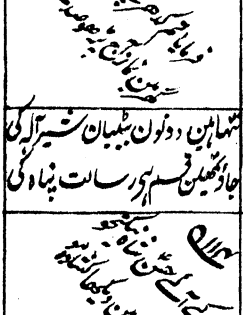

ہی خوف مرگ کیوں نہ بدن ناتواں ہو
کیونکر کروں میں جب بھوکوں کا دھیان ہو

۱۱۳

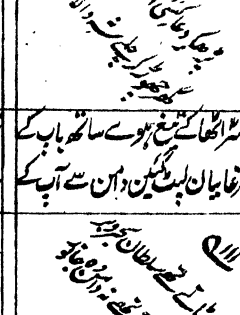

پہلے یہ میر ہو لیں تو کھانے کو کھائیو
ماتم میں باپ کے نہ انھیں بھول جائیو

۱۱۴

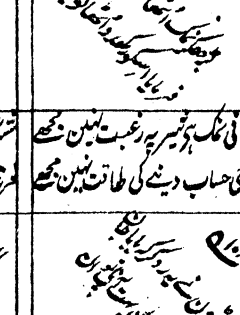

آواز جبرئیل کی آئی غضب ہوا
سجدے میں حق کے قتل امیر عرب ہوا

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

(۱)

شعر

شاعران علم کلیات کے
کرده پیدا ہی ہم نکتہ خوش بیان
وہ ولی ہے کہ نور دن کی نہ کر یا ہیں
بوعلی اور فخر نہیں رکھتے

اجل کشتہ ہیں ہم طلاق ہیں نہیں معلوم
دنیا کی قبر ہیں ہیں نہیں رکھتے

بادشاہ ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں
سر اپنے قدم خاک ہیں نہیں رکھتے

بادشاہ ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں
بادشاہ ہیں ہیں ہیں ہیں ہیں

۱

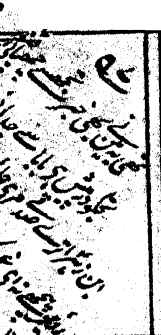

طور ہر بادی کا معلوم مجھے ہوتا ہے
رنڈ اس گھر میں کوئی پچھلے پہر روتا ہے

۲

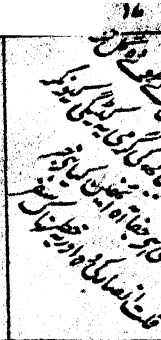

لال چپ ہے میرا نہ کھیے آرام نہیں
قبر میں نالہ و زاری کے سوا کام نہیں

۳

یاد آجائیں جو بہنیں تو نہ گھبرانا تم
دل کو ہمجولیوں سے کھیل کے بہلانا تم

۴

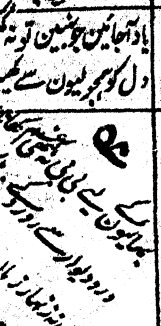

میری ماں سے یہ کہیں ہاتھ اٹھائے رہیے
تو وطن میں ہی مگر بچے سے چھڑائے رہیے

۵

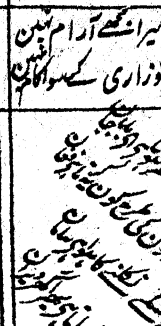

نہیں بچتا یہ اس حسنہ جگر کا روتا
غم کی رہتا ہے خبر بچھلے پہر کا روتا

۶

جب شاہ ہوگی تو ہم بی بی کو بلوائینگے
علی اکبر نہیں بیٹے لیے آئینگے

۷

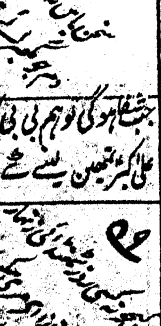

ماں کی گودی سے نہ آنکھوں پہ سے نکلے
اب تلک گرم ہوا میں نہیں گھر سے نکلے

۸

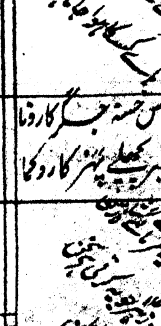

جا کے اس گھر سے آرام نہ ہم پائینگے
مرے بچے ہیں وہ جو دھوپ میں کملائینگے

۹

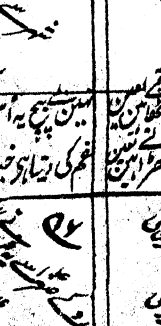

اتنی طاقت بھی مرے بعد نہ تم کو بانی بی
صدمات سہیں صبر کرنا ہی روانی بی

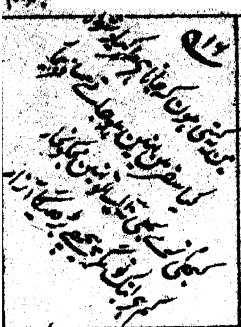

دل مصیبت کے سہر طور گذر جاتے ہین
یا پد جنکا بچھڑتا ہوا وہ مر جاتے ہین

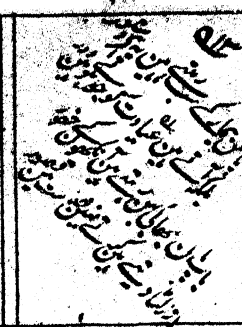

جب تلک ہو چکے آزار نہ زائل اُسکا
یان ایسی نہین کرتے کہ کر کڑھے دل اُسکا

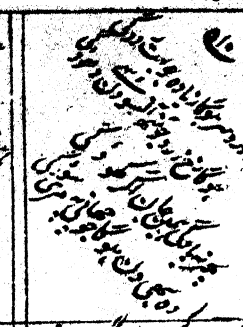

یہین لگا نہ تجھے درد جدائی بابا
زہر ہو دیگی مرے حق مین بھلائی بابا

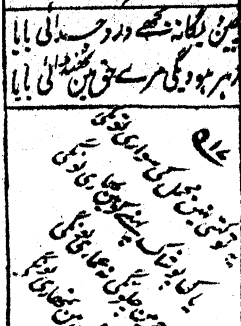

اُنکا شیوہ ہے ستم سہنا شکر گزاری کرنا
وہین مرنا وہین بھرنا وہین زاری کرنا

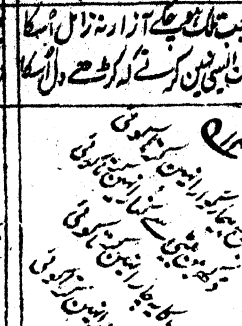

خون دل مُنہ سے ٹھنڈائی کے پیوگی بابا
تم سدھارے تو نہین تم سے جیونگی بابا

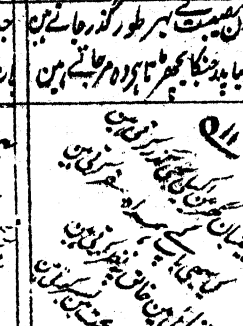

ساتھ چلنے کی رضا ہر فرد اود مجکو
لو کنیز دل کی بجا دو دل مین بٹھا دو مجکو

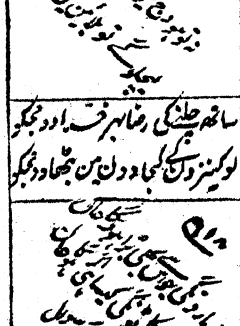

کچھ سوا اپنے تمہارا تقصیر ہوئی
ہاے پیاری مرے یاد کی زنجیر ہوئی

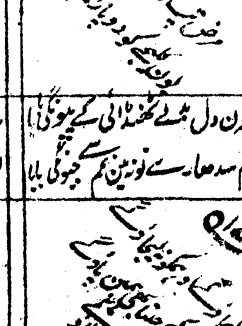

اب کو سمن ہی ہمراہ نہونا میرا
کیا اُنھین یاد نہ آویگا یہ رونا میرا

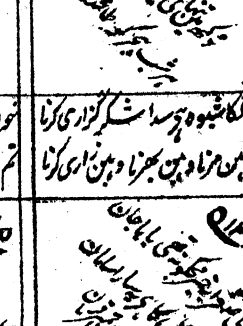

چپ ہو نگی مین دم تشفی دلائی بابا
تو قسم مجھسے جو اُنکو کبھی پانی بابا

۱۹

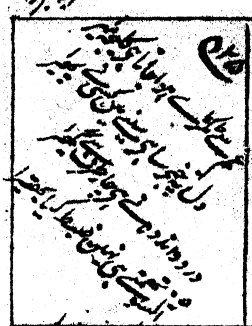

اپنی دادی کے غم و رنج و محن یاد کرو
جینا مشکل ہو تم انکے چلن یاد کرو

۲۰

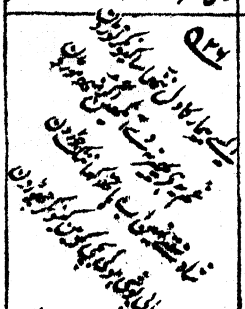

نہ تو کھانے کی تمھیں راحت سے ذرا سستی ہے
ڈھانپ کر کرتے سے منھ آٹھ پہر روتی ہے

۲۱

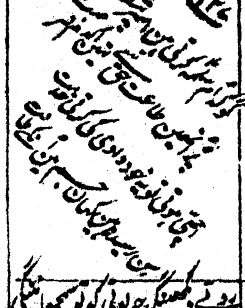

قتل جب کر کے لڑائی کو پھریں لے تھے

۲۲

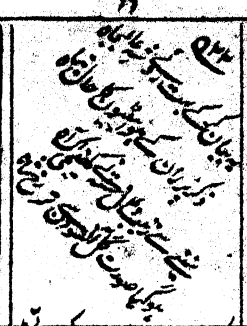

دیکھا صغرا نے کہ دادی کے بیان ہوتے ہیں
باپ چاچا بھائی بن جتنے ہیں سب روتے ہیں

۲۳

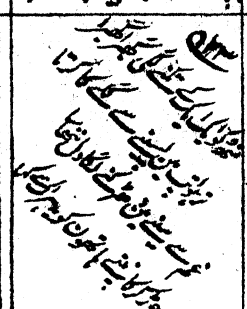

آپ ہی جانی ہوں بن غم سے نہ مارو لوگو
خیر اللہ نگہبان سدھارو لوگو

۲۴

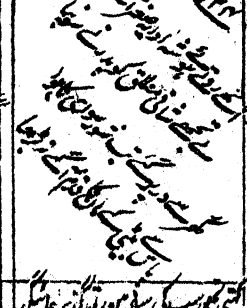

اکثی بھی سب کی سفر میں تو گذر جائیگی
صاحبو فاطمہ شعرا کی مر جائیگی

۲۵

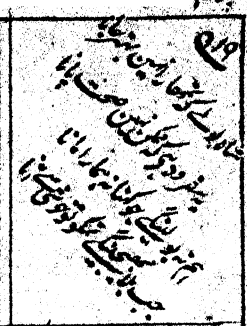

نہ تو بہنوں سے نہ کچھ آپ سے کہہ سکتی ہے
کسی حسرت کی نظر سے مرا منھ تکتی ہے

۲۶

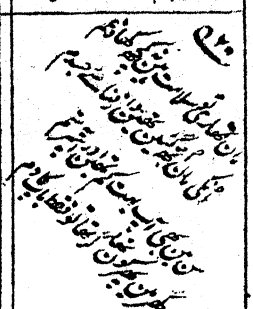

کوئی سمجھائے تسلی نہ اسے ہوویگی
منھ لپیٹے ہوئے پہر آٹھ پہر رو دیگی

۲۷

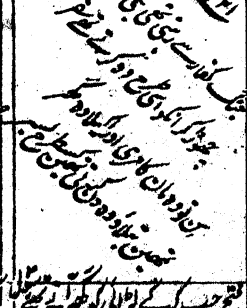

روتے دیکھینگی جو پوپی کو تو سمجھائینگی
گود میں لیکے وہ کس طرح سے بہلائینگی

کچھ کسی کی نہ شکایت نہ گلا ہی بابا
خیر تنہائی میں بیکس کا خدا ہی بابا

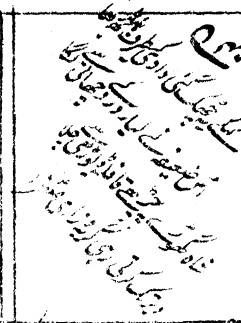

یہ کہاں ہمسے اب اے شاہ زمن چھپتا ہی
آج خضر کے نواسے سے وطن چھٹتا ہی

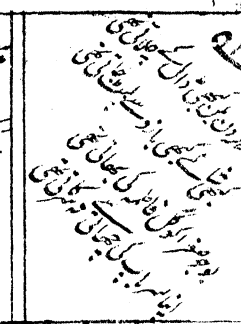

دیکھیے کون سے جنگل کو بسانا ہوگا
کبھی اس قبر پہ پھر کا ہمیں آنا ہوگا

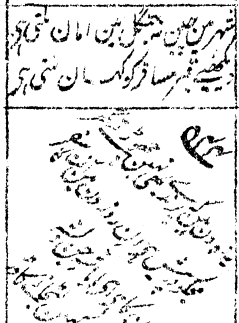

اور یہ گرفتار محن چھٹتی ہی
کسے ہی ہی مری بیمار بن چھٹتی ہی

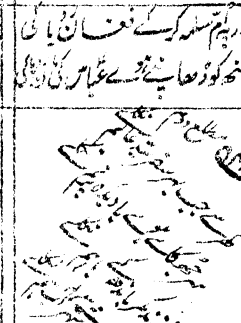

رات سے گریۂ زہرا کی صدا آتی ہی
دیکھیں قسمت میں کس دشت میں لیجاتی ہی

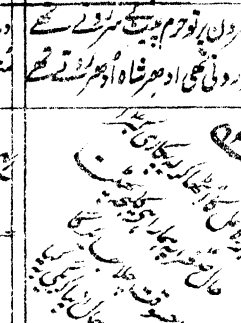

شہر میں ہیں نہ جنگل میں امان ملتی ہی
دیکھیے قبر سا کر کہاں ملتی ہی

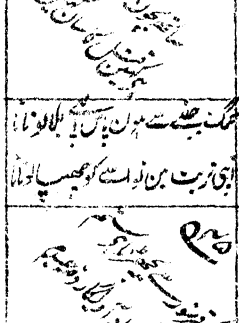

پانو دونی تھی ادھر شاہ ادھر روتے تھے

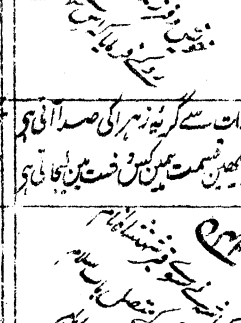

در پہ ام سلمہ کرے نعرۂ یا لی
منھ کو دھانپے ہوئے عباس کی زوجہ آئی

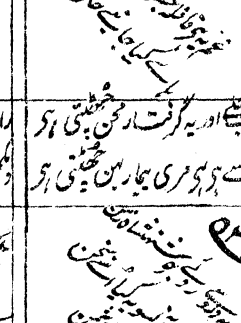

آٹھ دن پر نو ترم پیٹے سر روتے تھے

قبر بھائی کی چھٹمان کا بھی پہلو چھوٹے
دوست چھٹتے ہیں مزار اپنا تو پہلو چھوٹے

اس نوا سے کو مگر کبھو نہ جانا حضرت
ذبح کے وقت مدد کو مری آنا حضرت

کوئی سمجھا نہ مری گود کا پالا تجھکو
ہائے اعدا نے مدینے سے نکالا تجھکو

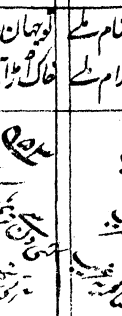

قبر بھائی کی چھٹمان کا بھی پہلو چھوٹے
دوست چھٹتے ہیں مزار اپنا تو پہلو چھوٹے

اس نوا سے کو مگر کبھو نہ جانا حضرت
ذبح کے وقت مدد کو مری آنا حضرت

کوئی سمجھا نہ مری گود کا پالا تجھکو
ہائے اعدا نے مدینے سے نکالا تجھکو

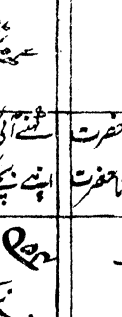

قبر بھائی کی چھٹمان کا بھی پہلو چھوٹے
دوست چھٹتے ہیں مزار اپنا تو پہلو چھوٹے

اس نوا سے کو مگر کبھو نہ جانا حضرت
ذبح کے وقت مدد کو مری آنا حضرت

کوئی سمجھا نہ مری گود کا پالا تجھکو
ہائے اعدا نے مدینے سے نکالا تجھکو

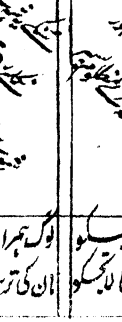

قبر بھائی کی چھٹمان کا بھی پہلو چھوٹے
دوست چھٹتے ہیں مزار اپنا تو پہلو چھوٹے

اس نوا سے کو مگر کبھو نہ جانا حضرت
ذبح کے وقت مدد کو مری آنا حضرت

کوئی سمجھا نہ مری گود کا پالا تجھکو
ہائے اعدا نے مدینے سے نکالا تجھکو

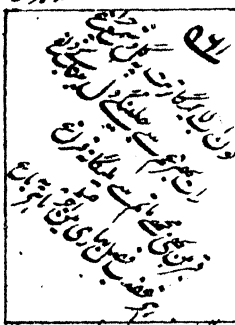

ایکبار اور ادھر صبح کو آنا زینب
ساتھ شبیر کو بھی قبر پہ لانا زینب

جادر گل بھی نہیں کوئی چڑھانے والا
ہائے خاروں میں چلا پھول چڑھانے والا

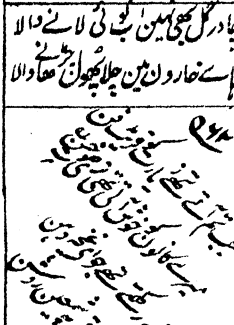

آئی آواز نہ رو دل کو تسلی ہوتا ہی
فبر ہلتی ہی کلیجہ مرا اشق ہوتا ہی

ہائے وہ فاتحہ بادیدہ گریاں پڑھنا
یاد آئیگا ترا جنن سے قرآن پڑھنا

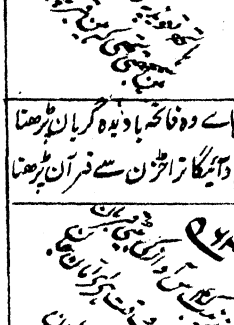

تجھے تھے ہم لحد میں ایک ہی جاتیں گے
کیا قیامت ہی کہ قبریں بھی جدا ہوتیں گی

جسکے خط آئے ہیں وہ قہر دعا بیٹھا ہی
مارے جائیں نہ مسافر یہی اندیشہ ہی

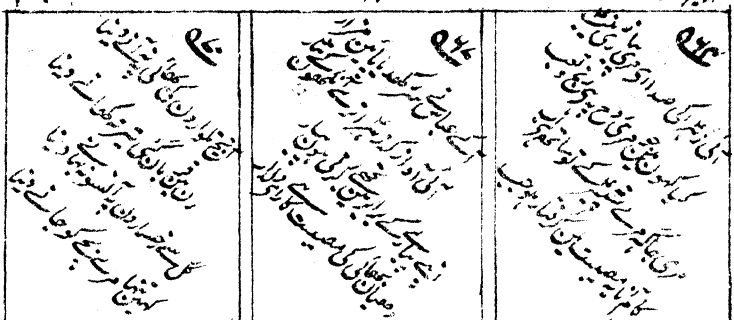

۶۴	۶۵	۶۶
واری ماں نہ کسی دکھ مین کزرا کرنا	کوئی غربت مین اسے مارنہ ڈالے بیٹا	آنکھ علد سے لڑائی مین لڑائے رہیو
اپنے پیارون کو نہ اس بھائی سے پیارا کرنا	مرا شبیر ہی اب تیرے حوالے بیٹا	واری زہرا کے کلیجے کو بچائے رہیو
۶۷	۶۸	۶۹
اس لیے لڑنے کے لیے لشکر شام آویگا	جو مصیبت ہو وہ پردیس مین سہنا بیٹا	بھائی بھائی سے لڑا ہو تو نہ بڑھا دو بھائی
وہی پیارا ہی مجھے اسکے جو کام آویگا	سایہ کی طرح مگر ساتھ ہی رہنا بیٹا	یاد فریاتی مین اتنا ہی دھرا ہو بھائی
۷۰	۷۱	۷۲
زن فرزند بھی قربان مین گھر صدقے ہی	واری غربت مین مرے لال کی حاضر رہنا	مر گئے پر بھی خدا جان رہیگی میری
شاہ کے نقش قدم پر مرا سر صدقے ہی	رات تو جاگ کے خیمے کی حفاظت کرنا	بھائی پر روح بھی قربان رہیگی میری

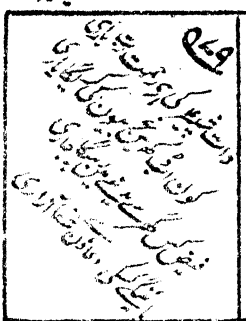

پہلے مرجا مین کہ تو قبر ہماری ہووے
جان اُس کی نہین جو بھائی سے پیاری ہووے

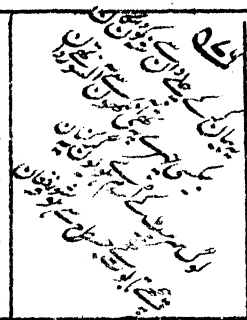

عل علیٰ ای پسند دیجاہ خدا کو سونپا
اے مدینے کے شہنشاہ خدا کو سونپا

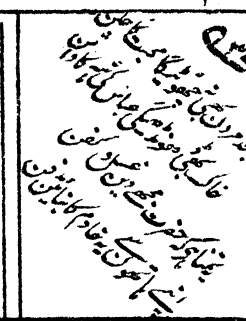

شہر سے سایۂ الطاف خدا جاتا ہی
شکلین مین ہیبت اور عقدہ کشا جاتا ہی

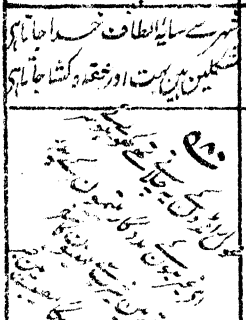

خلق مین جسکا رکا رکا ثانی ہی یہ
باس شبیر کے بابا کی نشانی ہی یہ

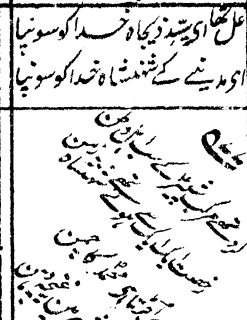

وہ جوانان علی ہاے غضب جاتے ہین
جنسے رونق تھی مدینہ کی وہ سب جاتے ہین

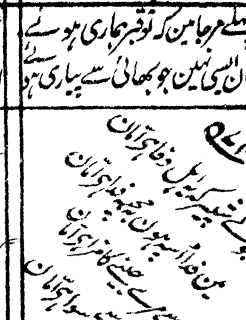

کون ان باپ کے بچون پہ ترس کھاویگا
کون چھپ چھپ کے طعام اب ہمین پہونچاویگا

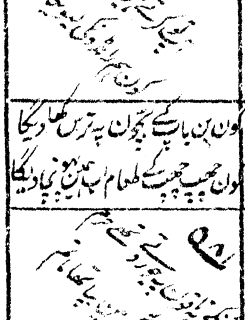

مرگئے پر نہ کہ پاس ہمارے ہونگے
ہم تو صحرا مین یہ دریا کے کنارے ہونگے

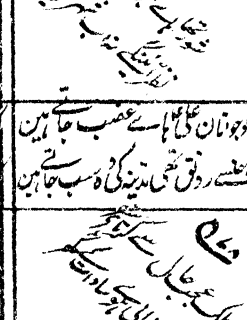

اسطرح کاہیکو مسجد مین اذان ہوتی ہی
اب جماعت کی نماز آہ کہان ہوتی ہی

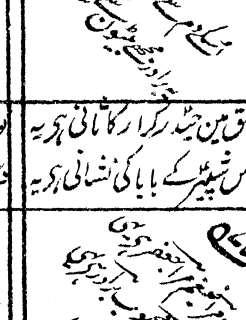

سب کو سمجھاتے ہوے شاہ چلے جاتے تھے
لوگ روتے ہوے ہمراہ چلے جاتے تھے

۸۴

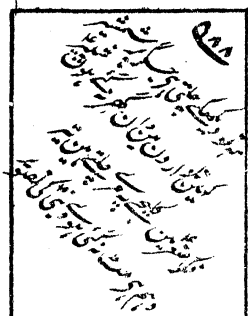

اس مصیبت میں سے ہے بحر کا دن کٹتا تھا
کہ پہاڑوں کا دیکھے سے جگر پھٹتا تھا

۸۵

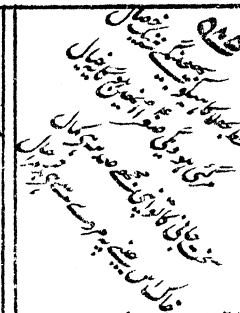

غل گیا غم سے بدن ضعف ہے طاری اماں
صدقہ اصغر کا خبر لیجے ہماری اماں

۸۶

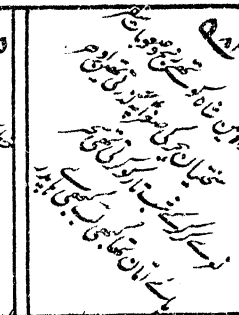

کبھی اکبر کو سکینہ کا گلا کرتی تھی
کبھی عباس کے بچوں سے دغا کرتی تھی

۸۷

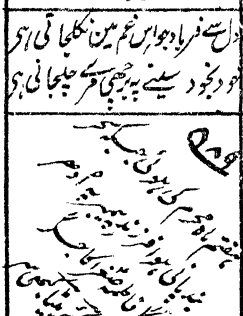

لیکن انکو سفر میں بھیجنا دشوار جانا
ہمکو تو نوکروں کے بھی نہ برا برجانا

۸۸

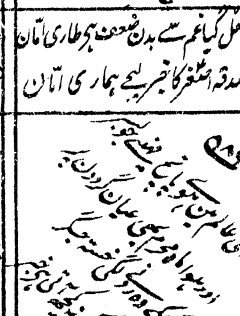

شب کو بھی کوئی گھڑی دل کو نہ کل پڑتی تھی
خواب میں رات کو ڈر ڈر کے اچھل پڑتی تھی

۸۹

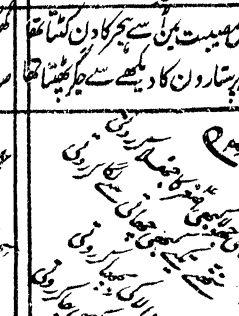

چھا گیا دل پہ غم ایسا کہ دوا ترک ہوئی
پانی پیتا ہوا موقوف غذا ترک ہوئی

۹۰

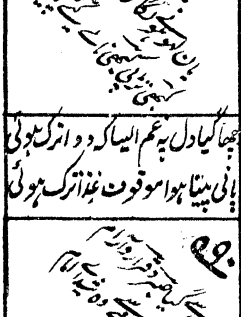

شب کو بھی کوئی گھڑی دل کو نہ کل پڑتی تھی
خواب میں رات کو ڈر ڈر کے اچھل پڑتی تھی

۹۱

[illegible]

خواب میں فاطمہ کو بیٹے سر دیکھتے ہی
میں نے بابا کو ابھی خون میں تر دیکھا ہے

۹۲

[illegible]

خاک شیشے کی لہو ہو گئی آکر دیکھو
لگلیا گھر صف ماتم کو بچھا کر دیکھو

۹۳

[illegible]

خلق پروان چڑھی بیکس کے چھوری پھرتی تھی
کبھی بستر سے یہ اٹھتی تھی کبھی گرتی تھی

۹۴

[illegible]

راطمہ خاک اڑاتی ہیں علی روتے ہیں
جا کے پرسا دو کہ تربت میں بنی روتے ہیں

۹۵

[illegible]

۹۶

[illegible]

۹۷

[illegible]

قطعہ

غزل

غزل

غزل

غزل

قطعہ

قطعہ

غزل

غزل

غزل

غزل

۴۱

بجلس فرش سے ہوئی یار کی داداری شروع
دل پہ جس سے ہوئی صاحب کی داداری شروع
کشتی بات نہیں میر دلی یاد داری شروع
ہو گئی داد و دہش کی بھی خریداری شروع

قید پھر کیسی جو حامی وہ بہادر ہوگا
حرّ سا حرّ کو جو سمجھیگا وہی حرّ ہوگا

۴۲

جز ترے جس نے سر صبح و شبی عال کیا
حق کا مقبول ہے وہ حق نے نہ کا لال کیا
حامی حضرت ہو خدا نے یہ کمال اس کا کیا
کس عصیاں سے ہوا مائل غفران کیا

فرد خوشنودی معبود صمد ہاتھ لگی
سر قلم ہوتے ہی بخشش کی سناتھ لگی

۴۳

ہے مطلع سے کہ ہے خان شہیدان ہاشمی
ہے بہادر سے عیان شیر نیستان ہاشمی
ہے بتولی سے عیان شیر نیستان ہاشمی
ہے سر آرا دو گلستان یا نعمت ہاشمی

تار ہوتا نہیں کھلکر گل امید کبھی
دامن گردن میں چھپتا نہیں خورشید کبھی

۴۴

ہے مطلق کہ نہ تھا کوئی ترا ہمسر ہاشمی
تھا ترا ہمسر ہاشمی
راویا سچ ہے کہ تھا ایسا دلاور ہاشمی
غائبت میں تھا ترا نام نامور ہاشمی
ہے گیا نام خدا تیرا تو اکبر ہاشمی

تم کہلتوم کو شمشیر سے دھوتے دیکھا
صحن میں زینب ناشاد کو روتے دیکھا

۴۵

ہے مطلع سے کہ ہے خان شہیدان ہاشمی
ہے بہادر سے عیان شیر نیستان ہاشمی
ہے بتولی سے عیان شیر نیستان ہاشمی
ہے سر آرا دو گلستان یا نعمت ہاشمی

تم پہ کلثوم کو شمشیر سے دھوتے دیکھا
صحن میں زینب ناشاد کو روتے دیکھا

۴۶

ہے مطلع سے کہ ہے خان شہیدان ہاشمی
ہے بہادر سے عیان شیر نیستان ہاشمی
ہے بتولی سے عیان شیر نیستان ہاشمی
ہے سر آرا دو گلستان یا نعمت ہاشمی

تم پہ کلثوم کو شمشیر سے دھوتے دیکھا
صحن میں زینب ناشاد کو روتے دیکھا

۱۰

پیاس کا اب تحمل دل بیتاب نہیں
یہ جگہ کیسی ہے لو گو کہ جہاں آب نہیں

۱۱

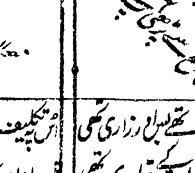

دوش پر شیر غدا شال عزا ڈالے تھے
نخل شب دیدہ آہوں کی مرح کا لے تھے

۱۲

آسمان اختروں سے ترکرتا تھا دامن اپنا
چاند بھی تھام سے کھولے تھا گریبان اپنا

۱۳

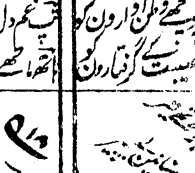

اس طرف سجدے پہ سجدے تھے بدل زاری تھی
اس طرف قتل کی سادات کی تیاری تھی

۱۴

گو وہ پردیس میں بے جمعے و ملآوں کو تھا
فوج غیر سے تھی عیسیت کے گرفتاروں کو

۱۵

شور تھا جو خو نریزو دو چاشنگ
اہل محمد کے نواسے کا گلا کاٹیں گے

۱۶

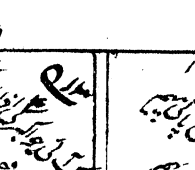

اس تکلیف میں بھی خلق کا جو آقا تھا
نہ سر دن تھا کہ سیدانوں پر فاقا تھا

۱۷

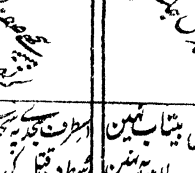

شب غم دل میں دہن تیغ شکن ابرو پر
ہاتھ تھا طفے پہ کبھی تھا کبھی سر زانو پر

۱۸

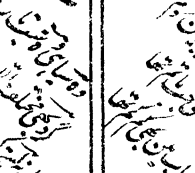

صبح اعدا میں شاہ شہدا گھر جائیں
شب کو ملجائے جو خورشید تو دن پھر جائیں

۲۰

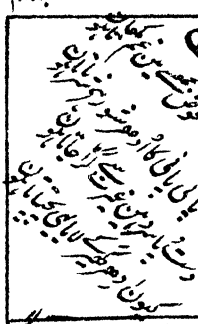

آل احمدؐ کی صدا سنکے تڑپ جاتا تھا
دبدبہ جیسے سے بھرا نکل آتا تھا

۲۱

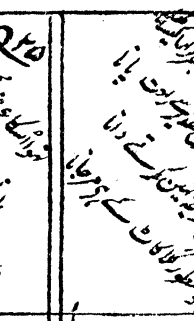

کھائے وہ کچھ جسے کھانے سے علاقہ ہوئے
اتنی سیر ہوں سادات یہ فاقہ ہوئے

۲۲

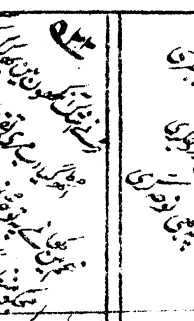

یہ نہ سمجھا تھا کہ دعوت میں علی اوت ہوگی
تھا تصور مجھے مولا کی ضیافت ہوگی

۲۳

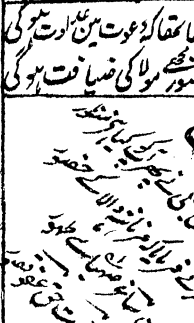

جو کیان نہر پہ بھلائی ہیں پیاسے کے لیے
گھاٹ رد کا ہی محمدؐ کے نواسے کے لیے

۲۴

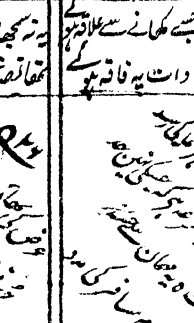

دائے غربت میں عجب بے وطن زادہ ہی
دیکھتا ہوں جسے وہ قتل پہ آمادہ ہی

۲۵

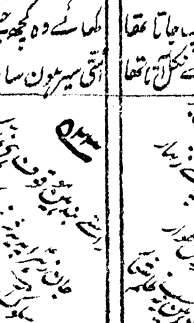

بچہ بھلی جائیگا کل صبح ہی کچھ دور نہیں
تشنہ نہریں جلنا مجھے منظور نہیں

۲۶

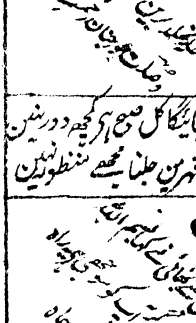

پاس دس بیس سعد کی فرزندی کا
آج پھر ظلم ہی پچھلے سے مکرندی کا

۲۷

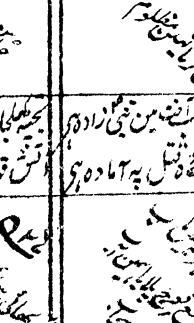

آپ پیاسا رہے غیروں کے لیے نہر پہ کل
واہ کیا نخت دل فاطمہ دریا دل ہی

۲۸

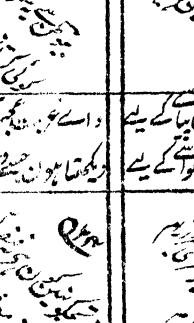

یہ تو عباسؑ دلاور پہ فدا ہوتے تھے
ہم جناب علی اکبرؑ پہ فدا ہوتے تھے

۲۹

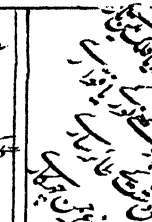

گردہ چاہیگا تو منزل پہ بہم ہونگے
آج دو زخم مین ہین کل گلے مین ہم ہونگے

۳۰

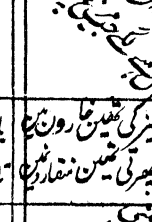

حکم تھا دونون کو سبز کی ہواداری کا
فرش تھا چار طرف مخمل نگاری کا

۳۱

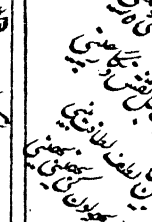

بلبلین پھول سے پھرتی تھین منقار دہن مین
آب و دانہ کی تھی فکر نہ چوگے کی لگن مین

۳۲

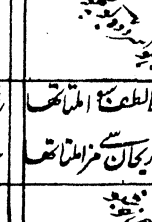

چشم کو کچھ نہ فقط لطف سے املا تھا
روح کو نکہت ریحان سے مزا ملتا تھا

۳۳

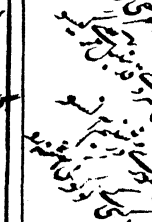

بلبلین پھول گرا دیتی تھین منقار دن سے
عرش در کرسی سے جو سر انکا ضیا لیتے تھے

۳۴

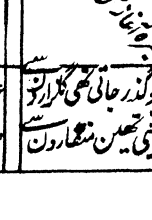

باغ زہرا مین جو دم بھر کو رسائی ہوجائے
تا قیامت گل و بلبل مین جدائی ہوجائے

۳۵

رشتۂ جان انھین پھولون سے تو وابستہ ہی
بہر فردوس کا طرہ یہی گلدستہ ہی

۳۶

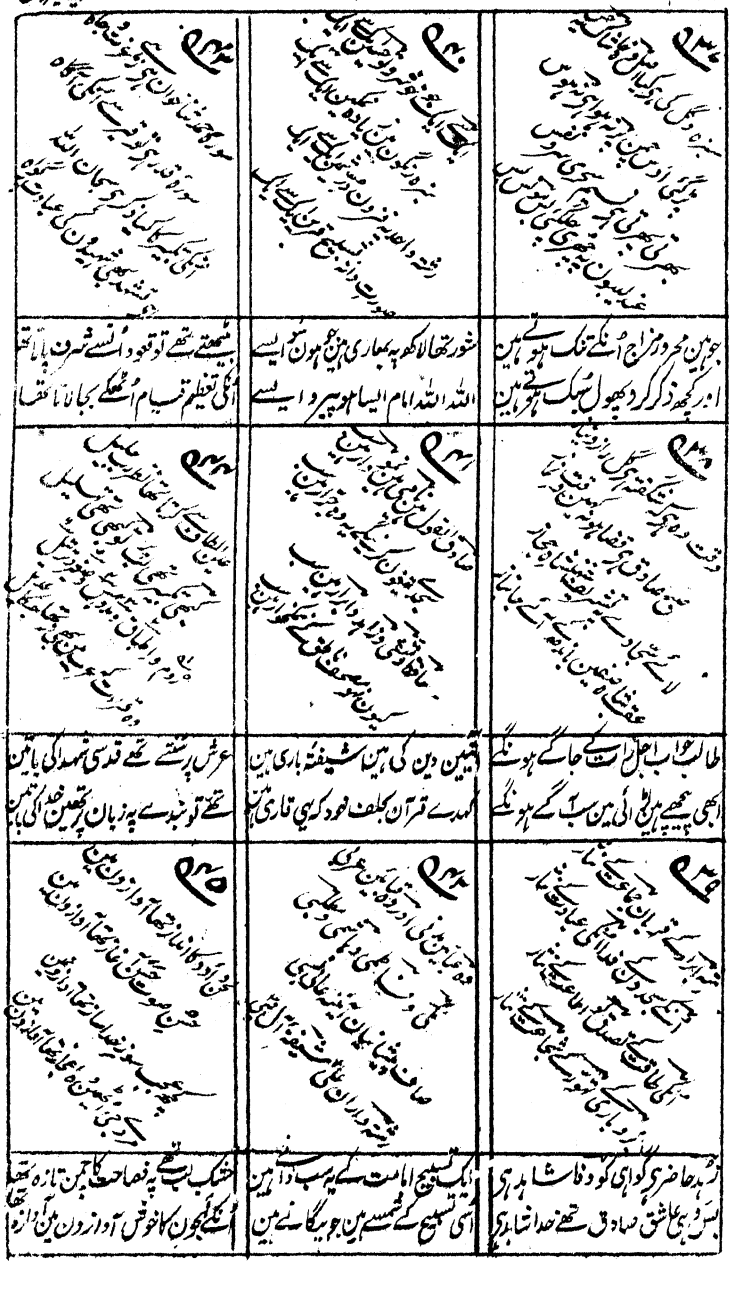

[illegible]

نہر کو دیکھ کے دل پیاسوں کے لہرانے لگے
چہرے حوروں کے دریچوں سے نظر آنے لگے

[illegible]

بال بکھرائے ہوئے رانڈوں کو باہم دیکھا
پر عجب زینب ناشاد کا عالم دیکھا

[illegible]

حکم مختار کا جو زور ہمارا کیا ہے
سر پہ آ پہونچی ہے گر موت تو چارا کیا ہے

[illegible]

شربت قند مکرر کا مزہ پاتے تھے
دور سے دیکھ کے لب اپنے [illegible] جاتے تھے

[illegible]

تھاما فضہ نے انھیں ہاتھ بغل میں دیکر
جھک گئیں پاؤں پہ حضرت کے بلائیں لیکر

[illegible]

سمجھی ہوں آپ کو مرنا ہے مجھے رونا ہے
یہ تو کہہ دیجیے کہ بعد آپ کے کیا ہونا ہے

[illegible]

دیر اب کس لیے مرنے میں ہمارے مولا
جان و دل لیکے حوروں کے اشارے مولا

[illegible]

سنتی ہوں آپ جگہ لیجیے مدفن کے لیے
بستی اماں نے بسائی تھی اسی بن کے لیے

[illegible]

قافلہ پیاسوں کا دریا کے کنارے ہوگا
ایک سجاد فقط ساتھ تمھارے ہوگا

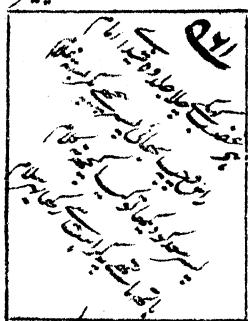

اشک خون ریش مبارک سے کرے یہ کہہ کر
بس چلے آپ خدا حافظ و ناصر کہہ کر

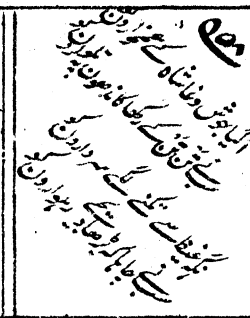

پاس آداب سے سب صاحب شمشیر کے
سامنے آ گئے عباس تو وہ شیر نر کے

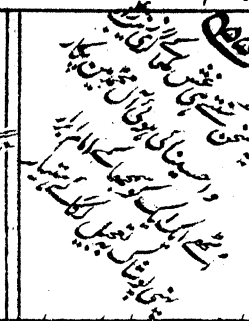

قہر سے چہرۂ خوبی بدا ختر دیکھا
چاٹ کر ہونٹ رخِ نہر ستمگر دیکھا

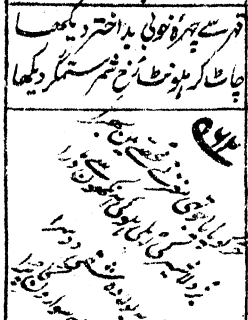

تا بہ میدان جفا ظلِ خدا ہین پہونچے
نکہت گل کی طرح دشت غا مین پہونچے

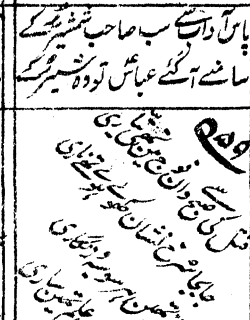

اعل تھا دور وزر کے پیاسے کا لہو دیکھین گے
آج احمد کے نواسے کا لہو دیکھین گے

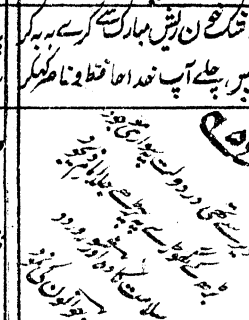

جانے دینے جو اُدھر سے اُسے جانے دینا
نہر تک یان کسی پیاسے کو نہ آنے دینا

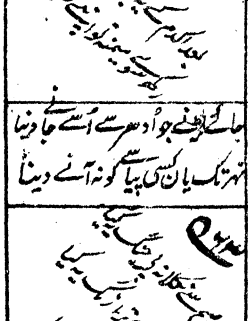

بوے گلزار جنان باد صبا سے آئی
جان بچھلی مین پھر یرے کی ہوا سے آئی

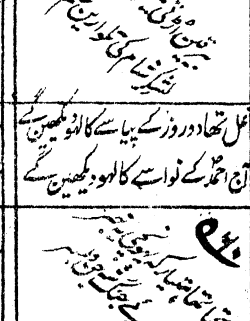

ٹڑھ کے گھین آگے میدان فوج کے جرار ون کی
بجلیان رین مین چمکنے لگین تلوار ون کی

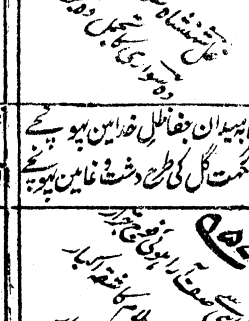

پرچے اخبار و کے اغام و سحر آتے ہین
آج تیور ترے بگڑے نظر آتے ہین

۶۴

حال دنیا کی شب و روز سے مجھ کو کیا کام
دن کو رونا ہے مرا اور تڑپنا ہے مجھے
غش سے تجھ کو آتا کھا کے جو ٹھوکر ظالم
کیوں نہ اے موت ابھی تو نے ہے مارا مجھے

۶۵

تیغ کھینچے ہوئے تو پھر ہے مرے سر پر چڑھ آیا ہی
صاف کہدے کہ کسی سے تجھے بیر کا یا ہی

۶۶

ہے تمنا کہ تری تیغ کے نیچے مرتے
شرک ہی پاس ترا کفر ہی آداب ترا

۶۷

ہے سلامت احمد مختار میں جاتا ہی مجھے
آج منہ ساقی کوثر کو دکھاتا ہی مجھے

۶۸

دل کو تسخیر کیا ہی بس ایک نگہ میں تو نے
کل سے تسخیر ہے عالم ترے آگے ہر سو
اب نہ حاکم سے علاقہ نہ ترے محکوم سے کام
دوستی میں ترے سلطان کی ہی کام ترا

۶۹

ساتھ شہزادی دیکا جو تشتی ہو گا
دوزخی کا بھی پیر دہشتی ہو گا

۷۰

جب تعلق نہ رہا مرد سکندر وش ہی پھر
لوکری چھوڑی تو آتری ہوئی یا پوتر ہی پھر

۷۱

یا ادب گر مرے آگے سے نہ لیجا ئے گا
قید بھی ہو گا رسالہ بھی نکلجا ئیگا

۷۲

خاک پر خون کی نہریں بھی جاری ہو جائین
بھی ہم چار جوان لاکھ پہ بھاری ہو جائین

۷۳

راہ حق سے نہ پھرے ہین نہ پھرینگے اب تو
کٹکے یہ سر قدم خم پہ گرینگے اب تو

۷۶

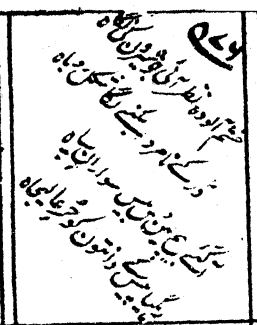

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۴

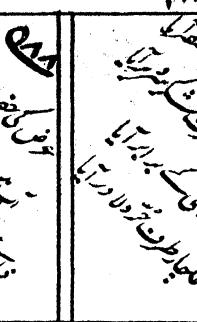

سر نگون پائے مبارک پہ جو پایا اُس کو
بازوے شاہ نے سینے سے لگایا اُس کو

۸۵

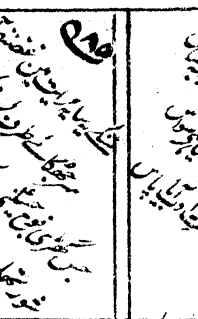

بندۂ خاص شہنشاہ جلیل آپہونچا
مارے جانب گلزار خلیل آپہونچا

۸۶

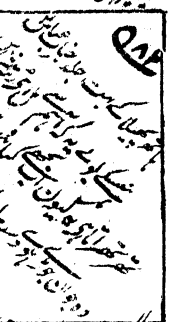

قیدی دام ندامت ہے رہائی کیسے
ہاتھ باندھے ہوئے ہے عقدہ کشائی کیسے

۸۷

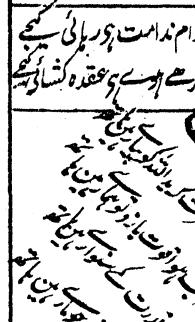

چل قد بوس ہو الحاج کرا در زاری کر
قافلہ چلنے پہ ہے کوچ کی تیاری کر

۸۸

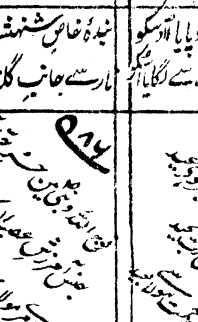

جس کے کی دست درازی سے کم کرڈالے
کیسے خادم سے مرے ہاتھ قلم کرڈالے

۸۹

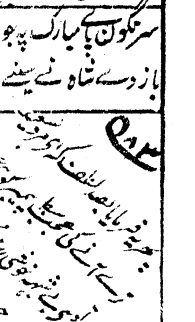

اب سر دست یہ عقدے تجھے کھلجائینگے
حام کوثر کے یمین دست بدست آئینگے

۹۰

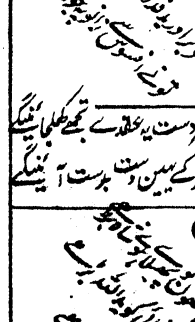

دور سے پاس شہنشاہ اُمم کے لائے
مجکو ہے حکم کہ سایہ میں علم کے لائو

۹۱

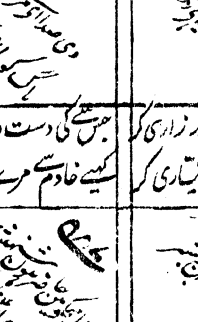

بیسنے خدمت میں کی کی ہے وہی خادم ہے
چار آنکھیں نہیں کرسکتا بہت نادم ہے

۹۲

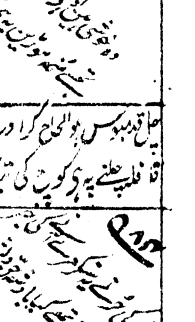

دی صدا چرخ نے چاروں کے ستارے چمکے
سعد اکبر ہے کہ تاروں کے ستارے چمکے

۹۱

موت آہو نہ ہی تو یہ حرف و حکایات کہان
پھر قیامت کے سوا تجھسے ملاقات کہان

۹۲

پڑ گیا غل کہ سید ازنی جاتا ہی
ہائے مہمان حسینؑ ابن علیؑ جاتا ہی

۹۳

بل گئی دیکھے جو شعلے کا سر اچھوٹا تھا
دم جو لان ہی گھوڑے کے لیے کوڑا تھا

۹۴

جو کیان رکے ہوے ٹکٹکا تے اُدھر بیٹھی ہین
کل سے یمدنیان سب تشنہ جگر بیٹھی ہین

۹۵

تو جو لب تشنہ چلا اشکون سے منھ دھوتے ہین
اہلبیت نبوی تیرے لیے رو تے ہین

۹۶

ملگیا گلشن فردوس یہ خوشبو دی تھی
پیرہن زرد دزیرہ جسم مین داؤدی تھی

۹۷

شادمان روح رسول مدنی ہو دیگی
ساتھ میرے تری فاطمہ ننھی ہو دیگی

۹۸

دیکھکر اسکو پری تیز بری بھول گئی
اپنی رفتار نسیم سحری بھول گئی

۹۹

دم بخود کرنے کو طاؤس چمن سے پوچھو
شوخیان اُسکی غزالان ختن سے پوچھو

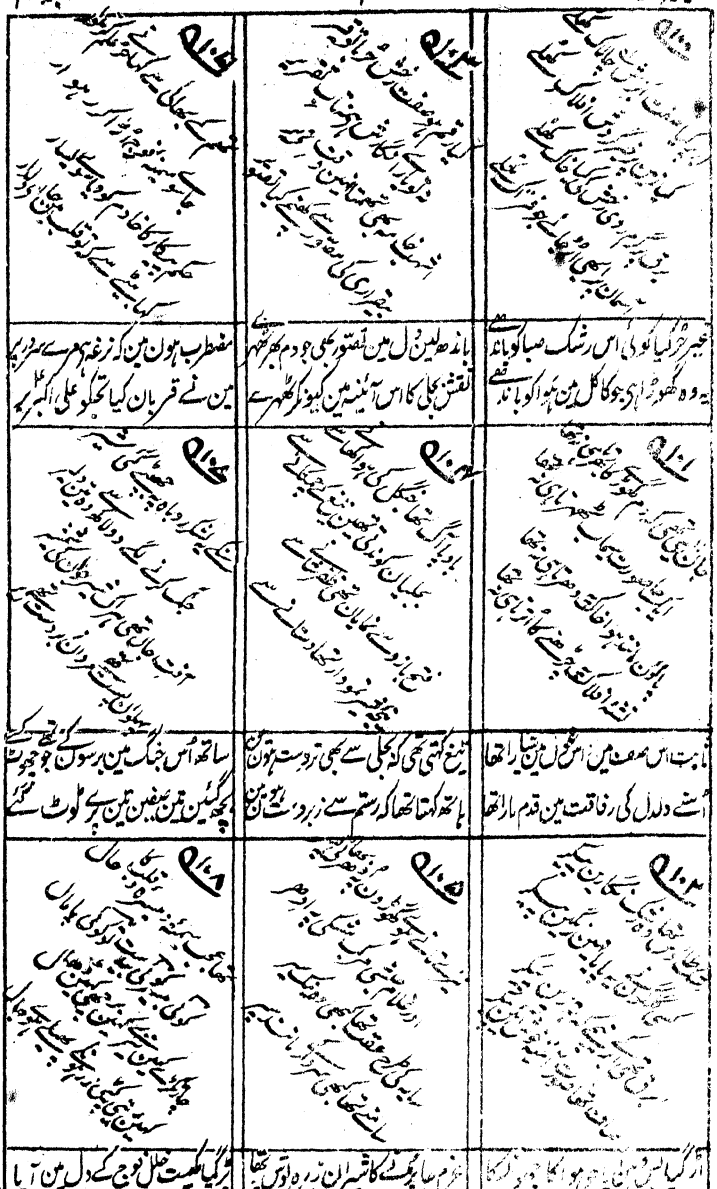

۱۰۹

وہ کافر زن مرید ابھی جاں سے اٹھا تھا
وہ فرزند اس کے جو بہتیں سے اٹھا تھا
اس رات عبد وفادار بھی کس کا اٹھا تھا
وہ بیٹے پہ یہ صاحب ہوا ان جفا کا تھا

گھر کے تیروں میں بھی غازی کمیں نہ ہوا
گر زمانا جسے وہ خاک کا پیوند ہوا

۱۱۰

مرحبا کی جو زدیشان جو صدا دیتا تھا
بڑھ کے سینے کو سنانوں سے لا دیتا تھا
ہر ایک جانباز یہاں کھلا تھا غازی

مرحبا کی جو صدا دیتے ہو جاؤں ابھی میں ہو سعادت میری
اب دعا کیجیے کہ ہو جلد شہادت میری

۱۱۱

اپنے محسن کا فراموش نہ احسان کرتا
سو پسر ایسے جو ہوتے تو میں قربان کرتا

۱۱۲

شاہ نے بیٹے قدم بھائی کے جو رخصت کیے
اس کے ارمان میں تھی ہر ایک آنکھ اشک بھری
قرۂ فاطمہ داری کا فقط ایک یہی
رہ گیا تھا سو اسے تو بھی خدا نے نہ دیا

ہو گا ہر طرح وہ تقدیر میں جو ہونا ہے
ہمکو بھی لاشۂ اکبر یہ ہمیں رونا ہے

۱۱۳

اس نے جب سنکے کہا جاؤں میں بھائی کے لیے
بھائی ہوتا ہو کوئی ایسا ہی بھائی کے لیے
جس کی خاطر دل و جاں سے ہو فدا بھائی کے لیے
ہو وہ ساعت دکھا مجھے کو خدا بھائی کے لیے

صدقے ہو جاؤں ابھی میں ہو سعادت میری
اب دعا کیجیے کہ ہو جلد شہادت میری

۱۱۴

کس نے فرق مخالف پہ جو ضربت ماری
غل ہوا چار طرف آفرین آفرین کی
بیٹھ کر گھوڑے سے ہاتھ آ گیا
جب یہ بھائی کے جری نے سنا للہ دیا کی

اپنے محسن کا فراموش نہ احسان کرتا
سو پسر ایسے جو ہوتے تو میں قربان کرتا

۱۱۵

کھلا ہاتھ اپنے فرزندوں کا تھا تیغ زنی میں
کیا ہوا فوج مخالف میں بری چلتی تھی
ہاتھ تھا تیغ بکف ہر یلغے میں
ہر یلغے میں نعیموں پہ چھری چلتی تھی

۱۱۶

ہو گا ہر طرح وہ تقدیر میں جو ہونا ہے
ہمکو بھی لاشۂ اکبر یہ ہمیں رونا ہے

۱۱۷

ہو گا ہر طرح وہ تقدیر میں جو ہونا ہے
ہمکو بھی لاشۂ اکبر یہ ہمیں رونا ہے

۱۱۸

ہو گا ہر طرح وہ تقدیر میں جو ہونا ہے
ہمکو بھی لاشۂ اکبر یہ ہمیں رونا ہے

۱۱۸

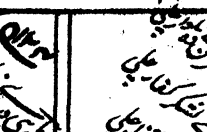

غضب حق کے شکنجے سے کہاں جائیگا
بچکے اب شیر کے پنجے سے کہاں جائیگا

۱۱۹

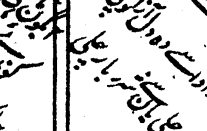

جاپڑا صف پہ طرار اجو بھرا تازی نے
کھینچلی میان سے تلوار تڑ غازی نے

۱۲۰

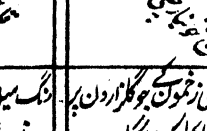

کل شفاف تھی تیغ اور بھی شفاف ہوئی
پہلے چار آئینہ والوں ہی کی صاف ہوئی

۱۲۱

شور تھا چلتی تھی زخموں کے جو گلزار دن پر
لوٹتے دیکھا تھا بجلی کو نہ انگار دن پر

۱۲۲

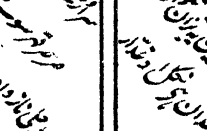

جلوہ گر یوں کبھی تسلہ نہ سزا رے دیکھے
دھوپ میں دن کو چمکتے ہوئے تارے دیکھے

۱۲۳

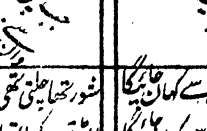

جو سپاہی تھا وہ شمشیر تھا رہ کاٹ نیا
تیر و شتی ہو بھی بارھی تھا ہاتھ نیا

۱۲۴

رنگ میلا نہو گر صفت طبق میں ڈوبے
یہ سمندر وہ نہیں ہے جو شفق میں ڈوبے

۱۲۵

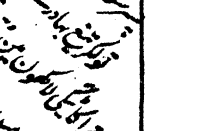

پھٹ گئی تھی وہ یقینوں سے جو صف باندھی تھی
سترنوں پر سے اڑانے کے لیے آندھی تھی

۱۲۶

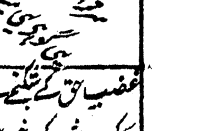

پڑنے تولا تھا جو ہر میں تو پایا تھا ہے
اب لباس میں صانع نے چھپایا تھا ہے

۱۲۹

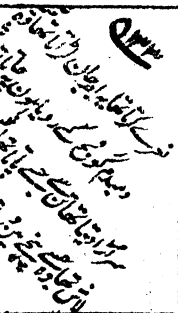

ہم میں ہو زیر و زبر مجمع مردم ایسا
ہم نے ایسی کبھی دیکھی نہ تلاطم ایسا

۱۳۰

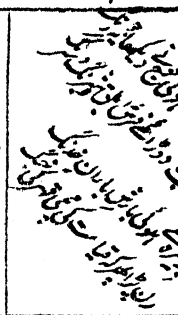

ہو کماندار تھے جو واہ ہوئے گوشوں کے
گرد سے اڑنے لگے میدان میں رہوار گھوں کے

۱۳۱

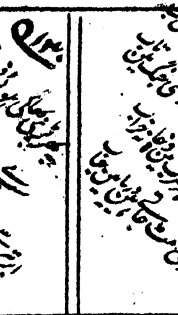

دم نکل لیتا ہے گر کے تو منھ موڑتے ہیں
جیدا پنا کہیں زندہ بھی سدا چھوڑتے ہیں

۱۳۲

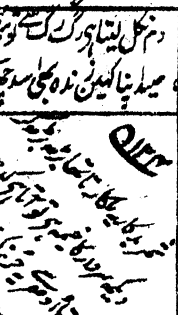

کھر گیا ہے جو اسد قصد جھپٹنے کا ہے
لو پھر لشکر اعدا کے الٹنے کا ہے

۱۳۳

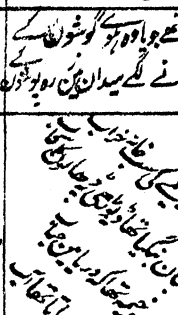

خوف سے کانپتا تھا کہ یا نشتر دلیر ہو پہنچے
بھی پہنچے میں دبا جو یہ شیر آبپو پہنچے

۱۳۴

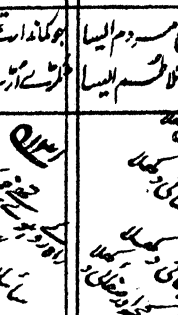

رخش یا تنگ تو گھر اصوت رمرم ہو پہنچا
اب جو بی باگ تو پھر خیمے کے اندر ہو پہنچا

۱۳۵

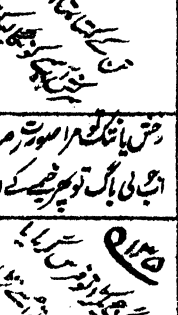

کوندیں کلی کی ہے پا پائے فرس کرتے ہیں
ایک تلوا سے سر چار طرف کرتے ہیں

۱۳۶

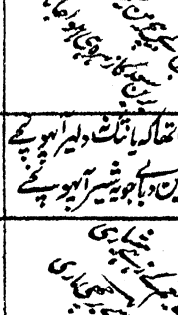

فوج کیا گرد سپہ سید والا ہو جائے
ایک حملے میں زمانہ تہ و بالا ہو جائے

۱۳۷

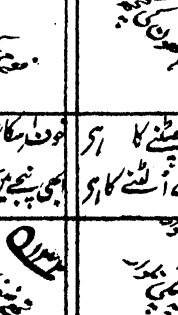

سر کے دیکھے ان آنکھوں نے زمانہ دیکھا
لیکن ایسا نہ لگانا نہ بجھانا دیکھا

۱۳۶

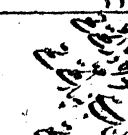

کی یہ چشمک کہ کسے تک میں معراج مجھے
سر خروئی کے ہر اول نے کیا آج مجھے

۱۳۷

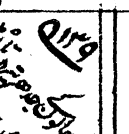

نہ تڑپنے کی نہ دم لینے کی جا ملتی تھی
سر اٹھانے کی یہ دنیا میں نہ ملتی تھی

۱۳۸

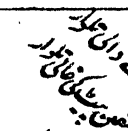

کیا نعرہ کہ تہ تیغ اجل آ طالم
مرد میداں ہے تو ہیبے سے نکل آ طالم

۱۳۹

زہر اگلے گی جلا سیکی لہو چاٹے گی
بھوکی کس کسکے نہ میدان میں گلے کاٹیگی

۱۴۰

تیز دم ایسی کہ خون میں کبھی بھرتی ہی نہیں
غرض ایسی کہ دم لیکے ٹھہرتی ہی نہیں

۱۴۱

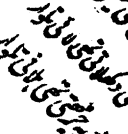

قلعہ فولاد کا تھا لوہے کی دیواریں تھیں
پشت پر خیمہ تھا اور سامنے تلواریں تھیں

۱۴۲

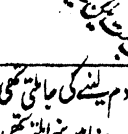

رنگ کی آنچ سے ہر قلب تہ و بالا تھا
ہر گل زخم بدن آگ کا پرکالا تھا

۱۴۳

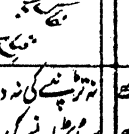

پیچھے ہٹ ہٹ کے پرے پر جو پرا گرتا تھا
ٹکڑے ٹکڑے تھی کہ لاکھوں پہ فرس پھرتا تھا

۱۴۴

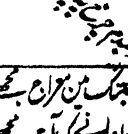

خنجر کی تھی وہ تصفاک بھی تھی خونی تھی
جا کر خاک جو اٹھی تو برش دو دنی تھی

۱۴۷

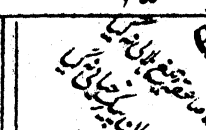

آگ کے پھولوں سے بدعت کے قمر پھلتے تھے
دوزخی سرو و چراغان کی طرح جلتے تھے

۱۴۸

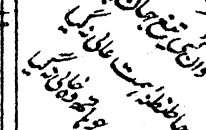

شیر نے جنگ مین باقی نہ رکھا رنگ کوئی
کوئی بسیر تھا دو پارا کوئی جو رنگ کوئی

۱۴۹

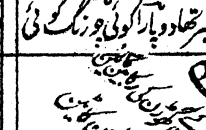

سر یہ مغفر کسی بر مین زرہ جامہ تھا
چھٹ گئے عاشق و معشوق وہ ہنگامہ تھا

۱۵۰

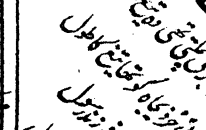

شمع کی طرح شیر روں کے بدن جلتے تھے
چار آئینوں کے فانوس مین تن جلتے تھے

۱۵۱

دل پہ نیزہ کسی خونخوار نے بڑھ کر مارا
ایک نے سر پہ تبر ایک نے خنجر مارا

۱۵۲

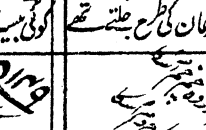

آیئے جلد کہ سرتن سے جدا ہوتا ہی
آپ کا بندۂ آزاد فدا ہوتا ہی

۱۵۳

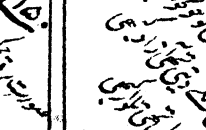

خون بھری آنکھون مین دم حرکا اٹکے دیکھا
ہو پھرے شیر تو نہمار کو سسکتے دیکھا

۱۵۴

آگ شمشیر کی ہر جسم مین جا لگتی تھی
آبلے پڑتے تھے جب اسکی ہوا لگتی تھی

۱۵۵

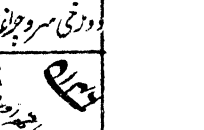

ایک فشار کی ہر جسم مین جا لگتی تھی
آبلے پڑتے تھے جب اسکی ہوا لگتی تھی

۱۵۶

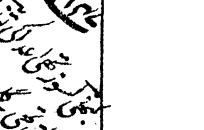

شمع کی طرح شیر روں کے بدن جلتے تھے
چار آئینوں کے فانوس مین تن جلتے تھے

۱۵۴

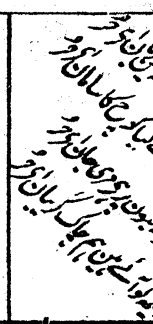

دار فانی سے گذر جانا ہو تو ایسا ہو وے
جد جیتے جی جہنم جانا ہو تو ایسا ہو وے

۱۵۵

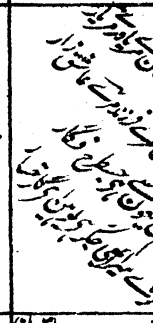

خرخ غم سے ہمہ تن درد ہوا جاتا ہوں
خون تر اور دیکھلے میں زرد ہوا جاتا ہوں

۱۵۶

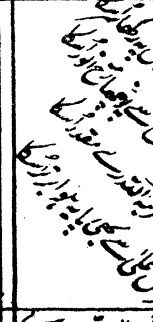

دار فانی سے گذر جانا ہو تو ایسا ہو وے
جد جیتے جی جہنم جانا ہو تو ایسا ہو وے

۱۵۷

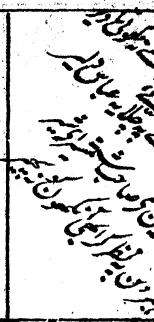

سنتے ہیں طے یہ راہ آسان ہوئی جاتی ہیں
سب ہی مشکلیں آسان ہوئی جاتی ہیں

۱۵۸

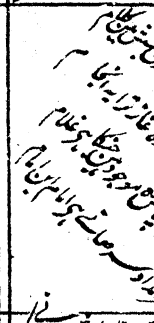

اب تو سب کو یہ تمنا ہے شرف پانے کی
بعد اہل کو بھی حسرت ہوئی مر جانے کی

۱۵۹

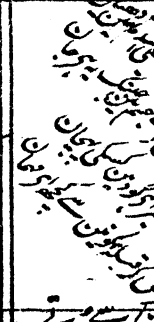

دیکھ کر حال ترا اشکوں سے منہ دھوتے ہیں
ہم ترے پاس تھی سر نیچے کھڑے روتے ہیں

۱۶۰

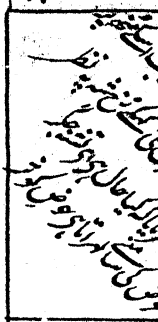

مجمع فوج ملائک تن صد پاش پہ ہے
چھاؤن اس مہ وب میں ہلالی کی سی تشت پہ ہے

۱۶۱

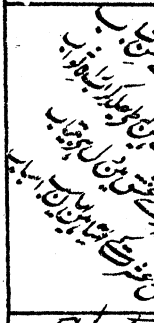

قہر گو ہر بھی ہے عزت بھی ہے تکریم بھی ہے
نعمت خلد بھی ہے بادۂ تسنیم بھی ہے

۱۶۲

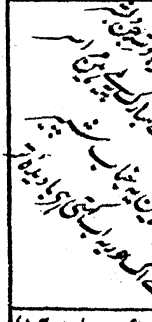

ماتقہ لورہ آیا وہ عماری آئی
بند کر آنکھوں کو زہرا کی سواری آئی

*

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

بیت ۱۷۱۱

دکھنا پاک ترا نامۂ عصیان ہوگا
تو بھی فردوس میں شبیرؑ کا مہمان ہوگا

(3)

(4)

۴۸

اک جوہر سراپا تجلی نظر آئے	رہنا تہ پردے میں کسے شاق نہیں ہے	خود وجد میں ہو دل وہ تری جلوہ گری ہے
ہر نقطے کے گھونگھٹ میں تجلی نظر آئے	انسان وہ نہیں جو تماشائی نہیں ہے	فانوس میں تو شمع ہر شیشے میں پری ہے
۴۸	۴۸	۴۸
خالی جو کلی سے ہو وہ طور نہیں ہے	گم رہتا ہوں جس شب یہ پہلو نہیں ملتا	مصرع ہیں وہ سب خشک شجر ان میں نہیں ہے
بے نور ہے محفل جو ترا نور نہیں ہے	سودا مجھے ہو جاتا ہے جب تو نہیں ملتا	نسرین و گل کا غذ میں تری بو نہیں ہے
۴۸	۴۸	۴۸
کچھ نظم کی توقیر نہ شان نہ ہوئے	مجھ تک ہے رسائی نہ ہوس کی نہ ہوئی	تا فہم کو کیا تیری لطافت کی خبر ہے
پھر خاک ہے قالب میں اگر جان نہ ہوئے	آجاتا ہے بھیجو دل میں یہ قدرت ہے خدا کی	تو جان ہے اور ہیئت متفاعلن اگر ہے

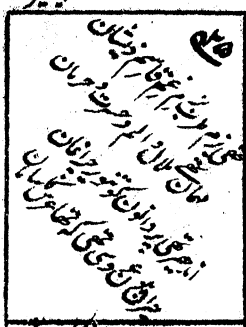

۲۱

عشرت مین جو کچھ تو کے غرابی تھی گس
بیمار تھا دل زرد ہوئی جاتی تھی رگس

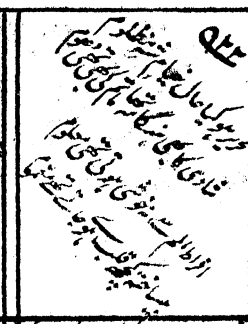

۲۲

نوشدل جو ہوا غم کے بھی پہلو نکل آئے
گر کوئی ہنسا ساتھ ہی آنسو نکل آئے

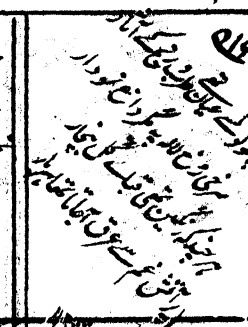

۲۳

پایان تھا نہ شادی کا تو غم کی بھی حد تھی
مسند کے قریں شمع ہر اک شمع لحد تھی

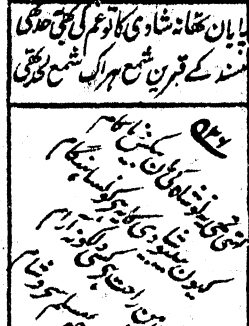

۲۴

اطلس کو تھا وجد مگر اشک رواں تھے
بلبل کے ترانون مین بھی مضمون فغاں تھے

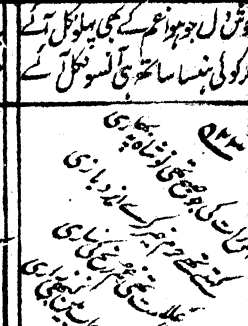

۲۵

جو بی بی تھی ماتم کی وہ تصویر بنی تھی
اس بیاہ مین نوبت کے عوض سینہ زنی تھی

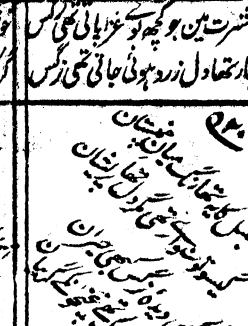

۲۶

شرمندہ ہون کچھ بس نہین حلم نہ دین سے
چار آنکھ نہو گی مری اس سوگ نشین سے

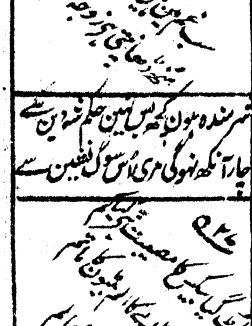

۲۷

دولھا کے گلے کا جو گل ہار ہوئی تھی
قمری بھی ہر اک نغم مین گرفتار ہوئی تھی

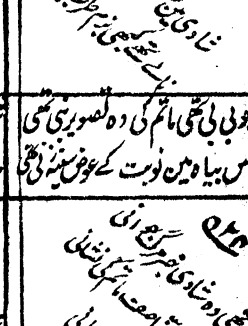

۲۸

میت کا عمامہ ہو یہ پگڑی سے عیان تھا
سہرے پہ بھی تابوت کے سہرے کا گمان تھا

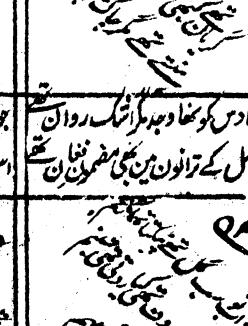

۲۹

دونون سے سیہ فام کو اوہام کو غش ہے
جھولے مین وہ مرتا ہے یہ خورشید پہ غش ہے

۳۰

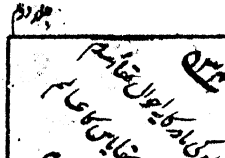

کم رہگئی شب صبح خدا جانے کیا ہو
یہ فرض بھی بہتر ہو کہ اب جلد ادا ہو

۳۱

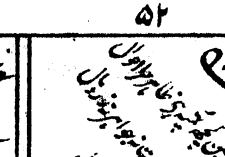

تن غرق جواہر تھا رواں نور فشاں تھی
چہرے سے مگر شان نبوت کی عیاں تھی

۳۲

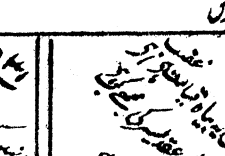

دل روتا تھا انجام پہ اس نقشہ جگر کے
باندھا جو کمر بند پھرین گرد پسر کے

۲۹

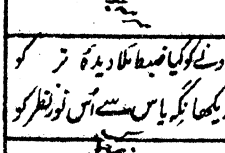

سطلاب پسر فاطمہ کا باگیں زینب
کچھ فرق سے بیٹھی تھیں قریب آگیں زینب

۳۰

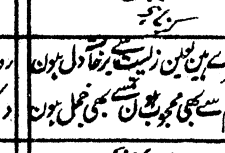

سر سبز ہو فرزندہ ساماں کی دنگی
دولھا میں بنا کر اسے قربان کرونگی

۳۱

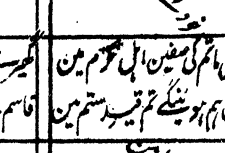

تو ہے تھے یہ روح حسن سبز قبا کے
دولھا کا گریباں ہے نیچے میں قضا کے

۲۷

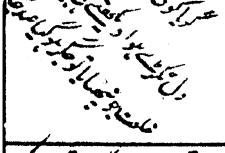

بچھا جائیگی ماتم کی صفیں اہل حرم میں
کل خلد میں ہم ہونگے تم قید ستم میں

۲۸

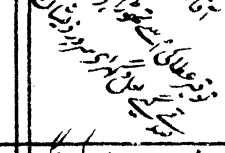

گھیرے ہیں لعین زلیست سے برخاست دل ہوں
قاسم سے بھی محجوب ہوں تم سے بھی خجل ہوں

۲۹

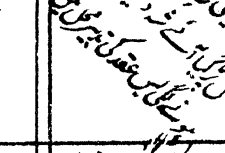

روئے کو کیا ضبط ملکا دیدۂ تر کو
دیکھا نگہ یاس سے اس نور نظر کو

۲۶

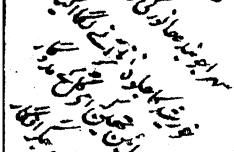

یہ سن کے کہا فرق پیمبر پہ غبار آیا
گھبرا کے اٹھا دست مبارک کو بڑھایا

۲۷

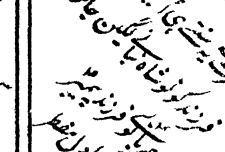

آنکھوں میں ہے دنیا مری تاریک پسر بن
ہے ہے کوئی ہمدرد نہیں اب ترے سر بن

۲۸

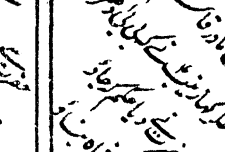

اس وقت میں ہے یاد مجھے مادر ذیشاں
بیٹا تھا ایک ہی وہ بھی ہوا ہائے شہید آہ

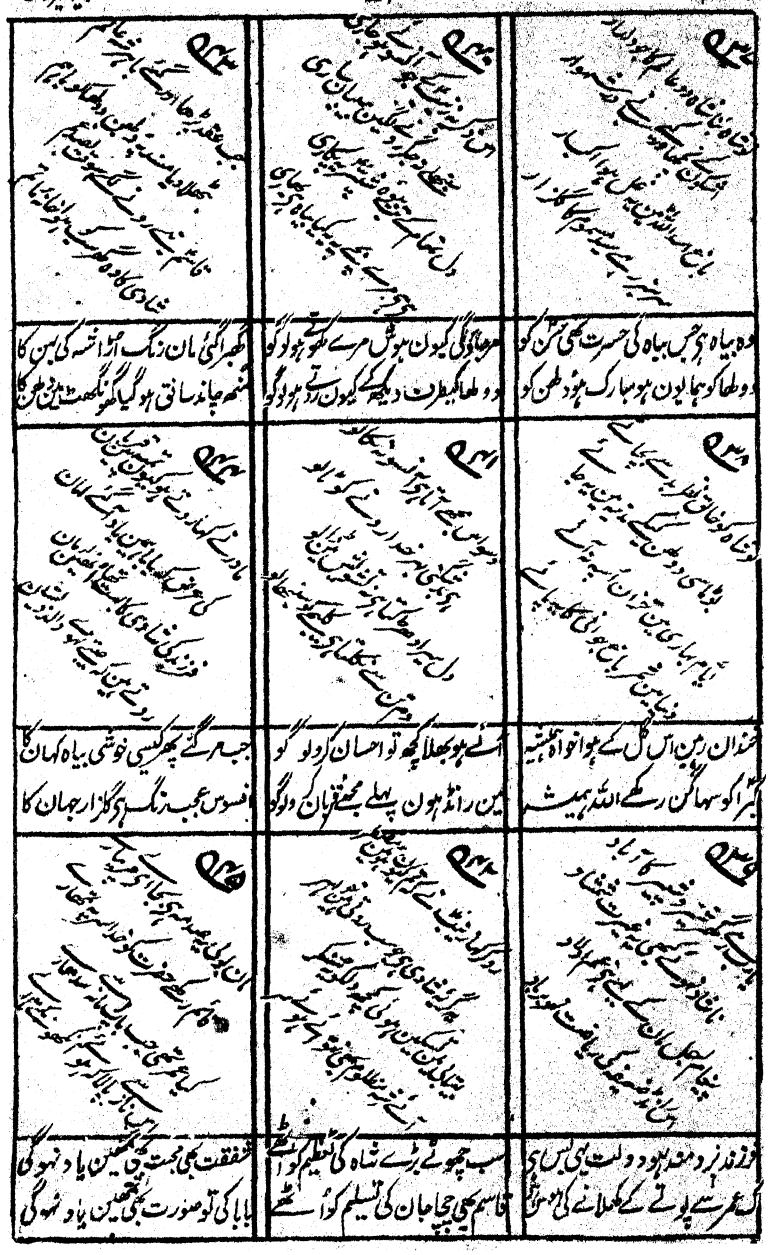

۴۷

حالی ہوا جب حضرت شہ سے روانا
شبیر نے مڑ مڑ بہنوں سے زیادہ تسلی دیا
آخر بھی کہا اور نہ کیا اشک بہانا
دشوار ہے ضبط غم کو ہو اہو وہی جانا

ظل کرم خالق اکبر انھین سمجھو
ماں صدقے گئی باپ سے بہتر انھین سمجھو

۴۸

سر پر کبھی گاہے کبھی منہ چوم کے بولی
دنیا سے سوا اس کو ہے جو تم سے ہوا لی
کیا ہو گا ترا حال جو ہم ہو گئے مالی
تم ہاتھ اٹھا لو گے تو کہان جائینگے لالی

آنسو تھے رواں متصل اس رشک چمن کے
سہرا تھا فقط موتیون کا گنھ پہ دلھن کے

۴۹

بیٹھے ہوئے ماتم کی صفین بچھنے کو بیاہ ہوا ہے
بیچا نہین مغموم جو نوشاہ ہوا ہے
ہان صدقے گئی آگ لگے ایسے بیاہ کو
ہان نے کہا اتو بھی گئے ایسے بیاہ کو
ہر ایک کی صدقے گئی ہر ایک بیاہ کو
اس بیاہ کی ہی بات سے بھی دور بلا ہے

۵۰

چاہا کہ حیا مین نہ سر مو خلل آئے
آنکھین تو نہ کھولین مگر آنسو نکل آئے
دیکھا نہ کسی نے کبھی ایسا کھلا میدان
کھولے ہوئے سر بیبیان شاہ دو عالم
زینب سے بڑی اور سکینہ سے چھوٹی
فرزند نہ تھا کوئی علی کے سوا ان کے
سر ننگے تھا پر بند حسن کھولے ہوئے تھے

۵۱

مصحف کے عوض زخم تھا جبہ پہ حسن کا
در آئنہ آئینہ تھا رو دلھن کا
دیکھا نہ کسی نے کبھی ایسا کھلا میدان
کھولے ہوئے سر بیبیان شاہ دو عالم
زینب سے بڑی اور سکینہ سے چھوٹی
فرزند نہ تھا کوئی علی کے سوا ان کے
سر ننگے تھا پر بند حسن کھولے ہوئے تھے

۵۲

سب سر عریاں سے اور اوڑھنی جسم
سر ننگے وہ تاروں کا ہوا نور مجسم
حضرت کو ملی تھی یہ ردا بہر تکلم
اس واسطے سر ننگے تھے زینب شہ عالم
سر ننگے کو دیکھا تو ہر اک سمت بلا تھی

۵۳

ہے ہے وہ سیہ زلف کی کاکل نہ رہی ہے
گیسو وہ چلیپا وہ سلاسل نہ رہی ہے
دیکھا نہ کسی نے کبھی ایسا کھلا میدان
کھولے ہوئے سر بیبیان شاہ دو عالم
زینب سے بڑی اور سکینہ سے چھوٹی
فرزند نہ تھا کوئی علی کے سوا ان کے
سر ننگے تھا پر بند حسن کھولے ہوئے تھے

۵۴

سر سبز کیا سرو گلستان حسن نے
فردوس سلامی مین دیا شاہ زمن نے
ہے ہے وہ شہادت کی ردا سر پہ نہ لی تھی
ہے ہے وہ شہادت کی ردا سر پہ نہ لی تھی
جھک جھک گئے پتے بھی شگوفے بھی تہر بھی
تم ہو گئے خالق کی عبادت مین مجرد بھی

۵۵

ہان صدقے گئی آگ لگے ایسے بیاہ کو
ہان نے کہا اتو بھی گئے ایسے بیاہ کو
ہر ایک کی صدقے گئی ہر ایک بیاہ کو
اس بیاہ کی ہی بات سے بھی دور بلا ہے

۵۸

[illegible]

عابد تھے بس کہ کثرتِ اعمال صمدی میں
مصروف تھے سب اگلے جناب احدی میں

۵۹

طاعت میں جھکے یوں شہ والا و جھوم کے اٹھے
سجدے کو جسطرح کوئی چوم کے اٹھے

۶۰

[illegible]

ہر رگ تر و تازہ تھا ہر شاخ ہری تھی
ہارون کے بھی خشکیدہ زبان نمری تھی

۶۱

[illegible]

ہر سرخ کلی رشکِ عقیق یمنی تھی
گلشن کی زمین بھی دلھن بن رہی تھی

۶۲

[illegible]

ہر خان چمن کا کہ حق بول رہے تھے
تسبیح کو غنچے بھی دہن کھول رہے تھے

۶۳

[illegible]

گاڑھے پہ جو اڈال دی ہر عاشق رب نے
پانی کا جو تھا قطرہ نیم کیا سب نے

۶۴

[illegible]

کیا حاد یا قبال دشمن وہ شمر فا تھے
قبلہ کی طرف منھ تھے لو دل سوے خدا تھے

---

۱ زمانہ ہندوستان کا
۲ شیخ ابو علی ابن سینا
۳ یعنی ۱۲
۴ شیخ ابو ریحان البیرونی
۵ یعنی ۱۲
۶ یعنی ۱۲
۷ یعنی ۱۲
۸ یعنی ۱۲
۹ یعنی ۱۲
۱۰ یعنی ۱۲
۱۱ یعنی ۱۲
۱۲ یعنی ۱۲

۶۴
جان آ گئی فاقوں میں خدا کا ہے یہ احسان
جو سب سے بڑا ہے سو ہے سب سے وہ فراواں
رکھتے ہو جگر خلق کے بیچارہ پہ ہر آن
حیراں ہے ترحم پہ تمہارے دلِ انساں

۶۵
حالت کسے فرصت کہ کرے کوئی تدارک
اور اس میں مصروف ہوئے سب سے بڑا حاکم
انصاف و دعا کرنے لگے سب سے بڑا حاکم
انصاف کی مدد کیجیے اے خالقِ اکبر

۶۶
سب کو ہے ترے در کے لیے دل سے تمنا
جب تک ہے ترے در پہ ترے بندوں کا ٹھکانا
یہ بات ہے ظاہر کہ ترے در پہ ہے رہنا
بہتر ہے ترے در پہ ترے بندوں کا مرنا

۶۷
جس کو کوئی کہتا تھا کہ مرنا ہے ترا کام
بیٹھا تھا کوئی قاری قرآن غم آلود
تھا کوئی کہ تسبیح پہ پڑھتا تھا درود
ہاری تھا کسی کا کوئی بیٹھا تھا کسی کا

۶۸
عادہ طاعت سے تھے سب بہرہ ور اس شب
خصلت کو کیے تھے سبھی زیور اس شب
وہ حال تھا لیکن کہ ہوا دور اس شب
مجمل ہے یہ بس انکا ہوا جو حضور اس شب

۶۹
جب صبح کو ذوالجلال نکلے
جب صبح کو ذوالجلال نکلے
جب صبح کو ذوالجلال نکلے
ہاتھ جوڑے ہوئے حضور اس شب نکلے

۷۰
عادل ہوا دیکھ اس کو ستمگار
کس دن سے وہ ہے سلیمان کا ہمدم
بیٹی کے جہیز میں ہوا اک ہیرا پیدا
کیسے تھے اعاظم کہ جہاں تھا یہ گدا

۷۱
دامن تھا کہ پھیلائے تھی اک لڑکے کو پری پر
گوشہ تھا اُدھر دوش نسیم سحری پر
وہ حال تھا کہ بیٹھے تھے سب اہل و فا کو
اک مرتا تھا اور دوسرا آتا تھا دعا کو

۷۲
عاشق کو خدا کرے نہ ہو ایسا غم فرقت
ہے ہے کہ ہوا ایسا ہی اس شب کو ہمارا
ہے ہے کہ ہوا ایسا ہی اس شب کو ہمارا
ہے ہے کہ ہوا ایسا ہی اس شب کو ہمارا

۷۳
غل تھا کہ مہین یار کا کہیں صل علیٰ کا
بجتا تھا کہیں طور رضینا بقضانا کا
غل تھا کہ مہین طور رضینا بقضانا کا
غل تھا کہ مہین طور رضینا بقضانا کا

۷۴
غل تھا کہ بیاہ دیکھ کر آیا ہے شہ دیں
جو خاص ہے گودڑی میں شہنشاہ کا گودڑا
جو خاص ہے گودڑی میں شہنشاہ کا گودڑا
جو خاص ہے گودڑی میں شہنشاہ کا گودڑا

۷۵
عربت زدہ و یکس و مغموم و حزیں ہیں
حضرت ہمیں سے آج کہ ہم ناصر دیں ہیں
حضرت ہمیں سے آج کہ ہم ناصر دیں ہیں
حضرت ہمیں سے آج کہ ہم ناصر دیں ہیں

۷۶
دل وجد میں تھے لطف خدا سے ذو جہاں کے
اللہ لطیف بسیارہ تھا زباں پہ
اللہ لطیف بسیارہ تھا زباں پہ
اللہ لطیف بسیارہ تھا زباں پہ

۷۷
اب تاب تحمل تھی کسی اہل وفا کو
اک مرتا تھا اور دوسرا آتا تھا دعا کو
اک مرتا تھا اور دوسرا آتا تھا دعا کو
اک مرتا تھا اور دوسرا آتا تھا دعا کو

۷۸
غل تھا کہ بیاہ دیکھ کر آیا ہے شہ دیں
جو خاص ہے گودڑی میں شہنشاہ کا گودڑا
جو خاص ہے گودڑی میں شہنشاہ کا گودڑا
جو خاص ہے گودڑی میں شہنشاہ کا گودڑا

۷۹
عاشق کو خدا کرے نہ ہو ایسا غم فرقت
ہے ہے کہ ہوا ایسا ہی اس شب کو ہمارا
ہے ہے کہ ہوا ایسا ہی اس شب کو ہمارا
ہے ہے کہ ہوا ایسا ہی اس شب کو ہمارا

۸۰
عادل ہوا دیکھ اس کو ستمگار
کس دن سے وہ ہے سلیمان کا ہمدم
بیٹی کے جہیز میں ہوا اک ہیرا پیدا
کیسے تھے اعاظم کہ جہاں تھا یہ گدا

۸۱
وہ حال تھا کہ بیٹھے تھے سب اہل و فا کو
اک مرتا تھا اور دوسرا آتا تھا دعا کو
اک مرتا تھا اور دوسرا آتا تھا دعا کو
اک مرتا تھا اور دوسرا آتا تھا دعا کو

۸۲
عاشق کو خدا کرے نہ ہو ایسا غم فرقت
ہے ہے کہ ہوا ایسا ہی اس شب کو ہمارا
ہے ہے کہ ہوا ایسا ہی اس شب کو ہمارا
ہے ہے کہ ہوا ایسا ہی اس شب کو ہمارا

۷۶
شک آنکھوں میں بھر کر شہِ ابرار کو دیکھا
لاشے کبھی دیکھے کبھی تلوار کو دیکھا

۷۷
تم ہی کبھی اور کبھی فیاد و فغاں ہی
ایک بات سے بیٹوں کی شجاعت کا بیاں ہی

۷۸
دل تھا کہ یہ بیٹے ہیں کسی حق کے دلی
کہتی تھی حفاظت کہ نواسے ہیں نبی کے

۷۹
منصب بھی کی ہاتھ بھی جوڑے روئے
سو وقت تو تیغیں بھی منھ موڑ کے روئے

۸۰
دنیا سے گزر ان مرے دارث گئے قاسمؑ
تھا ہمارا جو اٹھاتے تو بجا تھا

۸۱
سید ان میں علمدار دلاور بھی چھوٹے گئے تھے
عمر ہیں تھیں کہ نوجوان بڑے ٹوٹ گئے

۸۲
جان بیوہ ہو اس سے جو رضا دو تو جاؤ
رکھیں گے نہ ہم نیمے میں ہو آؤ تو جاؤ

۸۳
ہمچشموں نے نکلیں نہ ہمارے میں تو کرن کیا
مرنے کی اجازت ہی نہ پائیں تو کرن کیا

۸۴

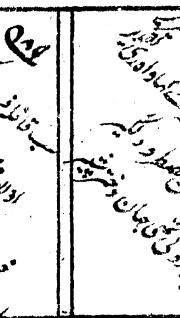

۸۵

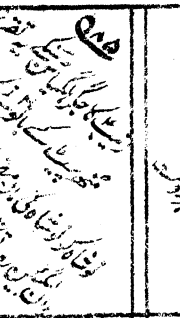

۸۶

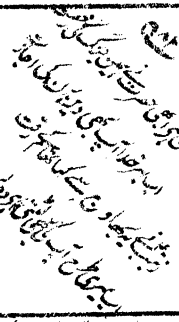

۸۷

ہر شوق اجل زیست سے بیزار ہوئے ہیں
تو شاہ بھی مرجانے پہ تیار ہوئے ہیں

۸۸

فرمایا کب آئے یہ بلا سے سدھارو
گھونگھٹ میں دلھن دی ہے بھاگ کے سدھارو

۸۹

تقدیر سے کچھ زور ہمارا ہو تو کہدیں
مرنے کے سوا کچھ ہمیں چارا ہو تو کہدیں

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۹۱

رستے میں ہر نہیں بادشہ عقدہ کشا کے
رسی سے بندھیں ہاتھ نہ یا بند حیا کے

۹۹۲

صدقے ہوں دعا تھی یہی رات ہماری
تم جا ہو تو رہجائے ابھی بات ہماری

۹۹۳

ہیہات کوئی بات نہ کی تجھ نے زبان سے
اس بات کی حسرت لیے جائینگے جہان سے

۹۹۴

زعفر ہے ادھر جان ہے حضرت میں ہماری
کیوں والدہ کیا دیر ہے رخصت میں ہماری

۹۹۵

اک آن میں زندہ نہ ہمیں پاؤ گی صاحب
اسوقت نہ بولوگی تو پچھتاؤ گی صاحب

۹۹۶

دیکھو تو ادھر ہمسے نہیں شرم ہے اب کیا
کھلتے نہیں کیوں غنچۂ نرگس یہ سبب کیا

۹۹۷

دل آب ہوا رو کے یہ اس نشۂ دھن کے
لو فاتحہ نے سر رکھدیا قاتل نے دھن کے

۹۹۸

مرجاؤ بابا کی بھی تحریر یہی ہے
تم راضی بخدا ہو مشیت تقدیر یہی ہے

۹۹۹

بیت یہ کیے کچھ نہ کہا لوگوں نے
دیکھیں بھی زبان سے اگر اسلام لوگوں نے

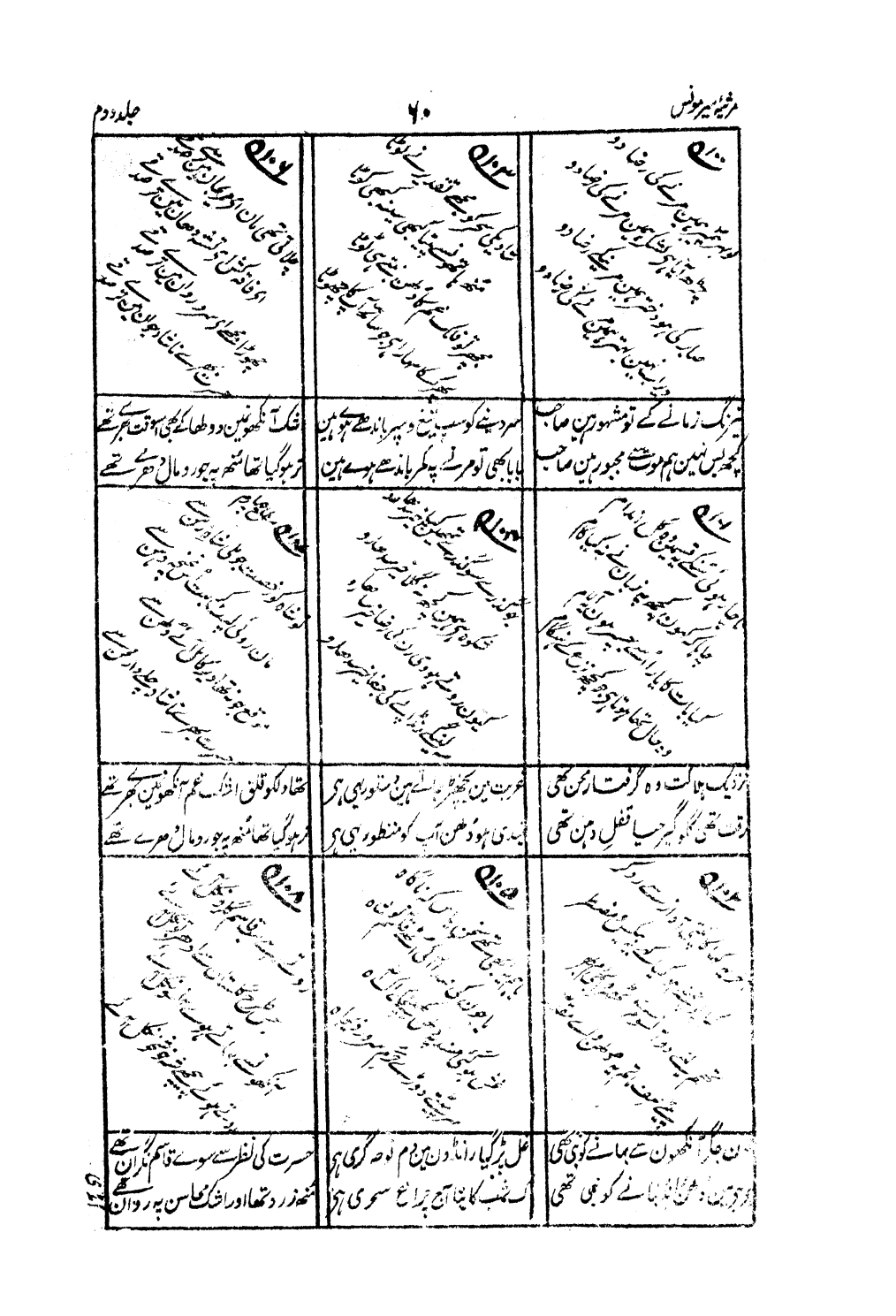

۱۱۰

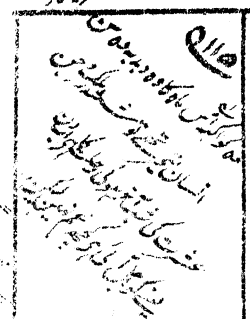

۱۱۱

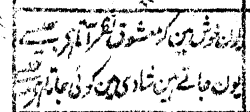

۱۱۲

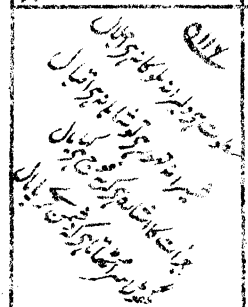

۱۱۳

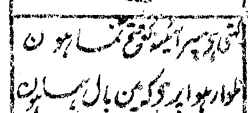

۱۱۴

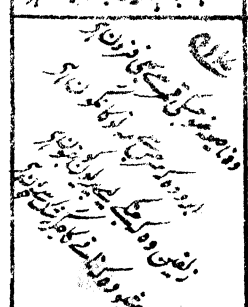

۱۱۵

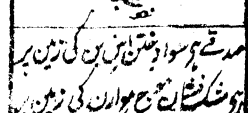

۱۱۸

بلا ہی جو تشبیہ اُسے کیا کوئی جانے
یہ تیغ ہی وہ تیغ جو کھینچی ہی خدا نے

۱۱۹

توڑے گی نشانوں کو الٹ دیگی یورن کو
پر تیر امان دینگے نہ خیمہ سرون کو

۱۲۰

کس نے تجھے کہی یہ چمک بدر سے پوچھو
قدر اس شب پسوئی شب قدر سے پوچھو

۱۲۱

خالی ہیں پر سے ہاتھ جو قبضے پہ دھرے ہیں
جامے میں سماتے نہیں بازو یہ بھرے ہیں

۱۲۲

ہر بات میں بالا ہی یہ والا گہر دن سے
رکھیں سخی پوچھے نہ کوئی جگر دن سے

۱۲۳

توصیف حق ہی کے سوا ہو نہ سکیگی
مرتی بھی جو اگلیں تو ثنا ہو نہ سکیگی

۱۲۴

یکساں ہی عنایت اُدھر آئین اِدھر آئین
منھ دیکھتی ہی فتح تو آئین ظفر آئین

۱۲۵

لکھوے تھے ابھی لب نہ مبارز طلبی میں
ڈنکا ہوا آمد کا سپاہ عربی میں

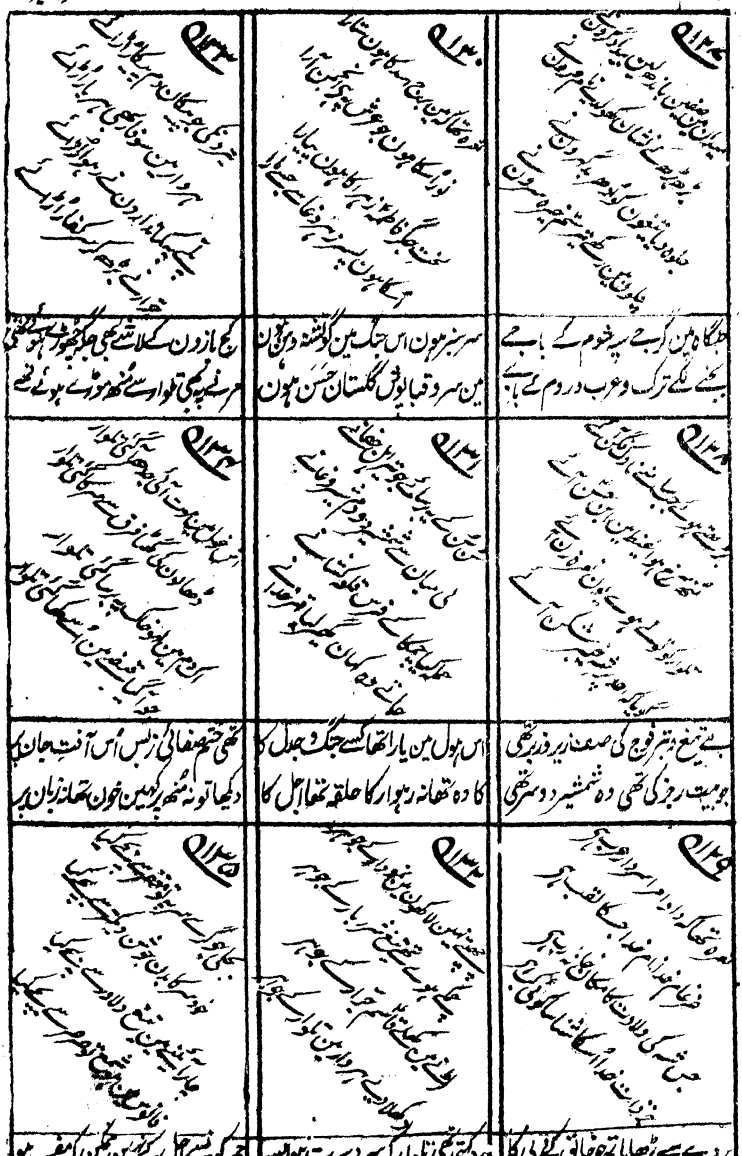
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵

۱۳۶

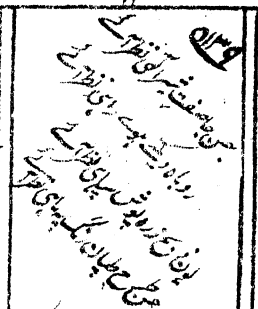

غل تھا کہ شہ نے ہاتھ سے رن جیتا ہو دیکھو
برسا کا غضب ہے کہ دیا ہے دیکھو

۱۳۷

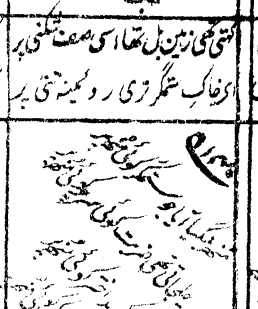

سب خانہ دستی کی حدیں چھوٹی ہوئی تھیں
دیوار پہ بھی چار آئینوں کی ٹوٹی ہوئی تھیں

۱۳۸

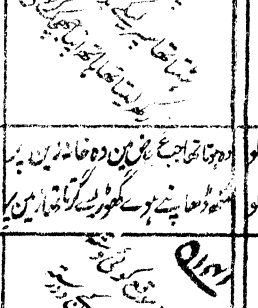

تھا شور نشے کا کہ سنبھلتا نہیں کوئی
بے ہوش ہیں سب ہوش میں آتا نہیں کوئی

۱۳۹

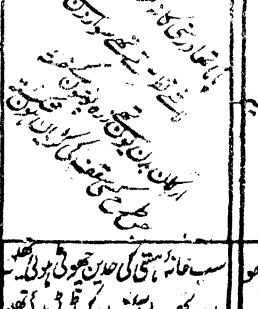

جس جا صفت تیر نظر آئے ہے ہر سو
روباہ ہے نخچیر میں شیر آئے ہے ہر سو

۱۴۰

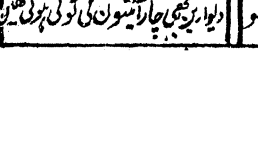

کتنی تھی زمیں بل تھا اسی صف شکنی پر
اک خاک عنبر تری رد یمنہ نتی پر

۱۴۱

دو ہوتا تھا جب ہاتھ میں وہ خانہ زین پر
منہ ڈھانپے ہوئے گھوڑے لیے گرتا تھا زین پر

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

جب جیسے مرا شاہ کے خیمہ میں گیا آیا
پیغام تو دھیما مگر انداز کڑا آیا
آفت تھی کنیزوں کو یہ بال بکھرا آیا
ہم دیکھ کے سینہ پہ یہ بسمل نظر آیا

لی سانس تو رو کر اتن پر خون کو جری نے
یوں پانو ن حنائی کیے اس رخ پہ اسی نے

۱۴۶

چاروں طرف سے ہنگامۂ کارزار گرم آیا
آرام دل سے رخصت ہو کر سوار گرم آیا
لڑنے کو جو نکلا سر بازار گرم آیا
دو دل گرفتہ ہو کر دو بے قرار گرم آیا

خود بھیجا باپ نے شمشیر کے منہ پر
لے آئی ذبحکاروں کو اجل شیر کے گھر

۱۴۷

جب بے کسی کا شہ کے خیمہ میں غل سنا آیا
ہر سمت سے ہر ایک دلاور نکل سنا آیا
ہر ایک کو ہر ایک کا ہمدم بدل سنا آیا
ہر ایک کو ہر ایک کا ہمدم بدل سنا آیا

ڈرتے ہیں کہیں ہاتھ شجاعان عرب کے
پڑتے ہیں پڑ جائیں نہ بل تیغ و تبر کے

۱۴۸

بے فتح قدم رن سے ہمارے نہ ہٹینگے
سردار کو بے جان سے مارے نہ ہٹینگے
جھپکی ہیں کہیں صاحب شمشیر کی آنکھیں
خصم جا غزالوں کی طرف شیر کی آنکھیں

یوں گھوٹ گیا مجروح جسد ہو گئے اُنکے
جیسے بھی کٹے وار بھی رد ہو گئے اُنکے

۱۴۹

شیروں سے جو رن میں نہ لڑا شیر کا جایا
سردار کو اس شیر کے پیچھے سے ہٹایا
جرار ہے وہ گھات سے تدبیر سے لڑنا
تھا چار کا وہ ایک سے شمشیر سے لڑنا

شیروں سے جو رن میں نہ لڑا شیر کا جایا
جرار ہے وہ گھات سے تدبیر سے لڑنا

۱۵۰

ہر سمت سے ہر ایک دلاور نکل سنا آیا
ہر ایک کو ہر ایک کا ہمدم بدل سنا آیا
ہر ایک کو ہر ایک کا ہمدم بدل سنا آیا
ہر ایک کو ہر ایک کا ہمدم بدل سنا آیا

ڈرتے ہیں کہیں ہاتھ شجاعان عرب کے
پڑتے ہیں پڑ جائیں نہ بل تیغ و تبر کے

۱۵۱

بے فتح قدم رن سے ہمارے نہ ہٹینگے
سردار کو بے جان سے مارے نہ ہٹینگے
جھپکی ہیں کہیں صاحب شمشیر کی آنکھیں
خصم جا غزالوں کی طرف شیر کی آنکھیں

یوں گھوٹ گیا مجروح جسد ہو گئے اُنکے
جیسے بھی کٹے وار بھی رد ہو گئے اُنکے

۱۵۲

شیروں سے جو رن میں نہ لڑا شیر کا جایا
سردار کو اس شیر کے پیچھے سے ہٹایا
جرار ہے وہ گھات سے تدبیر سے لڑنا
تھا چار کا وہ ایک سے شمشیر سے لڑنا

شیروں سے جو رن میں نہ لڑا شیر کا جایا
جرار ہے وہ گھات سے تدبیر سے لڑنا

۱۵۷

شبدیز دباجاتا تھا لشکر سے لعین کے
ہر گام پہ ہٹتے تھے طبق ران کی زین کے

۱۵۸

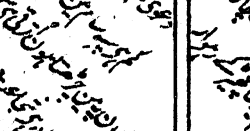

کس جنگ میں بات اپنی نباہی نہیں میں نے
فوجوں سے حمایت کبھی چاہی نہیں میں نے

۱۵۹

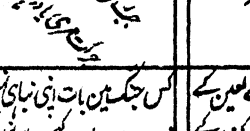

کچھ سن نہیں اڑو میں ابھی رسل کے دن میں
جانے میں پھر جا کہ ترے کھیل کے دن میں

۱۶۰

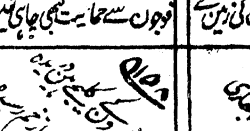

سر مہ ہو جیل کر زناں دوش پر الیسا
فرہاد کے تیشے کو تراشے تبر الیسا

۱۶۱

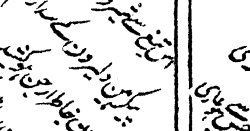

پیراہن جرأت کو بشر پھاڑ کے بھاگے
گرد یہ مقابل ہو تو چنکھاڑ کے بھاگے

۱۶۲

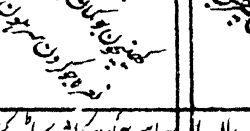

گر گر کے بلندی سے ہوئے پست ہزاروں
ہیں زیر زمیں تجھ سے زبردست ہزاروں

۱۶۳

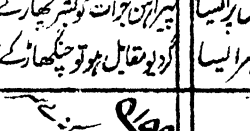

تازاں تھا لعین تیغ کے دانجھ کے گھر پر
اک موت تھی میں بھرے جھوتا تھا فرس پر

۱۶۴

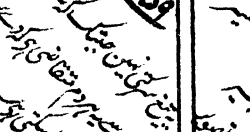

ہاں سرسری دھلا کا آثار ابھی میں نے
اک رات کا بیا ہا کوئی مار ابھی میں نے

۱۶۵

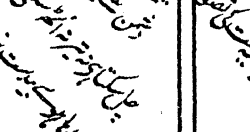

ہٹتے ہیں کمین مالک تشہیر کے نیچے
بچے بھی وہ بچے کہ جو ہوں تیر کے نیچے

۱۲۴

کس بحر کو یہ تیغ دو دم جھیل رہی ہے
ہنجا کہ ترے سر پہ اجل کھیل رہی ہے

۱۲۵

اور مردم سیقل دہنہ آنکھ نہ جھپکے
پتلی پہ لگے تیر مگر آنکھ نہ جھپکے

۱۲۶

قربان جگر گوشۂ سلطان زمان کے
پیکان نہ سری پر تھا نہ سیسر تھی کمان پر

۱۲۷

گرد اڑتی تھی تابوں سے زمین پر دور تھی
انسان کا تو کیا ذکر ہوا خاک البسر تھی

۱۲۸

جو خار ہے وہ ظلم کے خاروں سے ملیگا
شبنم کا ہر آنسو تو بھی انھیں چاروں سے ملیگا

۱۲۹

نرچھی جو پھری طول میں کم ہو گیا نیزا
سایے کی طرح صاف قلم ہو گیا نیزا

۱۳۰

آب دم شمشیر کا پھر شور دکھائیں
دو لاش پہ ہر جا کے بھی تو ہم زور دکھائیں

۱۳۱

کیا زور چلے تیر کمانی کو جو مسکے
وہ گز گرا ہاتھ سے پٹھے پہ نہ رکھے

۱۶۱

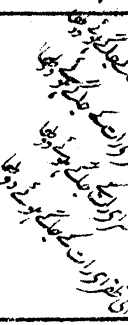

فتراک اڑی گیا کہ نکل آئے گھنے پر
ٹھاؤس تنہا امام کو چھوڑ کر لے بنے پر

۱۶۲

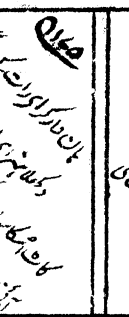

مانند یداللہ شجاعت کا وصی ہے
کردے اسے چوزنگ کو تو بیجا نہیں ہے

۱۶۳

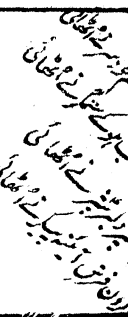

دنیا ہے مگر طرز وفا بھول گیا ہے
کس طرح پھیلگا ترا دم بھول گیا ہے

۱۶۴

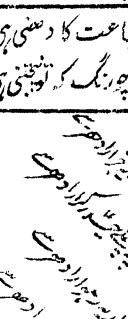

بجائیں دو عالم دہ پرے ضرب تین پر
تلوار جو ٹھہرے تو پر روح امین پر

۱۶۵

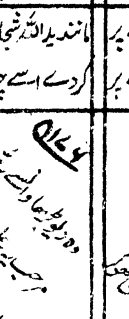

ہر ہاتھ میں بڑھ گئیں ہتھیلیں لگنے
سینے جو سپر کر دیے گئنے لگیں ڈھالیں

۱۶۶

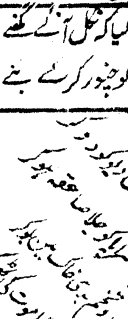

کیا ہو گا بدن کو جو ہیلا ہے ستمگر
بیٹوں سے بھی تو زور میں ہیلا ہے ستمگر

۱۶۷

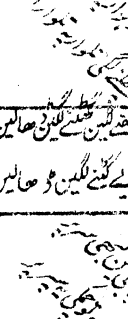

صفدر تجھے پالا ہے ولی ابن ولی نے
غل ہو کہ یہ ہیں عمر کو مارا ہے علی نے

۱۶۸

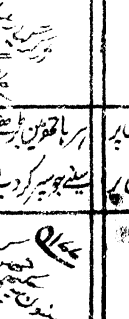

اس خط سے یہ طلب تھا کہ جب آنکھ لڑیگی
ہاں یاد رکھ ابکی یہ تلوار پڑے گی

۱۶۹

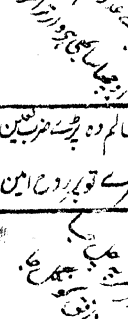

آیت ہوا ہیر کہ اجل آئی ہے تیری
ادکلمت زبان منھ سے نکل آئی ہے تیری

۱۸۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شکوے کا مگر حوصلہ بھی لب پہ نہیں آیا
دو لفظ ہیں پر شرم سے بھی میسر نہیں آیا

گزرا تری تھی ارزہ تھا بیابان بلا کو
چلنے کو کہیں راہ نہ ملتی تھی ہوا کو

۱۸۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا آب بھی تلوار میں کیا ہاتھ میں کس تھا
جوشن تھا نہ زنجیر مگر تھی نہ فرس تھا

سب جھک کے سر جھکتے اس کیو کو مارا
مرحب کو نہ تیغ کیا دیو کو مارا

۱۸۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۸۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۱۸۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دل کھل گیا دیکھے جو گل زخم دہن کے
موت آئی بنے کی دلہن اک رات کی بن کے

۱۸۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خیمے دنکے، پلٹے تھے دل آواز دہل سے
تا اٹھا بیابان عربی یا جن کی غل سے

سکہ نہ بھر لیگا جو شہ نور رہیگا
کونین میں آن ضرب کا بھی شور رہیگا

خنجر پہ جھکا دوش نہ پھرنے پہ سپر کی
تلوار پڑی منھ پہ جدھر منھ کے نظر کی

سلام بنیہ موت کے تیکھو اقبال ۱۲

۱۹۰

[illegible]

۱۹۱

صدمہ وہ ہوا قلب پہ اس تشنہ دہن کے
ہیرے سے سبو گذرا تھا کلیجے پہ حسن کے

۱۹۲

دم حلق مین پیاسے کا اٹکتے ہوئے دیکھین
اک رات کے دو ہلا کو سے ہم دیکھین

۱۹۳

پہلو مین سنانین تھین تو پیکان تھے گلو مین
نیزے ہوا لگ تھے وہ ترپتے تھے لہو مین

۱۹۴

[illegible]

۱۹۵

[illegible]

۱۹۶

[illegible]

۱۹۷

[illegible]

۱۹۸

[illegible]

۱۹۹

[illegible]

۲۰۰

[illegible]

۱۹۹

یوں خاک سے ہر شہ کو ملایا
جوں خاک سے ہر شہ کو ملایا
ہر خاک سے ہر شہ کو ملایا
ہر شہ کو جو خاک سے ملایا

شبیر کی عبا میں تن صد پاش کو لائے
لوڈیو بڑھی پہ شاہِ شہدا لاش کو لائے

۲۰۰

محفل میں خبر کچھ نہیں انکو سر و پا کی
غفلت میں آنکھیں کیسے سوتے ہیں گودی میں جاکے بی بی

۲۰۱

تم دیکھ لو ماتم کو حرم کرد کھڑے ہیں
وہ سیاہ کی مسند پہ جگر تھامے پڑے ہیں

۲۰۲

دم گھٹنے لگا بیبیاں جب گھر کے بیٹھیں
رونے کے لیے خاک پہ شبّر کے بیٹھیں

۲۰۳

ماتم ہی پیا سینہ زنی چاہیے مجکو
اب سوگ میں کاہی کفنی چاہیے مجکو

۲۰۴

ہر ہر کمیں تیغوں سے زوقفہ ہوا تمکو
کیا قتل نبالائے بنے کیا ہوا تمکو

۲۰۵

انشان ہو نہ سہرا نہ وہ پوشاک ہو صاحب
بالوں پہ بھی چہرے پہ بھی اخاک ہو صاحب

۲۰۶

بیوہ نبی کیا خوب مقدر ہی ہمارا
اب ہاتھ رسن میں ہوں نہ زیور ہی ہمارا

۲۰۷

جاگے تھے بہت جاگ یہ دم تو رکے سوئے
بیوہ کی خطا کیا ہے جو شوہر کے سوئے

(۷)

سب پیتے تھے دیکھے بیہوش دلھن کو
غل تھا کہ کفن بھی نہ ملا ابن حسن کو

ہر گز نہ سنے تھے کبھی رنڈیں سخن ایسے
ہوں مخت جگر مدح میں دلہن ایسے

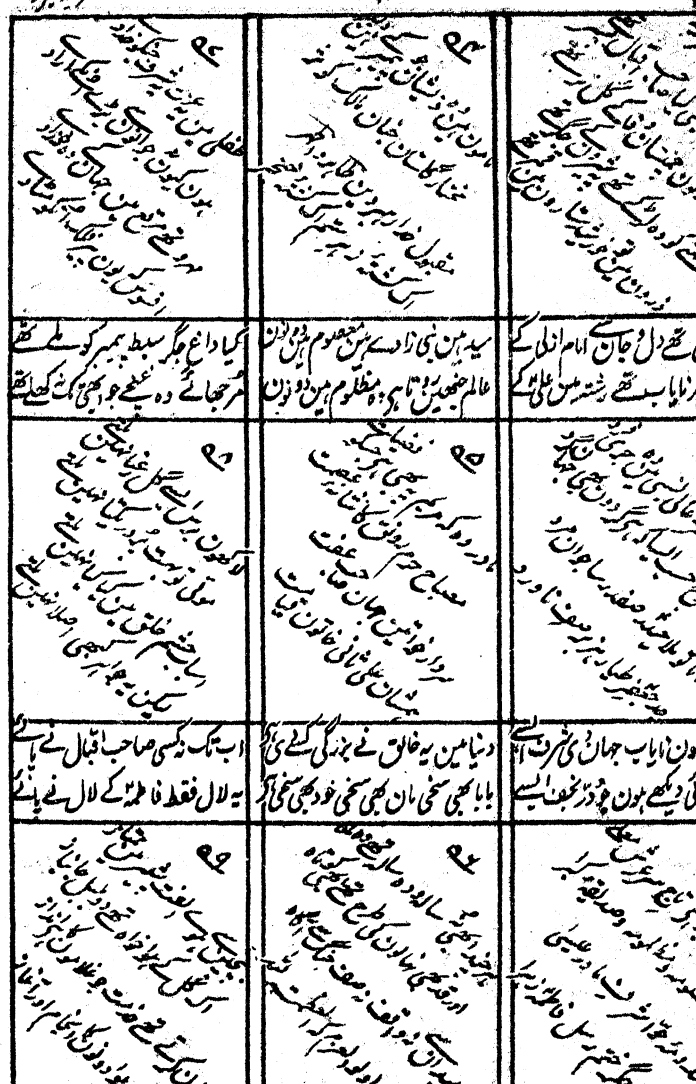

عاشق تھے دل و جان سے امام ازلی کے
سید ہیں نبی زادے ہیں معصوم ہیں دونوں
کیا داغ جگر سبط پیمبر کو ملے تھے

دو گوہر نایاب تھے رشتہ میں علی کے
عالم جنھیں کہتا ہے مظلوم ہیں دونوں
مرجھائے وہ غنچے جو ابھی تھے کھلے تھے

کیونکر نہ ہوں نایاب جہاں ہی شرف ان کے
دنیا میں یہ خالق نے بزرگی کئے ہی عطا
اب تک نہ کسی صاحب اقبال نے پائے

کہدے کوئی دیکھے ہوں جو در نجف ایسے
بابا بھی سخی ماں بھی سخی خود بھی سخی آپ
یہ لال فقط فاطمہ کے لال نے پائے

تزویج کیا جب اسے حیدر سے علی نے
ہنگام غضب جس حسین تیغ دو دم کی
طفلی میں انھیں غم نے سوا دست علی کے

خود عقدہ پڑھا ذات جناب احدی نے
دونوں کی نظر شیر کی جو بن سے ہے کم تھی
رتبہ بھی دیا جنس شہادت بھی عطا کی

۱۰

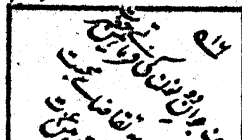

فخر اُسکا ہی جس باپ کے دلبند ہوں ایسے
جب لڑکا تسی ہوں تو فرزند ہوں ایسے

۱۱

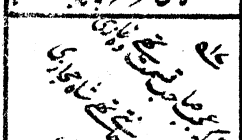

کس گل پہ لگایا کی طرف جان لڑی ہی
سنتا ہوں الف تھین جھوٹے سے بڑی ہی

۱۲

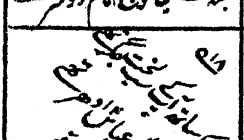

شان اور سوا ہو کی قدرداں نکے جو رہینگے
دیکھوگی بہت جلد یہ روان چڑھینگے

۱۳

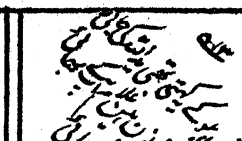

ہاتھ آئی یہ دولت مجھے اقبال خدا سے
حضرت کے تو اقبال سلیمان کی دعا سے

۱۴

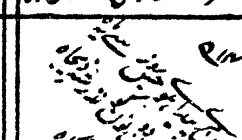

خوش ہوں جو طلبگار رہیں نام کے دونوں
دیکھو آپ کے کام آئیں تمہیں کام کے دونوں

۱۵

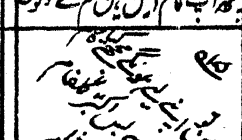

اب جلد دھوم آگے کو آبادی ہو گھر کی
نسبت کہیں ٹھہراو مرے نور نظر کی

۱۶

شہزادۂ عالم علی اکبر سا طلا ہے
آقا انھیں فرزند پیمبر سا ملا ہے

۱۷

بسم جو لکھے خط طلب اہل جفا نے
کعبہ سے کیا کوچ امام دوسرا نے

۱۸

حسن حسن کے غیر کوچ کی گھبرائے تھے دونوں
روتے ہوئے ڈیوڑھی پہ نکل آئے تھے دونوں

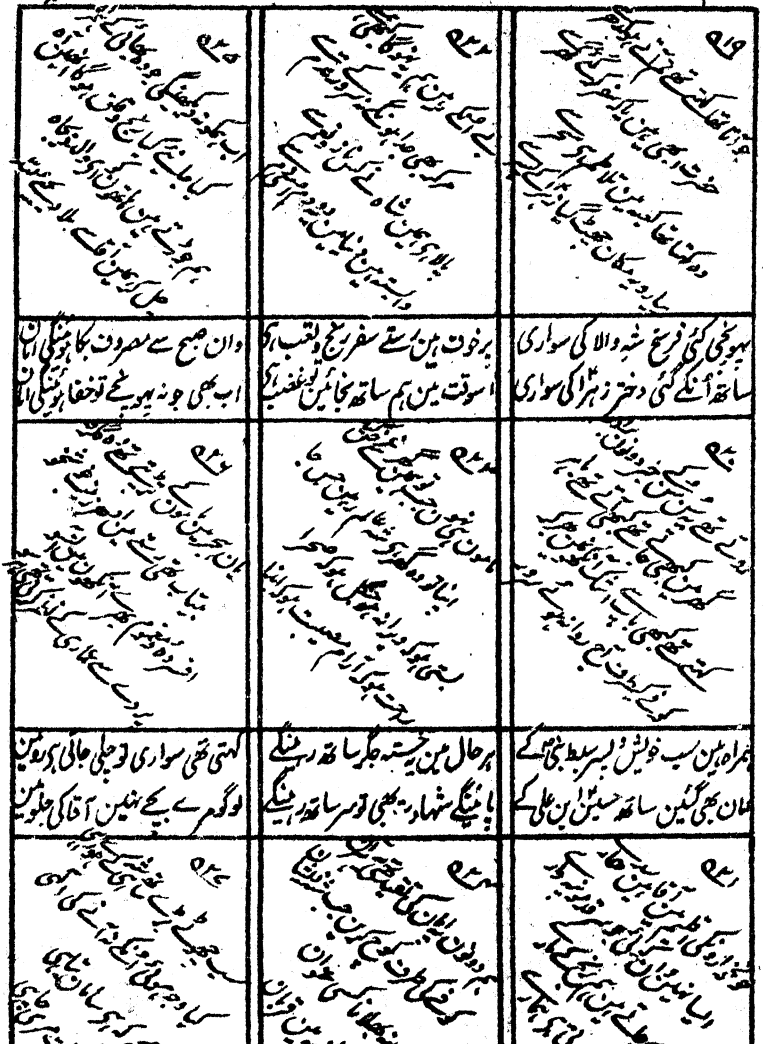

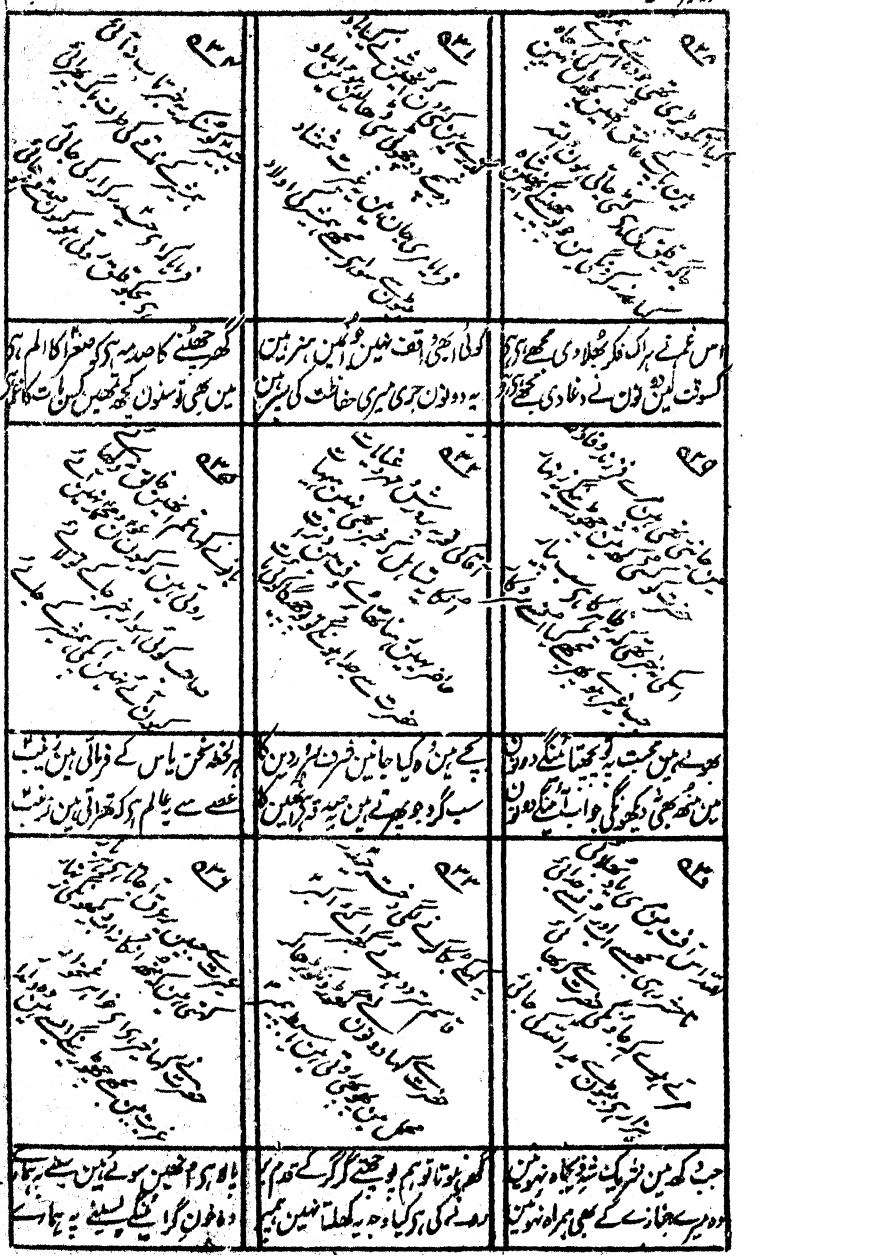

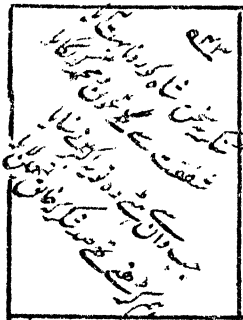

اکبر آن میں مشکلیں تھیں دکھلاتے ہیں دھن دونوں
گھوڑوں کو اڑاتے ہوئے اب آتے ہیں دونوں

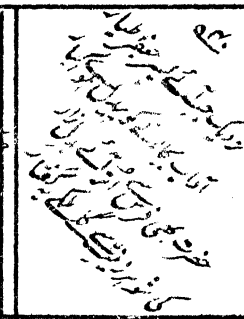

ڈھارس کہیں تب اور نہ بڑھ جائے برادر
بیمار ہو تم دھوپ میں کیوں آئے برادر

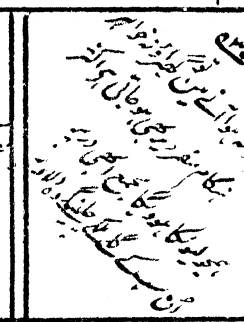

محمل میں چھپو بھی دیر سے صرف کا ہے کو
عرصہ ہوا آتے ہیں جو تم کو تو خفا ہیں

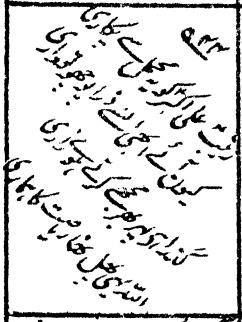

جانے میں تامل ابھی فرمایئے آقا
ان دونوں غلاموں کو لیے جایئے آقا

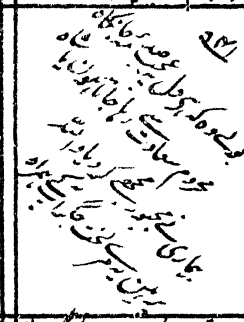

صدقے قدم پاک پہ ہو جائینگے دونوں
حیدر کے لوا سے ہیں یہ کام آئینگے دونوں

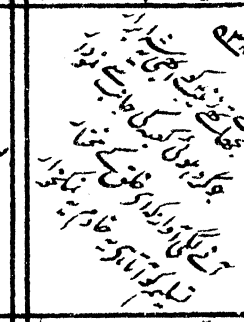

سمجھے نہ کہ صدمہ ہی شہنشاہ امم پر
صدقے کروں ان بیٹوں کو بھائی کے قدم پر

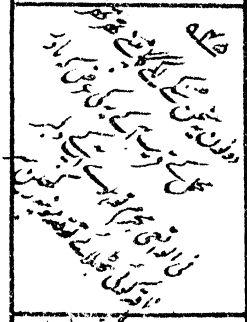

شبیر کی گودی کے پلے آتے ہیں دیکھو
دونوں مرے عاشق وہ چلے آتے ہیں دیکھو

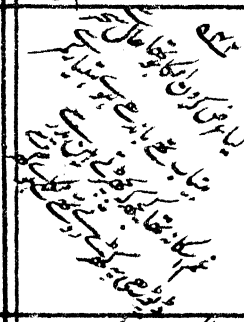

جس ان کو بغیر آب کے زنہار نہ آتا
مرنے تو جو لیکر یہ نمک خوار نہ آتا

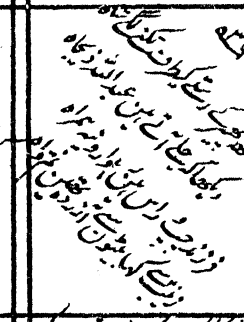

اب ساتھ نہ چھوڑینگے قسم لیجیے ہمارا
تقصیر غلاموں کی محل ہے کہ نہیں ہے

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

راضی برضا مدرد خدا کرتی ہوں انکو
میں اپنے بھتیجوں پہ فدا کرتی ہوں انکو

کیونکر نہوں شہر و ن کے وہ بیٹے میں پہلے میں
اب اُنکی میں لونڈی ہوں جو مرنے کو چلے ہیں

مرنے چلے جب بیاہ کے دن آئے میں صدقے
سہرے بھی مجھے تم نے نہ دکھلائے میں صدقے

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

رو دینگے اگر آپ تو غم کھاؤنگی بھائی
میں پاؤں پہ گرنے کو چلی آؤنگی بھائی

محروم نہ رکھا مجھے خالق کے کرم نے
ہدیہ مرا مقبول کیا شاہ امم نے

تیغوں سے یہ سر بیچ کو بچا نہ سکینگے اماں
میدان سے ہم دولھا بنے آئینگے اماں

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

جان آگئی سنکر سخن اس غنچہ دہن کے
وہی تو شجری صدقے میں گنجہ کی زبان کے

ٹکڑے کرو اری عمر و شمر شقی نے
قائل وہی دونوں ہیں حسین ابن علی کے

اس امر کے آپ سے طلبگار ہوں بھائی
خل ہو یہ مہم بھی تو سبکبار ہوں بھائی

۷۰ فاتحہ کرکے دلدوز سوز خوانی کا ۷۱ فاتحہ کرکے دلدوز سوز خوانی میں حسین ابن علی کا

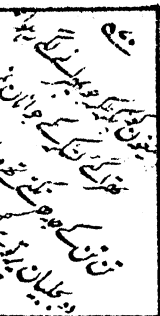

کیا جلدی ہے لڑلو سیہ شام سے پہلے
ملتا ہے کسی کو بھی صلہ کام سے پہلے

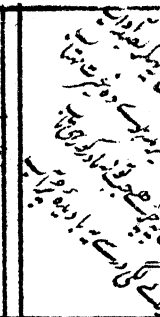

پیارو تمھیں خم تبر و تیر مبارک
پیاسو تمھیں آب دم شمشیر مبارک

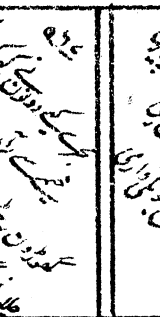

تھا شور کہ دونوں میں ہے شانِ قمر و مہر
دیکھو جو ندیکھا ہو قرانِ قمر و مہر

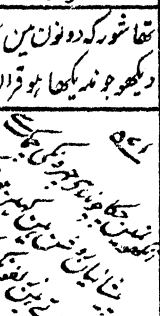

پچھتاؤ گے پھر پانو نہ ساحل پہ دھرو گے
دودھ اپنا میں تب بخشوں گی جب پیاسے مرو گے

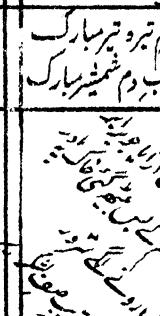

جلوے سے زمیں وادیٔ ایمن ہوئی رن کی
بو پھیل گئی حیدرؑ و جعفرؑ کے چمن کی

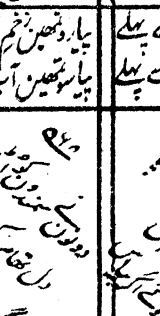

اشک آنکھوں میں ہیں لال جو مسلم کے مرے ہیں
موتی ہیں کہ نرگس کے کٹوروں میں بھرے ہیں

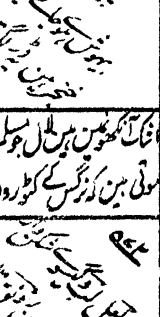

پیاسے ہی چلے جائینگے کیا تم کے جہاں سے
سیراب جو ہونا تھا تو اب نہر پہ کیوں نہ

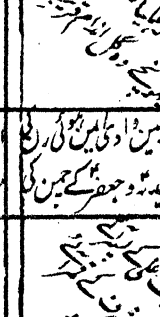

جلوے سے زمیں وادیٔ ایمن ہوئی رن کی
بو پھیل گئی حیدرؑ و جعفرؑ کے چمن کی

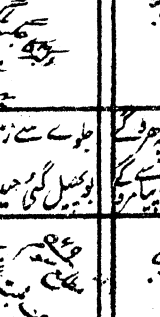

اٹھا لئے چھپک جائے نہ کیوں سرو جوان کی
شرما کے یہ ڈوبے ہیں کہ تیغیں ہیں میان کی

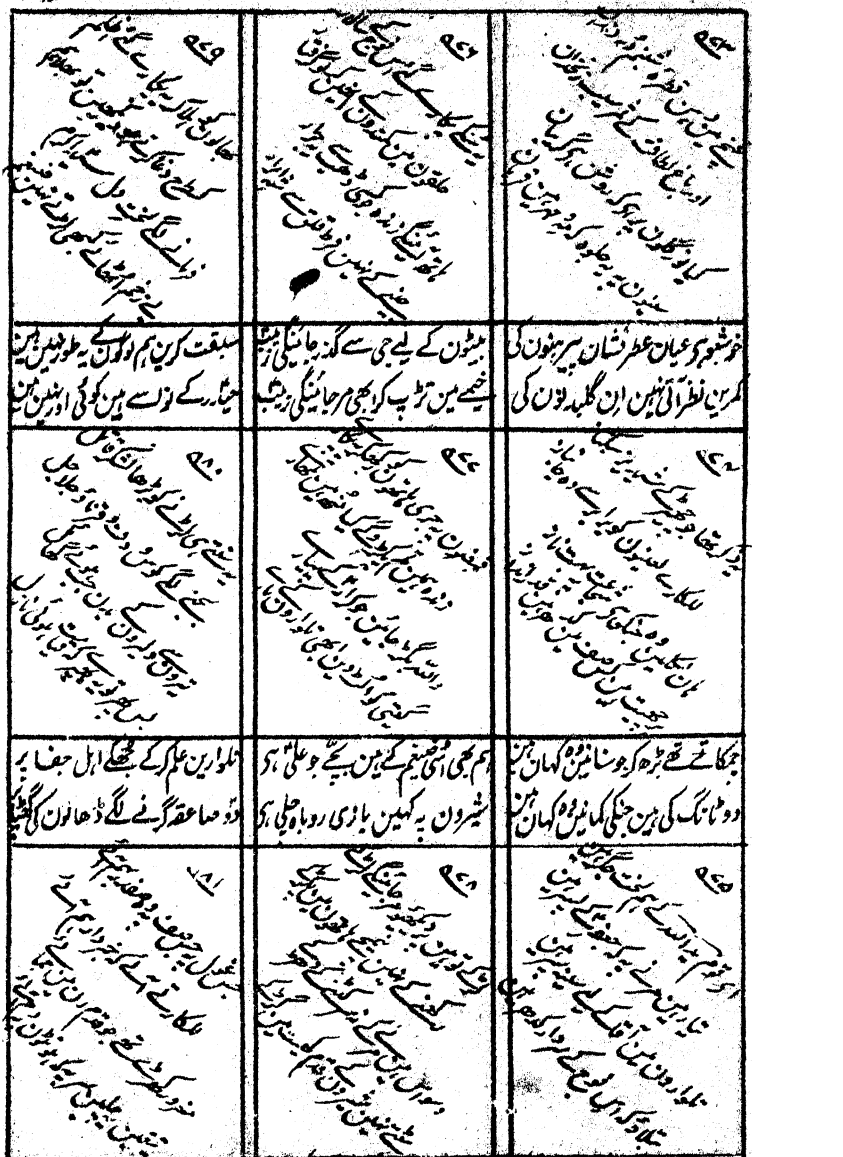

خوشبو سے عیاں عطر فشاں پیرہنوں کی
کمریں نظر آتی نہیں ان گلبدنوں کی

بیٹوں کے لیے جی سے گذرے جاتی ہیں زینبؑ
خیمے میں تڑپ کر ابھی مر جائینگی زینبؑ

سبقت کریں ہم لوگوں سے یہ طور نہیں ہیں
عیار کے نوکر سے ہیں کوئی اور نہیں ہیں

جبکا تے تھے بڑھ کر جو سنانیں وہ کہاں ہیں
دو ٹانگ کی ہیں جنکی کمانیں وہ کہاں ہیں

ہم بھی اسی قسم کے ہیں بچے جو علیؑ کے
شیروں پہ کہیں بازی روباہ چلی ہے

تلواریں علم کر کے مجھے اہل جفا پر
دو صاعقہ گرنے لگے ڈھالوں کی گھٹا پر

ان تیروں کے گڑنے سے بدن چھن میں ہیں ٹانکے
بھالے کے فواک میں ہیں ٹکا کے سر ٹانکے

ہم وہ ہیں کہ رستم کو فن جنگ سکھا دیں
آجائے کوا ہاتھ پہ ہمارے تو اڑا دیں

بلوار ان سے گر پڑے خونخوار برابر
اک وار میں دو دو ہوئے اسوار برابر

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

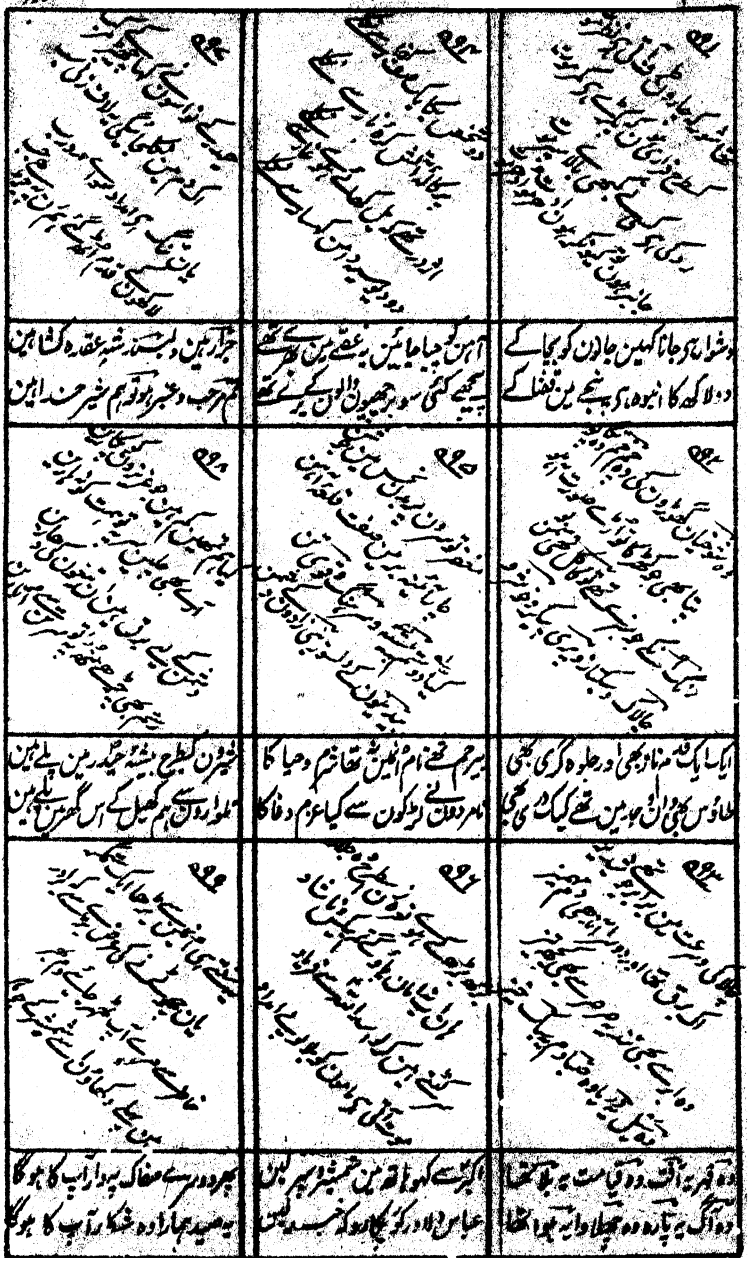

وہ شہ زادے جو جاتا کہیں جاذن کو بچا کے
آہن کو چبا جائیں یہ غصے میں جو بھر کے
جرار ہیں دلبستہ شہِ عقدہ کشا ہیں

دو لاکھ کا انبوہ ہے پنجے میں نفس کے
پیچھے کئی سو بھیڑ بھیوں والوں کے پڑے تھے
ہم حرب و ضرب تو ہیں ہم شیر خدا ہیں

ایک ایک منادی بھی ادھر جلوہ گری تھی
بیرحم تھے نام انہیں تھا شرم و حیا کا
شبّر ہیں کبطرح پیشۂ حیدر میں پلے ہیں

طاؤس بھی ان جاہ میں تھے کیک دیتی تھی
مارا دغا نے لڑکوں سے کیا عزم وفا کا
ہمزاد ہیں سے ہم کھیل کے اس گھر میں پلے ہیں

وہ فخر یہ اثاث وہ قیامت یہ بچھا تھا
اکبر سے کہو ناقہ میں خیمہ نہ پھر لیں
پھر دور سے صفاک پہ دار آپ کا ہوگا

وہ آگ یہ پارہ وہ چھلاوا یہ ہوا تھا
عباس دلاور کو بچا دو کہ غضب ہیں
یہ صید ہمارا وہ شکار آپ کا ہوگا

کیا بیچتا کہ نیچے مین فضلے کے وہ لعین بھا بیزہ کہین دستار کہین ہاتھ کہین تھا	دکھلا ہنر جنگ جو سرگرم وغا ہی ساتھی تراد وزخ مین تجھے ڈھونڈھ رہا ہی	سو داغ نظر آتے تھے سینے مین علو کے نقطے تھے عیان تحتہ آہن پہ لہو کے
تلوار گئی یان سے چمک کر جو سر تک تسمہ بھی چھوڑا کہین گردن سے کمر تک	گھوڑے کو لگا پیسنے راونن مین وہ بالکل مجروح کیا ہونٹون کو دانتون سے چبا کر	قبضے مین ہی یان جنگ یداللہ کا نقشہ واں دیکھیے ضرب اسداللہ کا نقشہ
دشمن پہ اگر جنگ مین قابو ہو تو ایسا بھائی ہو تو ایسا ہو جو بازو ہو تو ایسا	چل پھر مین سے یک صبا پھر بھی تھا تھا دہنے پہ کبھی تھا تو کبھی بانے پہ جا تھا	وہ شب سے ہلاوشت بھی گردن بھی جبل تھا تھرا گئی اللہ غنی کہکے اجل تھا

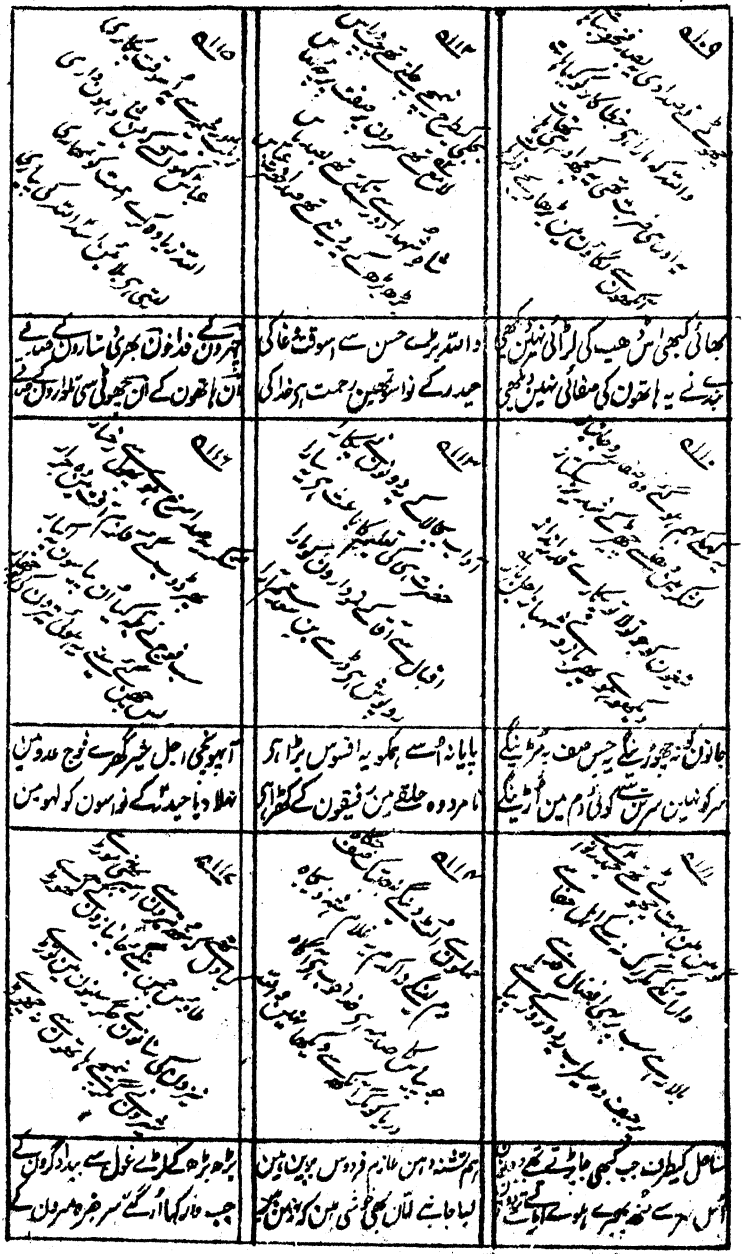

۱۱۱۵

ہر زخم سے فوارۂ خوں چھوٹ رہے تھے
زینب کی کمائی کو عدو لوٹ رہے تھے

۱۱۱۶

دوڑے شہ دیں کھینچکے تلوار کمر سے
زینب بھی نکل آئی ردا پھینک کے سر سے

۱۱۱۷

شرمندہ کیا ماموں کو غربت میں بہن سے
داغ اپنا ہمیں دینے کو آئے تھے وطن سے

۱۱۱۸

اکدم نہ تھما تو سن جلالک پہ وہ بھی
بھائی کے برابر ہی گرا خاک پہ وہ بھی

۱۱۱۹

بیٹوں کا نہیں غم مجھے ان جائے کا غم ہے
بھائی نے کوئی زخم جو کھایا تو ستم ہے

۱۱۲۰

منھ اپنے ملے پائے شہ کون و مکاں پر
سر رکھ دیے نعلین امام دو جہاں پر

۱۱۲۱

بھیا علی اکبر تمھیں احسان کروں ہم پر
لیجا کے تمھیں ڈالوں گی آقا کے قدم پر

۱۱۲۲

پیکان ستم جانہ سے سینوں میں ہے گھر میں
آلودۂ خوں ہاتھ کلیجوں پہ دھرے ہیں

۱۱۲۳

ٹھہراتے ہیں دل ٹکڑے جگر ہوتے ہیں آتی
کیوں اب غلاموں کے لیے روتے ہیں قاتی

۱۱۲۴

اس وقت کہ ہے ہے ہے

۱۲۸

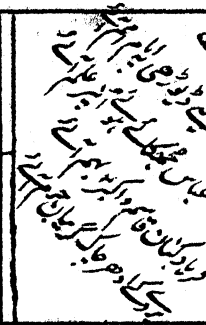

۱۲۹

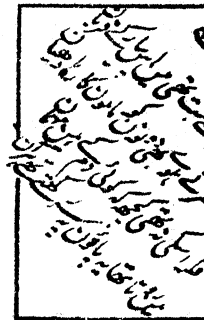

۱۳۰

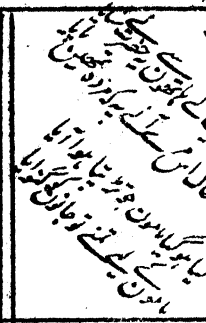

ہونٹ آتی تھا ترے غوض واہ کاش ہماری
تم آئے اٹھانے کو پر یہیں لاش ہماری

ماتم سے تلاطم تھا قیامت کی کھڑی تھی
زینب کا یہ عالم تھا کہ سکتے میں کھڑی تھی

دم بھرتے تجھے میدان میں امام ازلی کا
نام اُنکے لبوں پر تھا حسینی ابن علی کا

۱۳۱

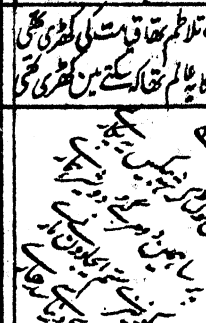

۱۳۲

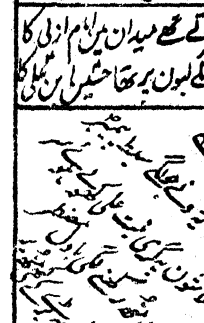

۱۳۳

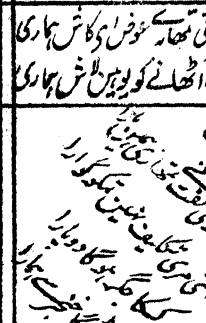

اے بھائی تو اُس دم مرا غم کون سہیگا
جب فاطمہؑ کا دودھ لہو ہو کے بہیگا

کچھ بات دم نزع نہ کر سکتے تھے دونوں
جب آتی تھی ہچکی مرا منہ تکتے تھے دونوں

کہتی تھی بیاں میں یہ کیوں ہوتے ہیں لوگو
ماتم مگر میرے لیے برسوتے ہیں لوگو

۱۳۴

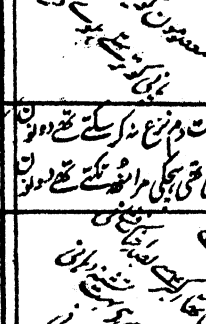

۱۳۵

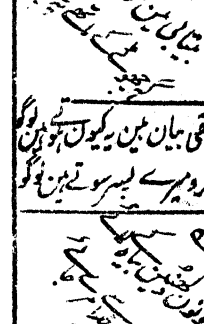

۱۳۶

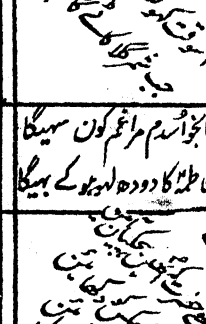

فردوس کی منزل کے مسافر ہوئے دونوں
اکبرؑ سے دم توڑ کے آخر ہوئے دونوں

آقا پہ ہمارے لقب تشنہ لبی ہے
ہم پیاس بجھائیں یہ بڑی بے ادبی ہے

اس نیند کے قربان مجھے ہونے دو لوگو
یہ رات کے جاگے ہیں سو سونے دو لوگو

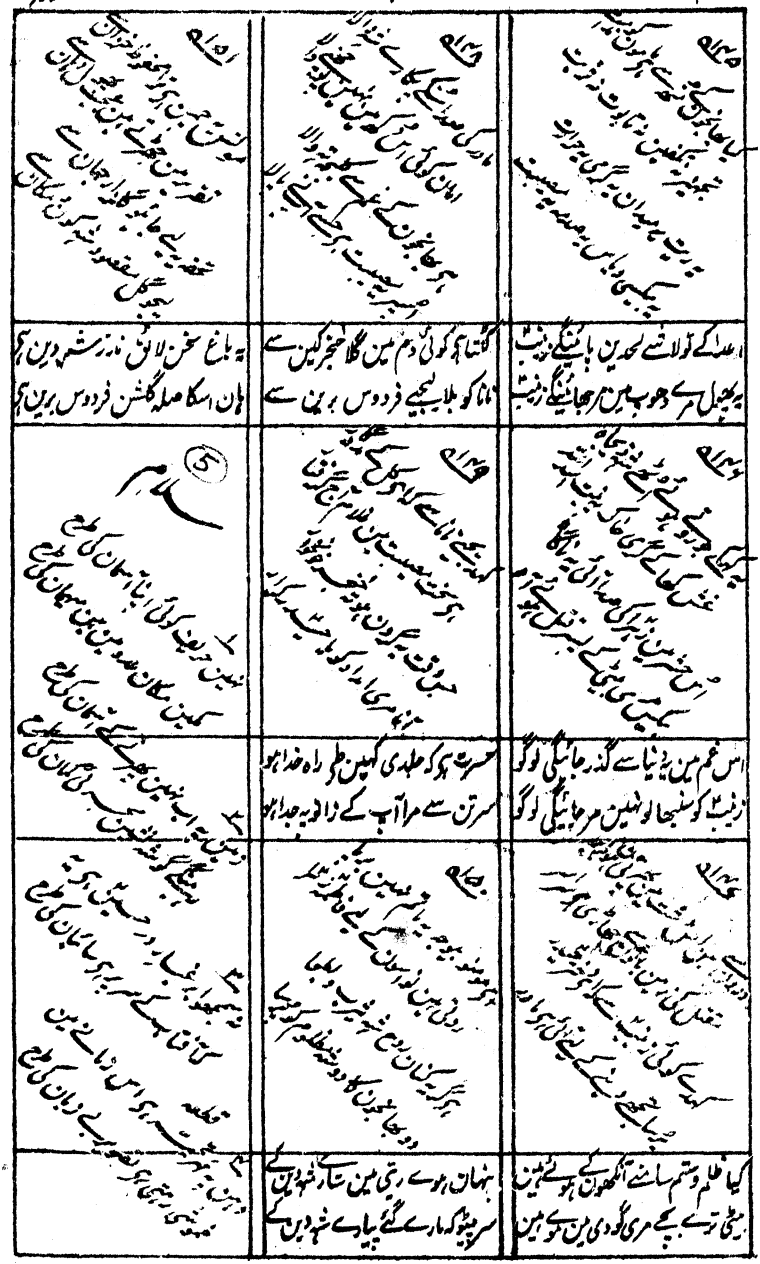

۱۵

دکھائیں تیغ تک سخن کس کو نہ ہو زباں بند
ہیبت سے جن کی دل میں عدو کے گھر کرے

۱۶

اس رزم گاہ میں ہے وہ میدان کارزار
ہر سمت سے ہو تیر کی بارش تو کیا مجال

۱۷

ہو ہاتھ میں سپر تو نہ ہو پاؤں میں رکاب
ہو پاؤں میں رکاب تو ہاتھ میں سپر نہ ہو

۱۸

ہو ہاتھ میں سپر تو نہ ہو پاؤں میں رکاب
ہو پاؤں میں رکاب تو ہاتھ میں سپر نہ ہو

۱۹

ہو ہاتھ میں سپر تو نہ ہو پاؤں میں رکاب
ہو پاؤں میں رکاب تو ہاتھ میں سپر نہ ہو

۲۰

ہو ہاتھ میں سپر تو نہ ہو پاؤں میں رکاب
ہو پاؤں میں رکاب تو ہاتھ میں سپر نہ ہو

۲۱

ہو ہاتھ میں سپر تو نہ ہو پاؤں میں رکاب
ہو پاؤں میں رکاب تو ہاتھ میں سپر نہ ہو

۲۲

ہو ہاتھ میں سپر تو نہ ہو پاؤں میں رکاب
ہو پاؤں میں رکاب تو ہاتھ میں سپر نہ ہو

۲۳

ہو ہاتھ میں سپر تو نہ ہو پاؤں میں رکاب
ہو پاؤں میں رکاب تو ہاتھ میں سپر نہ ہو

۲۴

ہو ہاتھ میں سپر تو نہ ہو پاؤں میں رکاب
ہو پاؤں میں رکاب تو ہاتھ میں سپر نہ ہو

۲۵

ہو ہاتھ میں سپر تو نہ ہو پاؤں میں رکاب
ہو پاؤں میں رکاب تو ہاتھ میں سپر نہ ہو

نیچ

فاز یوسف شکوہ نہر سے ہشیار رہو
آج ہی معرکہ خیبر کا خبردار رہو

آستین غیظ میں اُلٹے تو خدائی اُلٹے
نہر ہٹ جائے اڑے خاک ترائی اُلٹے

زور میں ساعدِ بازو اسد اللہ کے ہیں
طور سب اُنمیں لوکیں سے یداللہ کے ہیں

فوج برفوج رسالے پہ رسالا ہو گا
یہ زمیں کیا ہی زمانہ تہ و بالا ہو گا

تیغ اُس قوم کی ہی شعلہ فشانی کے لیے
آگ میں کود کے لڑتے ہیں یہ بانی کے لیے

جنگ سادات سے لازم تھا کہ راہی ہو
تیغ کے گھاٹ مقدر نے اُتارا ہی ہو

جسم سے اُڑکے بہت فرق سے سر ملتے ہیں
ضرب وہ ہی کہ پہاڑوں کے جگر ہلتے ہیں

کانپتا ہی جگر اُسدن سے ہمارا اتنا
سرخ ہی خون سے دریا کا کنارا اتنا

خوف تھا جنگ ہی اب ضیغم دریا دل سے
دل لپٹتا تھا کلیجے سے کلیجا دل سے

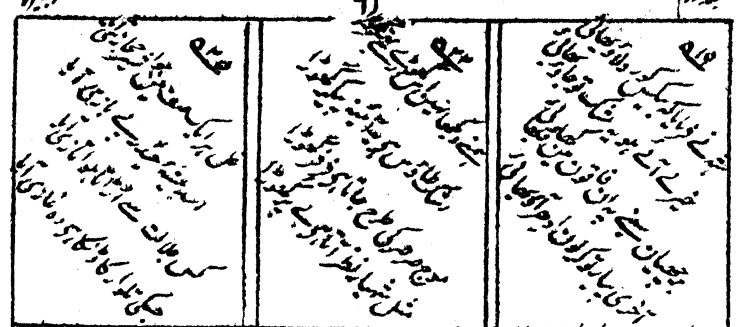

سر کے کٹنے کی ہم دیکھے کب سر ہوگی
جب مرینگے تو ملاقات میسر ہوگی

واہ کیا چال ہے کیا حسن ہے تیاری کا
شوق بریون کو ہے یاں غاشیہ برداری کا

شوکت و شان علی ابن ولی کو دیکھو
جنگ صفین میں ذوالفقار پہ علی کو دیکھو

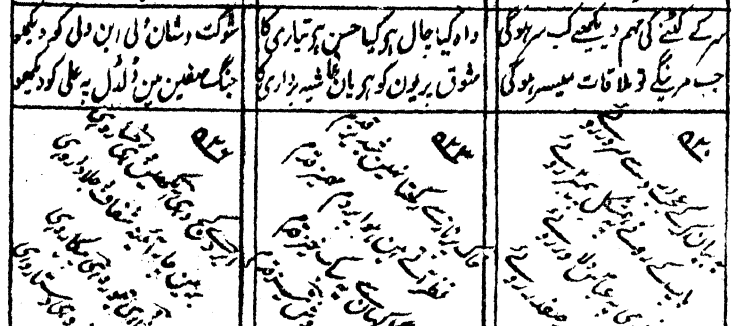

شاہ جلانے کہ خالق کے ولی جانتے ہین
جانی جانے نہین دنیا سے ملی جانتے ہین

خامی خامہ ہو ثابت جو لکھون طغرہ ہی
سر بلندی سے عیان ہے کہ فلک سے ہے ہی

فرض مہتاب سے پرنور وہی شانے ہین
وہی پنجہ وہی بازو وہی ہمتانے ہین

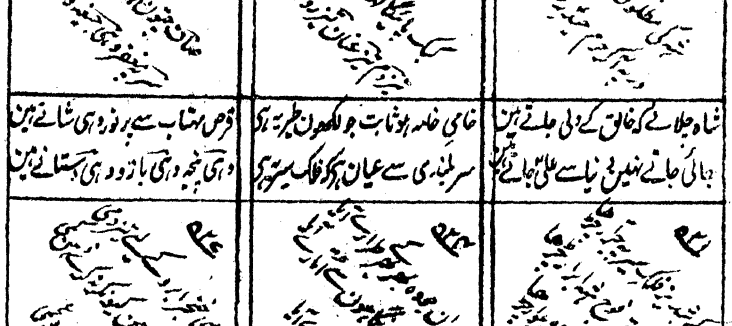

گرم ہو لون کبھی گھوڑے کا یہ مقدور نہین
جا پڑے خرمن انجم پہ تو کچھ دور نہین

دیکھتا دھنگ جو ہائی کوئی دم گھوڑے کے
جو سنا کھینچے تھے تصویر قدم گھوڑے کے

فکر اسکی ہے کہ جو بات ہو وہ بیچ نہو
نظم کی سلسلہ بندی مین کوئی پیچ نہو

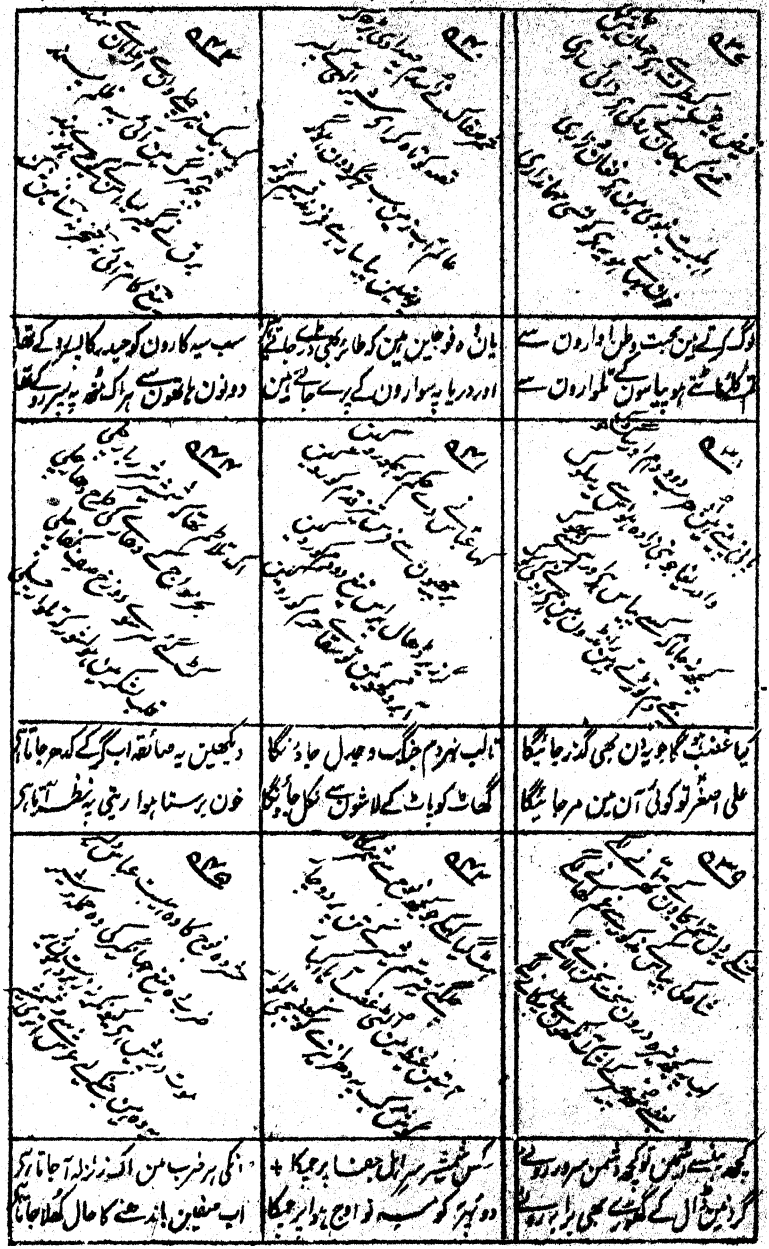

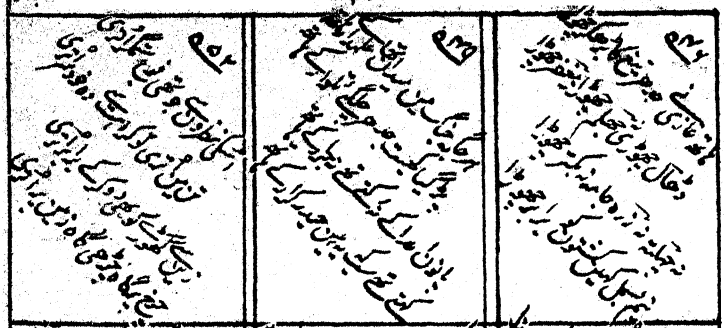

کون چھوڑے الجھن لیئے کو دل سے نکلے
پھر کے دیکھا بھی تو قاتل نے تو دم سب نکلے

اونکی قوت سے زبردستوں کو آگاہی ہو
کون سر پر ہو کہ یہ تیغ ید اللہی ہو

فوق میں تحت میں کس سمت سپر باقی ہے
آسمان کہتا تھا بجلی ہے یہ تلوار نہیں

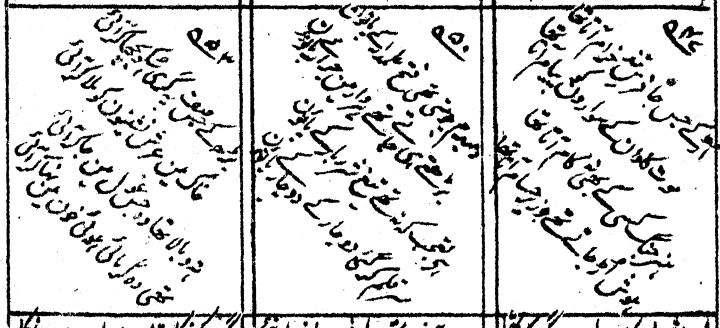

خون قیصر کا ہر دل میں گذر کرتا تھا
وہ اسے اور یہ اسے اپنی سپر کرتا تھا

ہر دم آفت تھی بے فوج بد افعال نئی
تیز دستی تھی نئی ضرب نئی چال نئی

گھر کے نکلی تو بس اسطرح دلاور نکلی
سر خرو فوج سے یوں صاحب جوہر نکلی

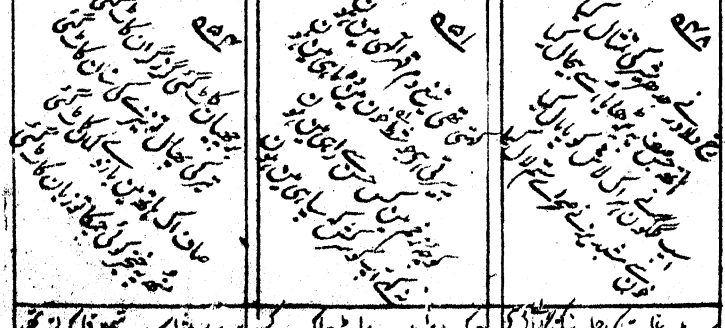

سب میں غل تھا کہ اجل سبکے گلا کاٹتی ہے
پھول زخموں کے جو فصل بہار لاتی ہے

جسکو دعوی ہو وہ رہوار بڑھا کر روکے
وہ سپاہی ہے مرادار جو منھ پر روکے

سر پہ سر شل سر تیغ قلم کرتی تھی
کام گلگیر کا وہ تیغ دودم کرتی تھی

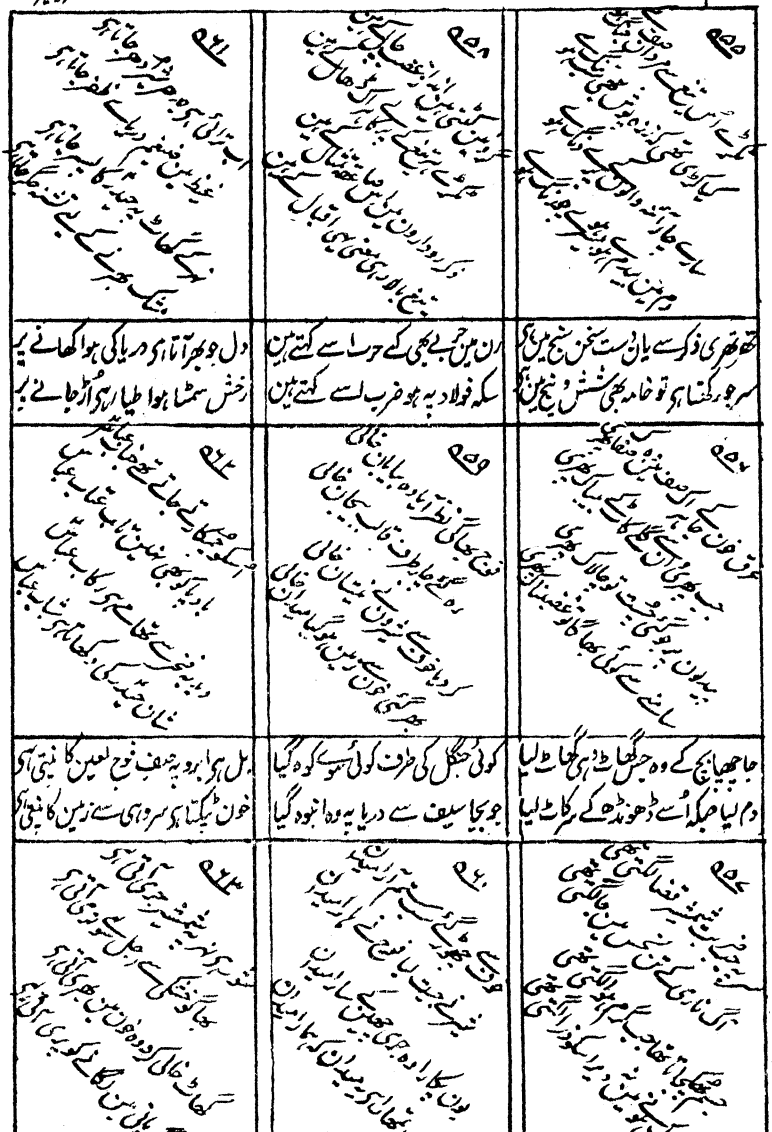

۵۵
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۶
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۷
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۸
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۵۹
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۰
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۱
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۲
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

۶۳
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

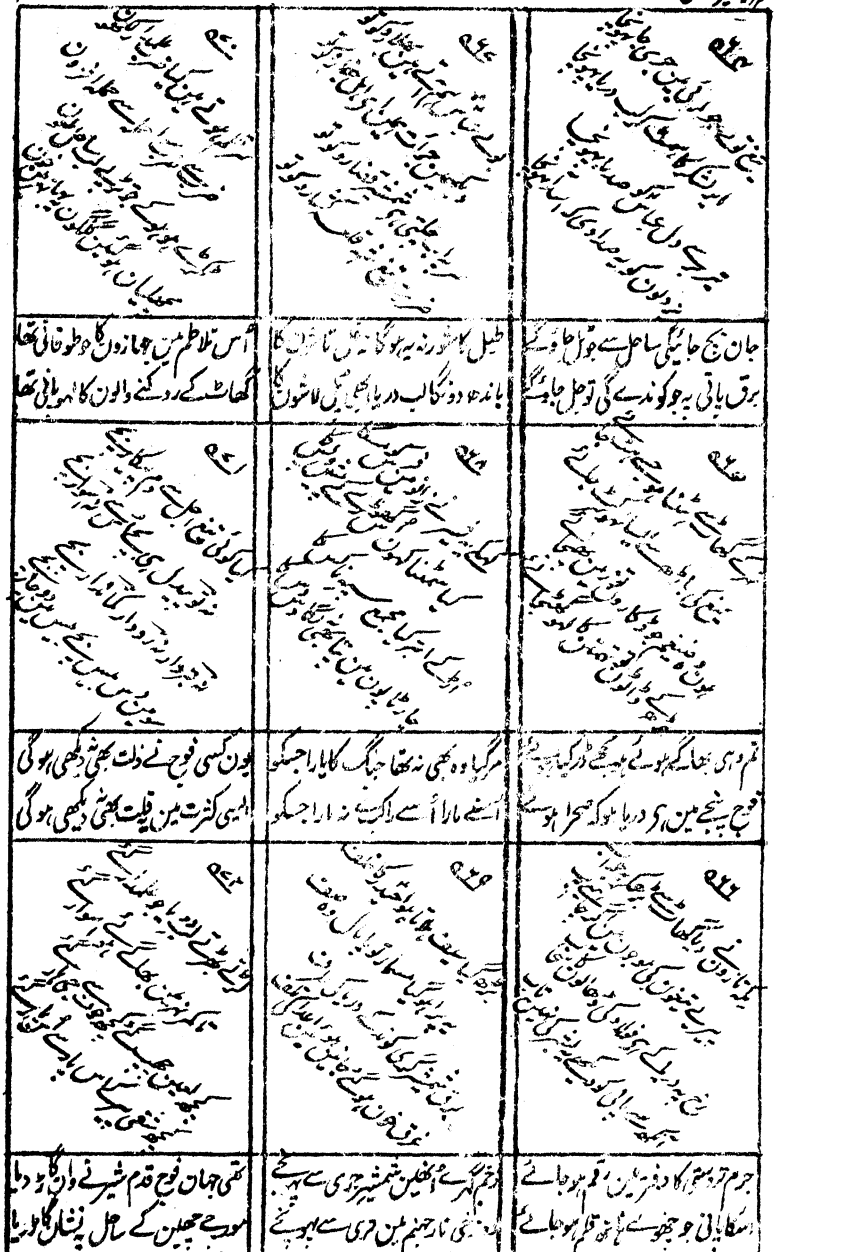

جان بچ جائیگی ساحل سے جو اِک جاؤ گے
اُس تلاطم میں جہازوں کا جو طوفانی تھا

برق پانی پہ جو کوندے گی تو جل جاؤ گے
گھاٹ کے روکنے والوں کا لہو پانی تھا

تم وہی بھاگے کہ ہوتے ہی بجے ڈنکے کوچ
مر گیا وہ بھی نہ تھا جنگ کا پایا جسکو

فوج پنجے میں ہر دریا کو کہ صحرا ہو سے
آسنے مارا اُسے راکب نہ مارا جسکو

جرم تر ہستم کا دفتر میں رقم ہو جائے
تھی جہاں فوج قدم شیر نے واں گاڑ دیا

سکا پانی جو چھوٹے ہاتھ قلم ہو جائے
سودے چھین کے ساحل پہ نشاں گاڑ دیا

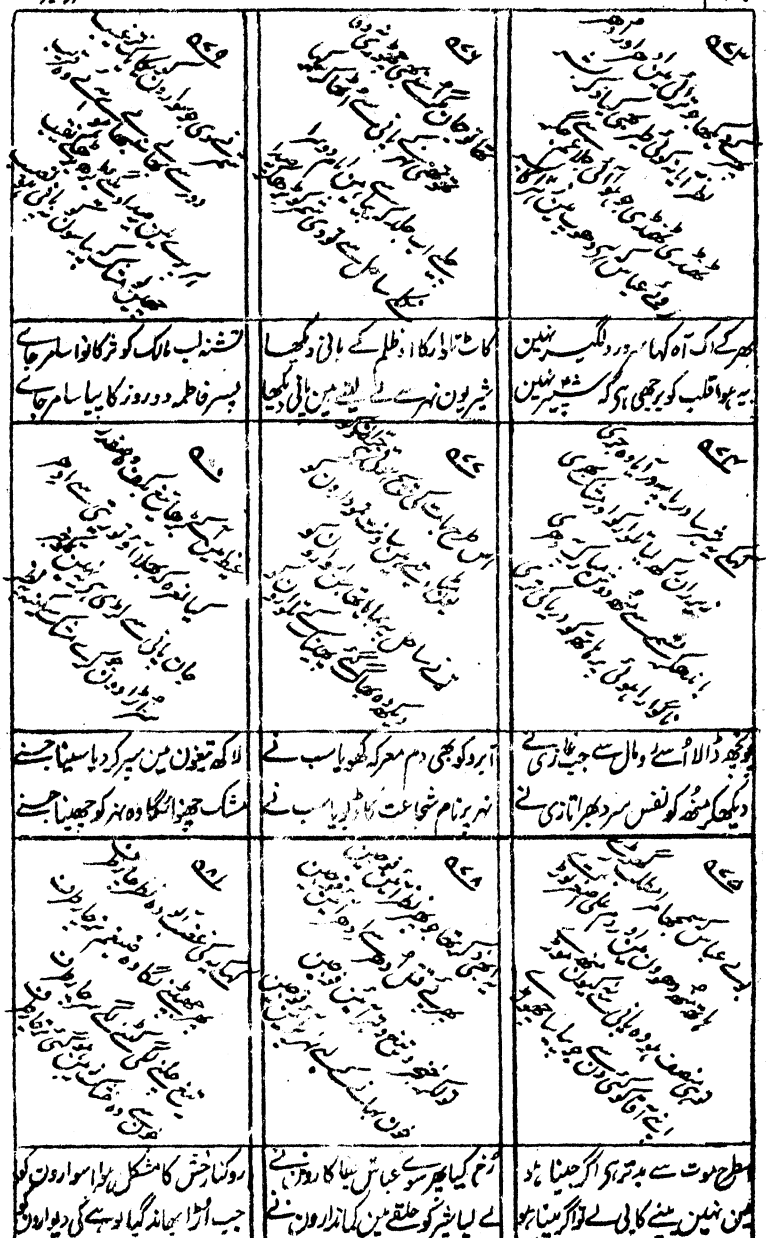

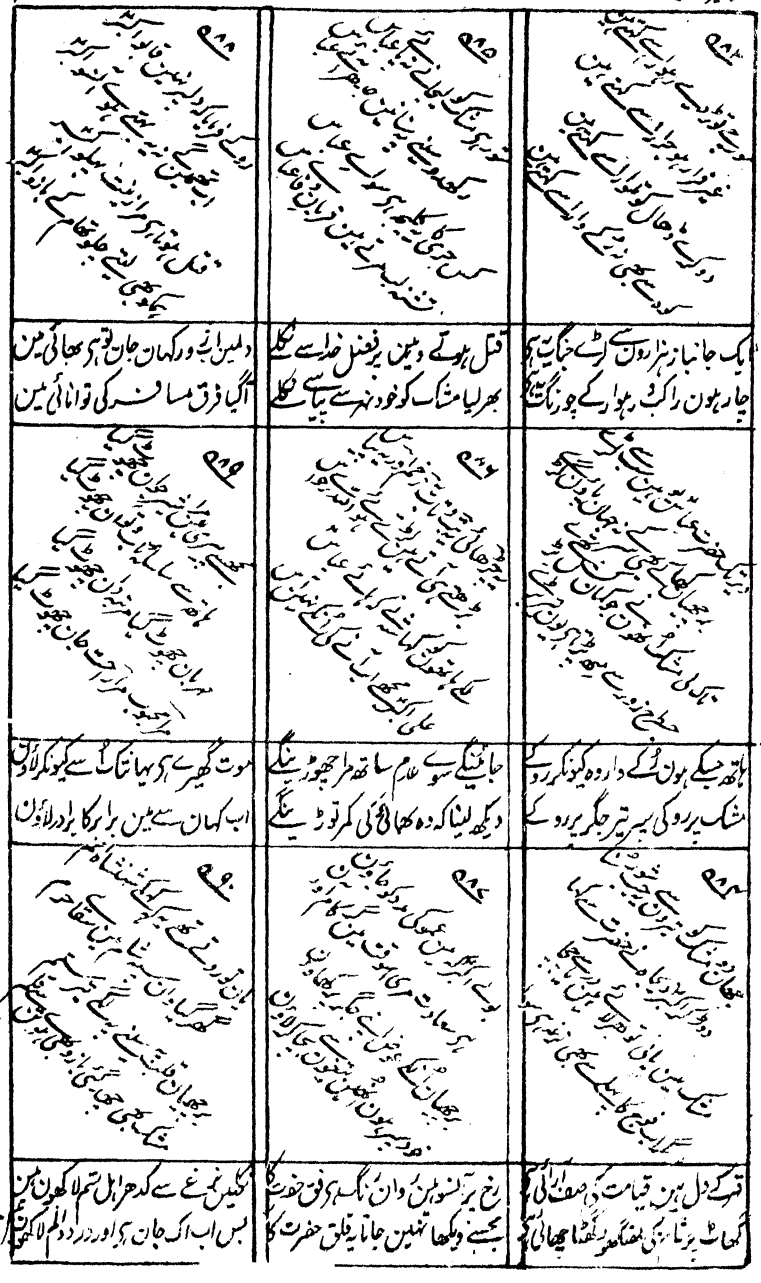

۹۶

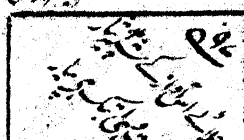

وہ مبدم سینہ پر زخموں کو سہ کر لے ہیں
ان کٹے ہاتھوں پہ جھک جھک کے نظر کرتے ہیں

۹۷

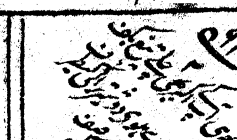

ہاتھ پہلو میں ہیں شمشیر دو دم پہلو میں
خون بھرا مشک ہے چھاتی علم پہلو میں

۹۸

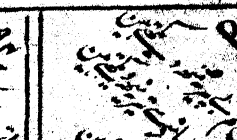

کوہ اندوہ گراں قلب کے اسپنے پر
تجسا جب بھائی نہ دوڑا پھر جینے پر

۹۴

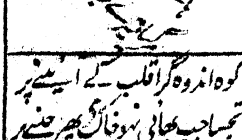

جھک گئے ہرنے پہ یا شاہ مدینہ لیکر
پشت مرکب سے گرے ہائی سکینہ کہکر

۹۵

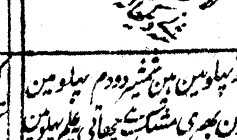

روکے گھبرا کے پھر تشنہ کو بخشر دیکھا
عرض کی شکر ہے مولا کہ سلامت دیکھا

۹۶

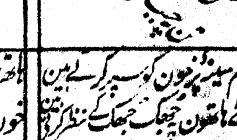

لیکے دنیا سے غم فرقت محبوب چلے
حیف صد حیف کہ اوپن یاسی سے محبوب چلے

۹۲

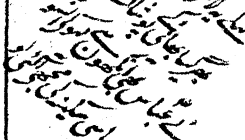

ہچکیاں کرتے ہے عمامہ سر مقتل دوڑے
ہاتھ میں تیغ دو سر کھلے پیدل دوڑے

۹۳

اپنے دامن کی ہوا دو پسر زہرا کو
بخش نہ جائے کہیں پانی تری آقا کو

۹۹

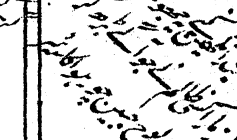

تشنے دیکھا تو نظر بھی زمین پر نکلا
بدلے پانی کے لہو مشک سے باہر نکلا

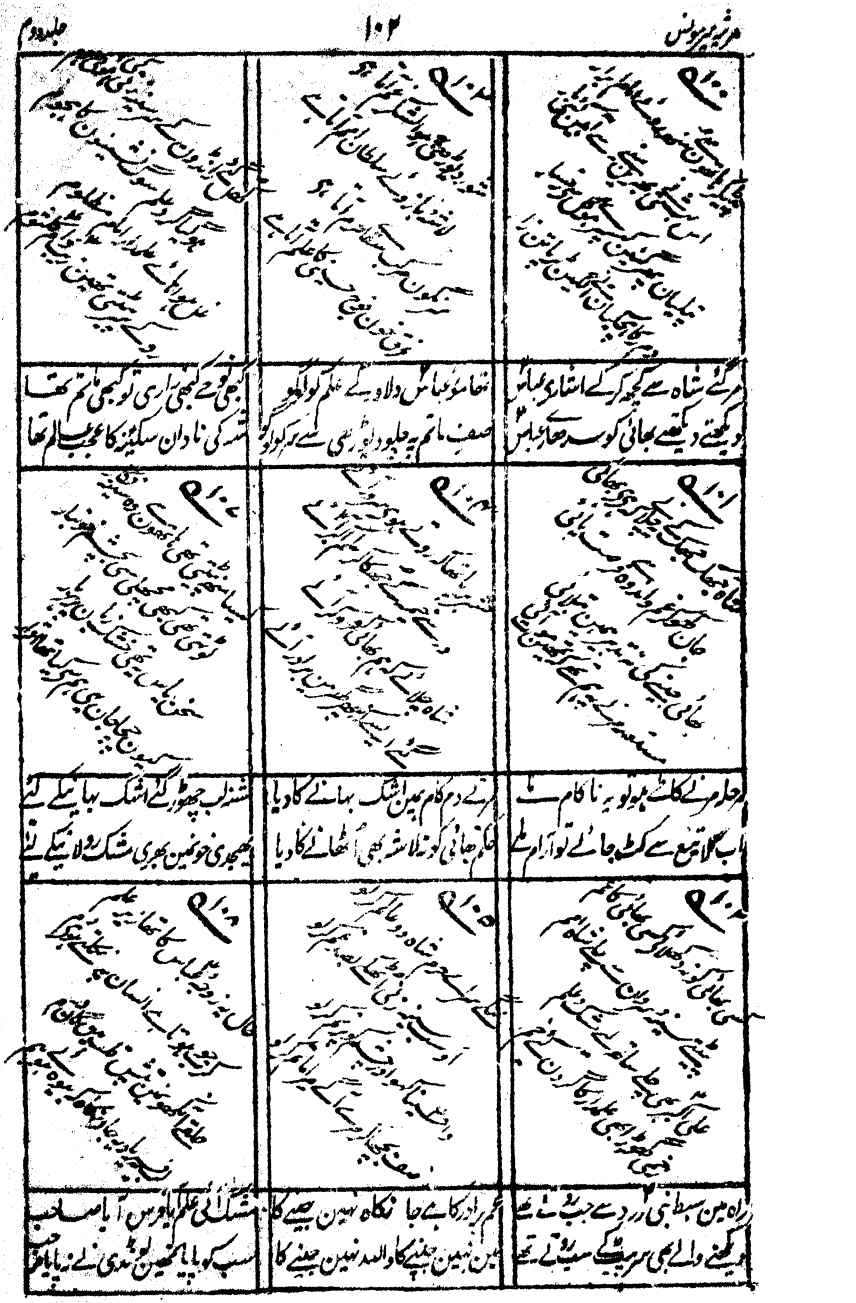

۱۰۹

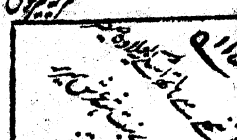

دکھ ہے صدمہ ہے مصیبت ہے جدھر جاؤنگی
کیسے جنگل میں میں بچوں کو لیکر جاؤنگی

۱۱۰

دل کو چین آئے اگر خلق سے جانا ہوئے
یا بیبی آپ کی لونڈی کا سرانا ہوئے

۱۱۱

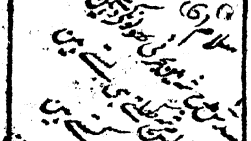

اپنے کھوف سے دو تک میں نے پائی
یک چادر بھی نہ لاشے پہ اڑھانے پائی

۱۱۲

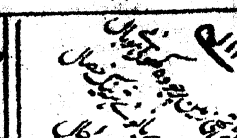

مشکہ کو لیتے تھے صاحب مرے جن بالوں کو
خاک میں ملاؤنگی میں اون بالوں کو

۱۱۳

جیتے جی سوگ نہ وارث کا اتاروں گی میں
پھر اب اسی ماتم میں گذاروں گی میں

۱۱۴

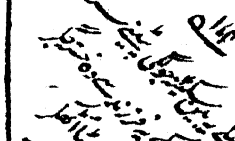

دس پہ میں صدقے ہوں اللہ رے اسارا قد
یہ وہ ہے جسپہ ہوا باپ تمہارا صدقے

۱۱۵

آگے بابا تھے غلام اب ہیں غلام آپکے ہم
رحم کیجے کہ ہوئے آج سے بن باپ کے ہم

۱۱۶

صدق دل سے ہے تو نیں کا نمونہ ہے تو
شکر کر مونس سردار علمدار ہے تو

۱۱۷

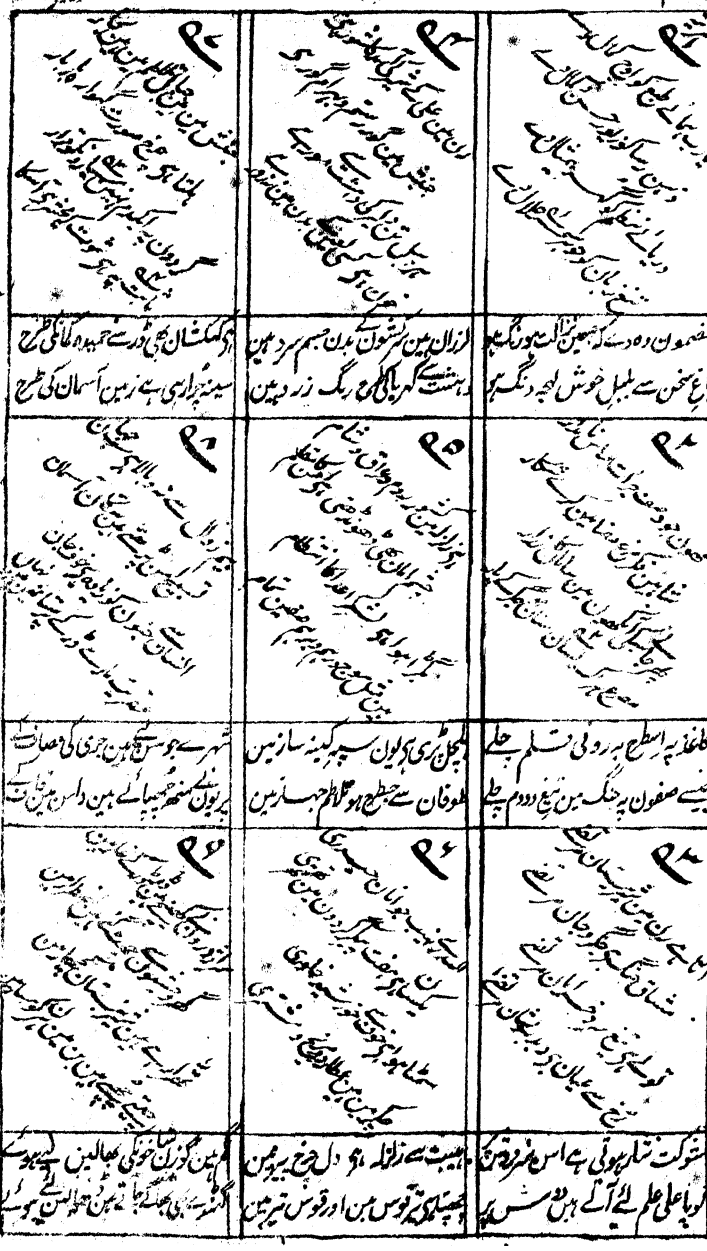

۱۰

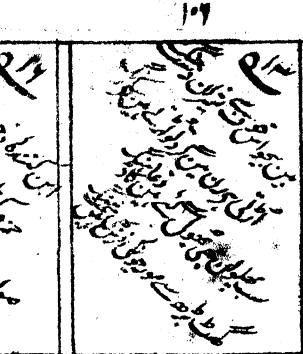

بھاگے جو آپ بوم آبی بھی اب سے
ہر موج زن کو تلتی ہے چشم حباب سی

۱۱

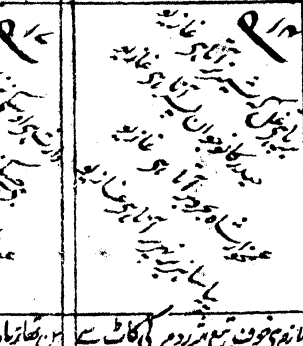

سردار سب میں سامنے چپکے کھڑے ہوئے
لشکر سے چھٹ رہے ہیں سپاہی لڑے ہوئے

۱۲

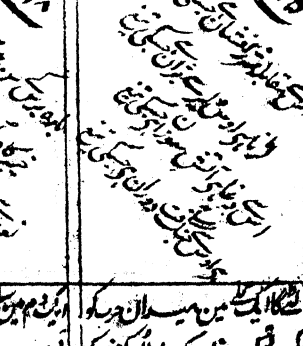

تلوار پکڑے کون کہ دل چھوٹے جاتے ہیں
ایسی شکست ہے کہ پڑے ٹوٹے جاتے ہیں

۱۳

ہر چند دور ہے وہ جواں متصل ہیں دل
لیکن کسی سوار کے قابو میں دل ہیں

۱۴

لازم ہے خوف تیغ سر دوم کی کاٹ سے
غافل ہو مورچوں سے خبردار گھاٹ سے

۱۵

اک گھاؤ ایک ٹکڑے میں میدان جب کیا
دیکھیں فلک نے روک لیا اسکی ضرب کو

۱۶

رحمت وہی ہے خلق وہی ہے ادب وہی
تیور وہی ہیں قہر وہی ہے غضب وہی

۱۷

سن ساٹھ زیادہ جبکہ زسات آٹھ سال سے
باندھے تھے ہاتھ دیو کے گرز کی چھال سے

۱۸

ایک دم میں سارا فوج کو سر پر کیا
تلوار جب چلی تو وہی در بسر کیا

۱۱ کے اول
۱۲ کے اول
۱۳ کے اول
۱۴ کے اول

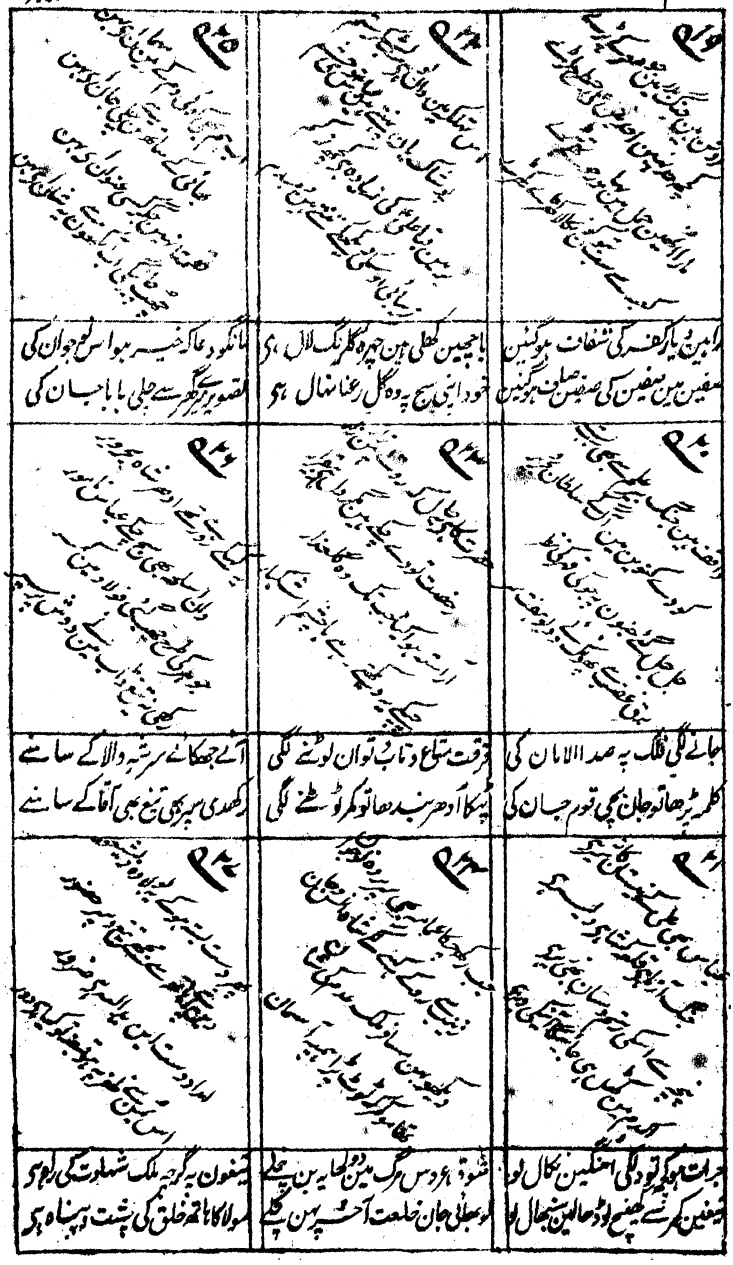

۳۰

۳۱

۳۲

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

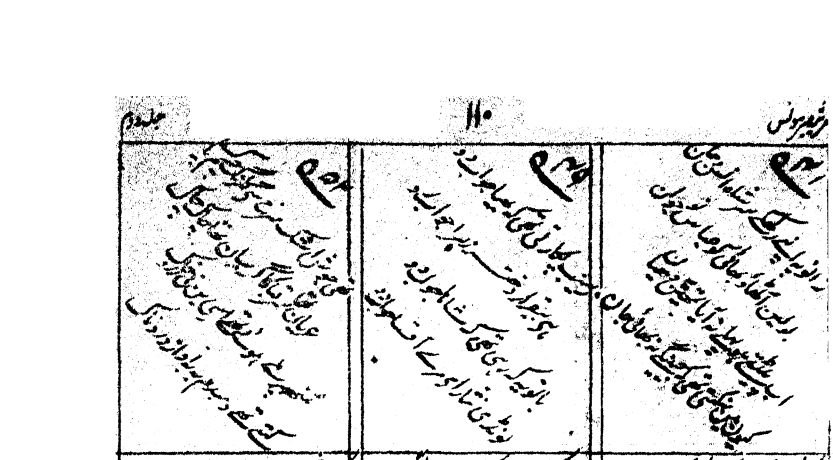

لٹکا دوبٹے ہوئے بیٹے کو تھام لو
البسملہ ہو کر پھر کمین حسان کا نام لو

ہر خاک پر حضور کی بیماری ٹپکتی ہو
آنکھیں تو کھولکے سکینہ پکارتی ہو

کی دشمنی حسین غریب الدیار سے
امت نے آج بیکسو تنہا لا مزار سے

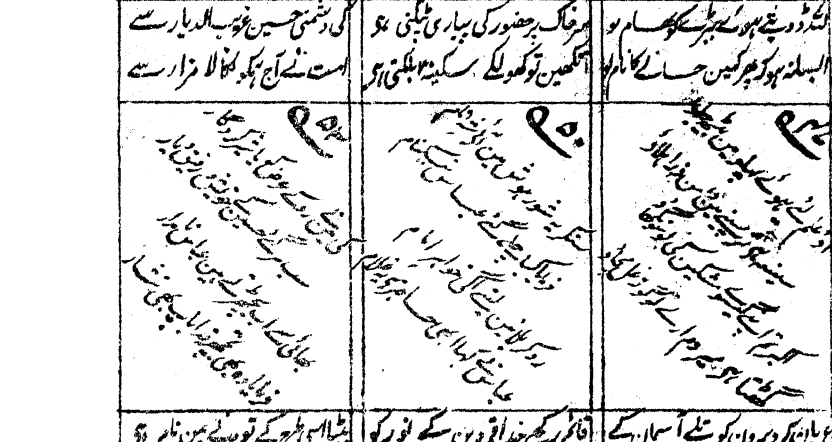

عریاں کرو سروں کو تلے آسمان کے
لائے پڑے ہیں دیر سے ہم امتحان کے

قائم رکھے خدا تمہیں دین کے نور کو
کیونکر میں فاش دیں چھوڑ کے جاؤں حضور کو

بیٹا اسی طرح کے تو مرنے میں نام ہے
کیونکر نہ صدقے ہووے تمہارا غلام ہے

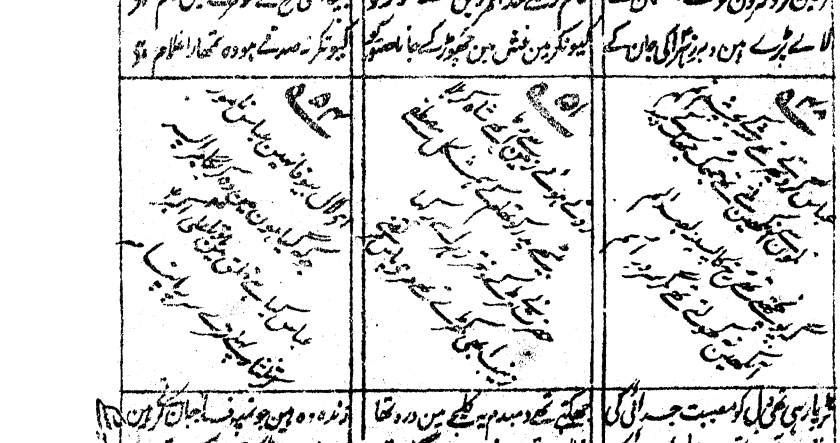

عریاں ہے زینب اور یہ بیکس کا گھر لٹا
ہے ہے حسین تیرا مسافر کدھر لٹا

ہے ہے حسین تیرا مسافر کدھر لٹا

زندہ وہ ہیں جو نیک فنا جان کر چکے
ہم اپنے بیٹے کو قربان کرتے ہیں

۴۹

بیٹھے ہیں بیبیوں میں خیمے سے ہو کے باہر
ہاتھی سے یاں زمیں جو حرم آ کے رہ گئے

۵۰

آخر ہوا حسن جلالت سے ہم قسم
جلتا تھا جو حسن مہ کنعاں کا ہر نگار

۵۱

اس فضل عیب ہے جو فاضل کے سامنے
ناقص کا ذکر کیجے جو کامل کے سامنے

۵۲

ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی شہ والا جاہ نے
شاید مرا حضرت عباس ہوتے ہیں

۵۳

کل علم نہ خاطف بو تراب پر
تھا سایہ ہمائے شرف آفتاب پر

۵۴

غل تھا زمیں پہ کیا عجب اسود ہے دیو ہے
یا چاند کی ہے رات کی باون کی اوس ہے

۵۵

بیٹھے ہوئے ہیں اکبر مسرور و امام سے
ہالہ میں نکل پڑیں ہیں کھلے سر خیام سے

۵۶

دامن میں لیکے نکہت جنت صبا چلی
خلقت میں مست ہو گئے ایسی ہوا چلی

۵۷

فیض قدم سے رن کی زمیں آسمان ہے
ذروں میں کربلا کے ستاروں کی شان ہے

۵۸

آخر ہوا حسن جلالت سے ہم قسم
جلتا تھا جو حسن مہ کنعاں کا ہر نگار

۵۹

آگے تھے جو حسن جلالت سے ہم قسم
جلتا تھا جو حسن مہ کنعاں کا ہر نگار

۶۰

صف میں تھی ایک دھوم سے کل فوج شام کی
جھنکار جھنجھنوں کی تھی بانگ درا کے ساتھ

۶۱

ہاتھی سے یاں زمیں جو حرم آ کے رہ گئے
شاید مرا حضرت عباس ہوتے ہیں

۶۲

غل تھا زمیں پہ کیا عجب اسود ہے دیو ہے
یا چاند کی ہے رات کی باون کی اوس ہے

۶۳

توصیف کیا کریں لب گفتار بند ہے
یا ذکر اہل سخن کی بھی منقار بند ہے

۶۴

دیکھو صفائے سینہ جو ہین جنگ کے لئے
پیچ و خم اپنے دل کے نکالے ہین تنگ سے
ابرو ہین تنگ کے لئے تیغ انتقام
مقناح باب فتح ہے قبضہ حسام

۶۵

دو پھل ہین انبیون کے برابر تلے ہوئے
سفائے اوج بکت کے ہین پر کھلے ہوئے

۶۶

خط کے قریب چہرہ جو دانا ہے خال کا
نقطہ چکت رہا ہے بدو جمال کا

۶۷

مجرے کو یان ہین ہیں حجاب اسیر جھکے ہوئے
گردن کشان خلق کے ہین سر جھکے ہوئے

۶۸

سالک عدم کی راہ کو پاتا نہین کبھی
منقا کسی کے دام مین آتا نہین کبھی

۶۹

بولے جو کچھ تو پھولونکی خوشبو مہک گئی
ہنسنے لگی تو آنکھون مین بجلی چمک گئی

۷۰

حاصل ہو ہاتھ کو یہ صفائی مین
ہیرے کا ہے جڑا ہوا نیچہ کلائی مین

۷۱

تلی مین سر بسر سیاہی بھری ہوئی
زیر سپہر تیغ صفاہان دھری ہوئی

۷۲

سکتے مین ہے سپہر کہ یہ کیا ہوا ہے آج
ہلتا نہین ہے ایک ستارہ فلک پہ آج

۷۳

قبضہ مگر اجل نے کیا ہے حیات پر
ڈوبینگے اب لہو مین یہ فرات پر

۷۴

ساعد مین مثل حلقہ ماہ صفا ہے آج
ہر ناخن آسمان پہ ہے کہکشان ہے آج

۷۵

ہیرے کا ہے جڑا ہوا نیچہ کلائی مین
حاصل ہو ہاتھ کو یہ صفائی مین

۷۳

جلوہ عجب الٰہی ہے اس حضور کو
پردے میں ہے لیے ہوئے نور و سرور کو
گوشہ پکڑ کے بیچ انور میں تاج کا
کرتا ہے شاہ شرق سے دعوا مزاج کا
جلوہ عیاں ہے قدرت رب کریم کا
نکلا ہے نخل طور سے پنجہ کلیم کا

۷۴

گو غیر ناز کی کوئی شے درمیان نہیں
پھر مثل بوے گل کہیں امکاں نشان نہیں
ظل الٰہ رایت مولا کے ساتھ ہے
طوبیٰ بھی جسکے سایہ میں ہے وہ ہاتھ ہے
یہ ضو کہاں ہزار ہو سو دن میں ہر ادا
یوسف کھڑے ہیں بیچے ہوئے پیرہن ہرا

۷۵

شیروں کو روندتے ہیں یہ اعدا کی سی ہستی
پیاسے تجمل کو بھی نہیں ہے ثبات ہی
تشنیں جو ہیں علم شہ عالم کے واسطے
کھولے ہیں بال حور نے ماتم کے واسطے
ہاں قحط آب گھر میں شہ تشنہ کام کے
دم توڑتے ہیں پیاس سے بچے امام کے

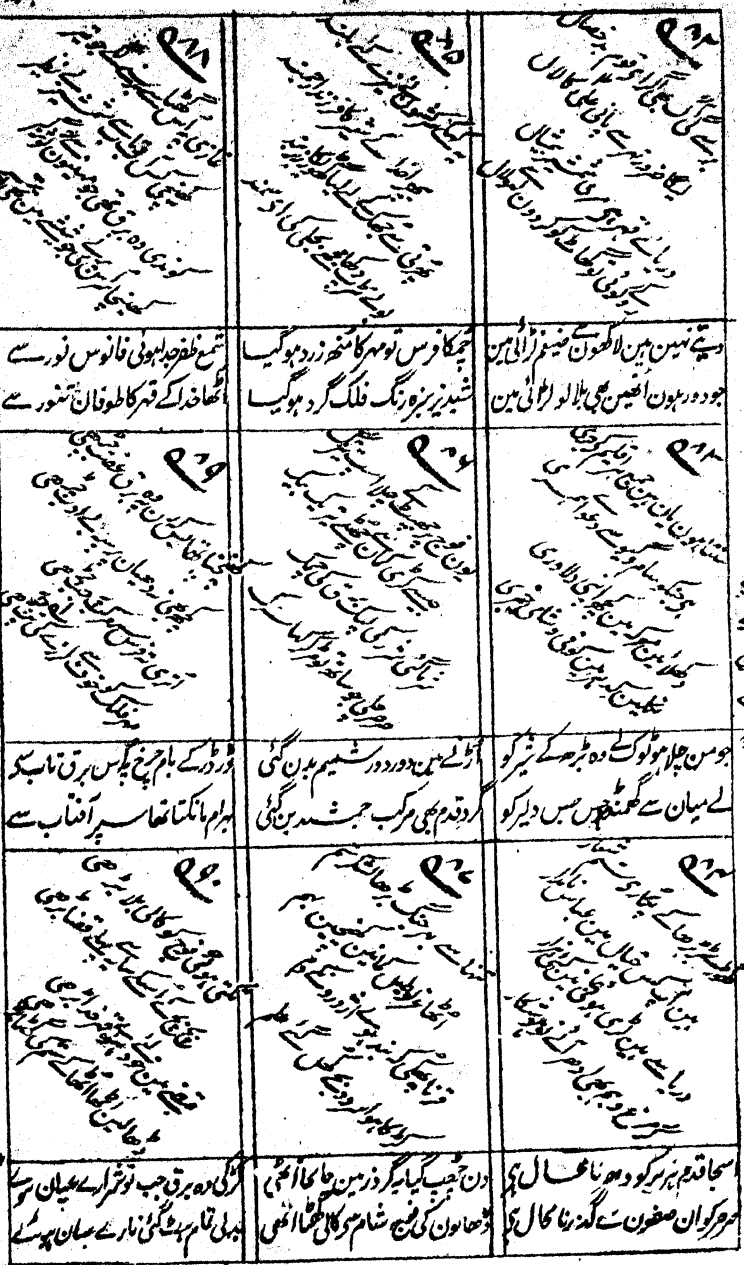

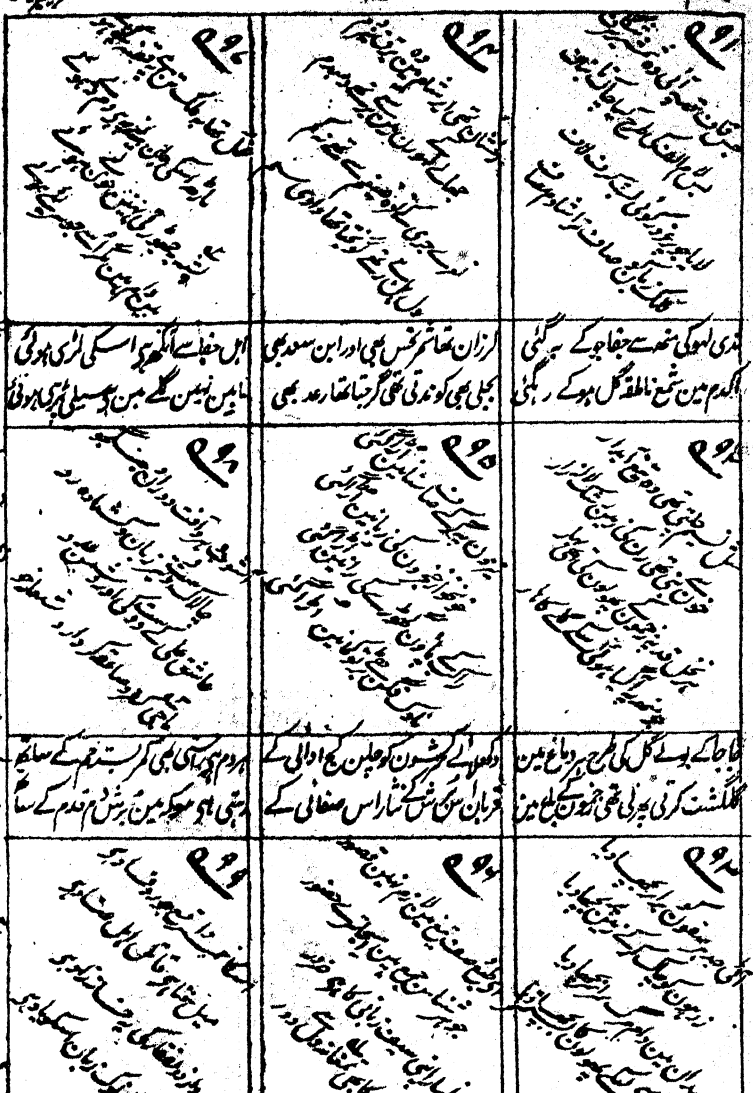

۱۰۰

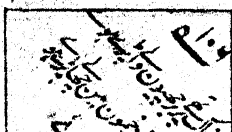

دشمن سے بھی جنگ میں نہ کرتے تھے ایسا
کیا قہر تھا کہ بھائی پہ بھائی تھا خفا

۱۰۱

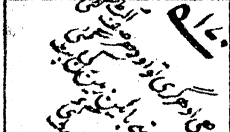

جوہر کا یوں ظہور تھا اس شاخ ناب میں
تاروں کا عکس جیسے مہ آبجو میں ہو

۱۰۲

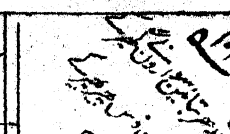

تلوار کھینچ لی تھی جو اس بے حیا نے ہاتھ
ٹھوکر سے دانتے کے نیزوں پہ چل گئے

۱۰۳

عاشق کبھی بنی کبھی جانانہ بن گئی
شعلہ کبھی بنی کبھی پروانہ بن گئی

۱۰۴

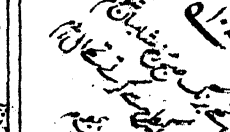

کوفہ کے سورجوں نے یہاں آن کر چھپے

۱۰۵

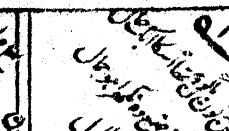

چھپنے کدھر وہ برق جو سنورہ کہاں تھی
روحوں کو بھی سوا جہنم امان نہ تھی

۱۰۶

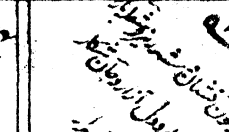

جب آگ بجھ گئی تو نہ کیجے کنار میں
سر کی اجل تو تار کے کھینچا کنار میں

۱۰۷

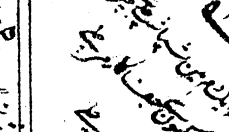

جنگل جلے ہیں جس سے وہ میرے شرار ہیں
اب اس طرف فروغ صد ہزار ہیں

۱۱۰

پستی پہ تھی وہ برق کبھی گاہ اوج پر
چھایا ہوا تھا قہر خدا ساری فوج پر

۱۱۱

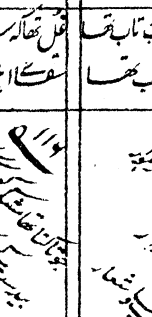

گھوڑا بھی لوٹ جاتا تھا واں کی صفائی پر
لہراتا تھا علم بھی ترائی پر

۱۱۲

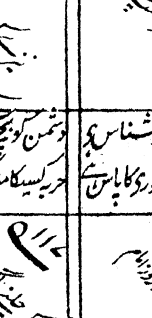

کیا مستقل مزاج ہے کیا حق شناس ہے
سمجھا میں جس کو شاہ کے گھوڑے کا پاس ہے

۱۱۳

آئے قدم جو ساقی کوثر کے لال کے
لیکی صدف بھی جھک سے موتی نکال کے

۱۱۴

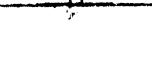

پانی میں فوج کا عکس جو آب و تاب تھا
گویا کہ آفتاب تہ آفتاب تھا

۱۱۵

قل تھا کہ شیر کو ادھر آنے نہ دیجیو
سقے اہل بیت کو جانے نہ دیجیو

۱۱۶

دشمن کو بھی کے پاس سے جانے نہ دیتے تھے
حربہ کسی کا مشک پہ آنے نہ دیتے تھے

۱۱۷

آنکشت مگر بند کی تلوار ہاتھ میں
دشمن کا سر اڑا دیے دو چار ہاتھ میں

مطلع - زرتسلسب فرات جو عباس نر شیر

۱۱۸

پیاسا رہے لبِ اسدِ ذوالجلال کا
تڑپوں علق خشک محمدؐ کی آل کا

۱۱۹

ہو نونہالِ فاطمہ بنتِ رسولؐ کا
یارب بچالے شمر کو صدقہ حسینؑ کا

۱۲۰

پھر دیکھنا یہ ظلم کہ اکبرؑ سا نوجواں
خالی کمر سے جانبِ میداں چلا کرے

۱۲۱

کچھ بس چلا نہ تیغِ اجل سے دلیر کا
رتبی پہ تن سے کٹ کے گرا ہاتھ شیر کا

۱۲۲

چھلکتے ہی پشت خاک پہ زخمِ سنان لگا
سیدھے ہوئے تو فرق پہ گرزِ گران لگا

۱۲۳

کاری جو کھائے زخم عجب جاں ہو گیا
چھینٹوں سے خون کی سبز علم لال ہو گیا

۱۲۴

جسدِ مگر اعلیٰ کا وہ پیارا ترائی میں
غل پڑ گیا کہ شیر کو مارا ترائی میں

۱۲۵

واری سدھارو باد شہِ کربلا کے ساتھ
روؤ تم بھی باپ کو جا کر چچا کے ساتھ

۱۲۶

للہ لے دبے تن پاش پاش پر
پٹنے گا ہم سکینہ کے تکیے کی لاش پر

۱۲۷

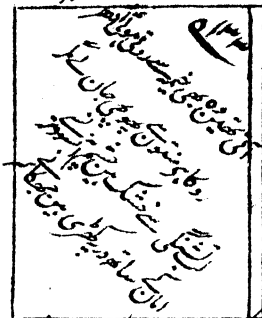

دیکھا تو سہم کے شہ سے لپٹ گیا

۱۲۸

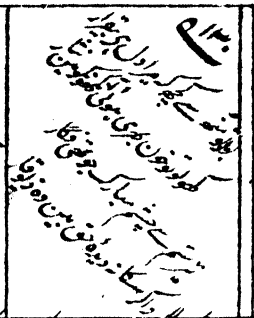

دو بانہہ کھلے رہگئے ابرو دلبر کے

۱۲۹

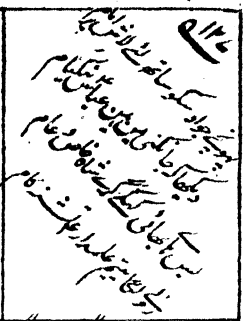

کٹتی ہیں فرط غم سے نہ کیوں حال غیر ہو

۱۳۰

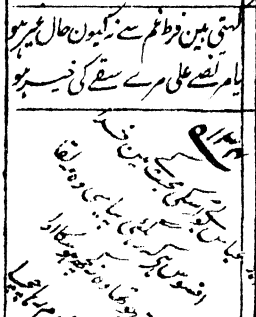

دم توڑ کر مٹاتے ہو رونق جہان کی

۱۳۱

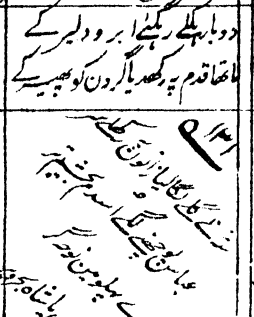

فرمایا سننے کا ہش جان غم و تاب کا

۱۳۲

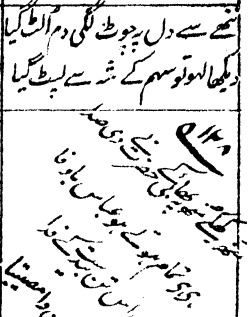

ہاری نہ شاخ نخل تمنا ہری ہوئی

۱۳۳

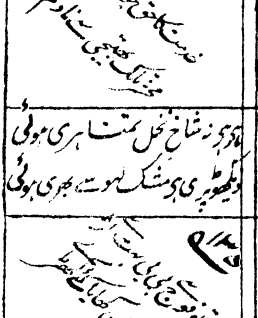

ہاتھوں کو جوڑ جوڑ کے قدموں پہ گرتے تھے

۱۳۴

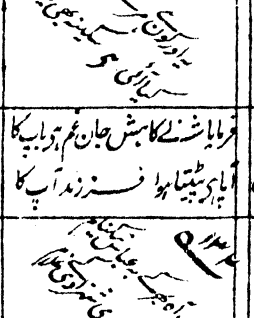

کہنا تھا بانہیں ڈال کے گردن میں باپ کی

۱۳۵

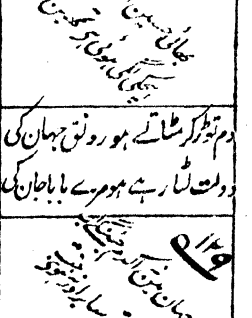

پیکان تیر شک سے بھی بار ہو گیا

۱۳۹

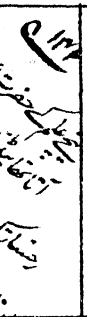

ہر زخم تن سے خون کا دریا اُبل گیا
ٹھہرا کے لاش گنی اور دم نکل گیا

۱۴۰

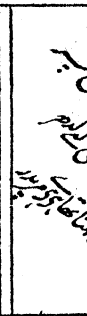

صدمہ بس نہیں کیا اوس بیجان پہ تھا
ہر گام پر یہ نوحہ ہر غم زبان پہ تھا

۱۴۱

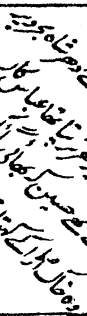

ساتھ اپنے بہو کو ہاتھ پکڑ کر لے گئے
کیسے پھر اکے آنکھوں کو چپکے چلے گئے

۱۴۲

ماتم کی صف بچھاؤ کہ میں رانڈ ہو گئی
موج ستم سفینہ مجھیدھار ڈبو گئی

۱۴۳

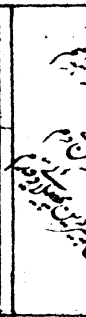

ہے ہے چچا سے بالی سکینہ بچھڑ گئی
بڑھ سال نہ ہو مانگ تمھاری اُجڑ گئی

۱۴۴

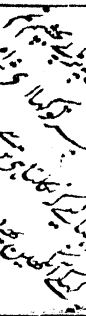

ظالم نے روح کو کیونکر جدا کیا
آواز دی کہ خانۂ سادات لُٹ گیا

۱۴۵

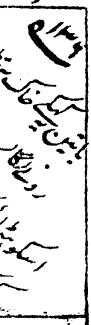

زینب جگر پکڑ کے لبصد پاس گر پڑی
اے نوجوان اجل نے تیرے ساتھ کیا کیا
زینب ہمارا شیر جوان ہم سے چھٹ گیا
اگر علم پہ زوجۂ عباس گر پڑی

۱۴۵

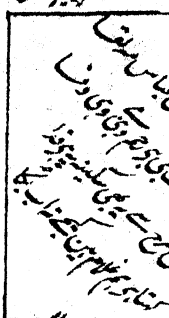

بازو کٹا کے موت کے پنجے میں آ گئے
غربت میں اپنی لونڈی کو بیوہ بنا گئے

۱۴۶

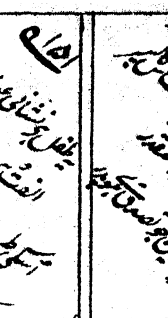

والد خسارزاد امام امام ہیں
اب آج سے ہم آپ کے چھوٹے غلام ہیں

۱۴۷

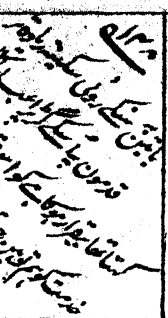

غم کی ہر ے کلیجہ پہ شمشیر پھر گئی
آنکھوں میں چھوٹے بھائی کی تصویر پھر گئی

۱۴۸

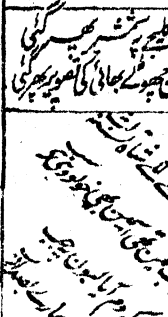

پیوے علی کے پاس میری آس توڑ کر
دنیا سے کوچ کر گئے بچوں کو چھوڑ کر

۱۴۹

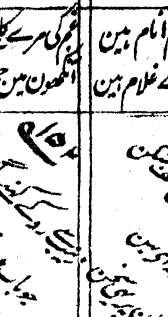

سوکے غم میں جان سے آنکھو نے ند بجیو
بیٹا میری سکینہ کو رونے نہ دیجیو

۱۵۰

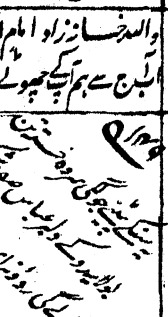

دنیا میں جو شوق وفا تھا وہ کر گیا
سوکھی زبان سے نام مرا لیکے مر گیا

۱۵۱

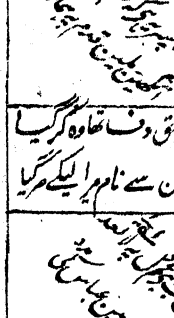

بھیناوہ تا حشر نہ صورت دکھا سکینگے
یا تا کو گنگے ہین کہ اب ہم نہ آ سکینگے

۱۵۲

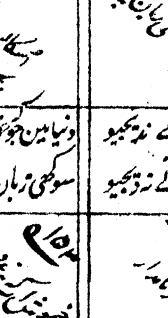

بھائی سنی یتیم کی تقریر آپ سے
باتین یہ مرد وقت سکھا دی ہین آپ نے

۱۵۳

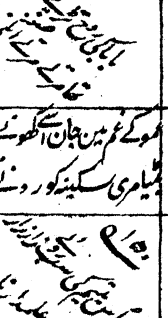

نظم سخن مین مونسون کی آپ دیا ہے رو
اس مرثیہ کا بند بند لاجواب ہے

(۱)

سلام

۱ تیغ کہ علم فرق پہ ہیں بیر اوس میں
اوجھل ہوئی ہیں مرتبہ خوان اوس میں

۲ آتی ہے صدا کرنے کو بسمل فوج شتگی سے
فردوس کی حوراں ہیں مگر اوس میں

۳ ولولے نہ شوق سے ہوئے کیوں نہ بیاس
پانی ہے آب دم تیغ جفا میں

۴ کیا شوق بجاوت تھا حسین ابن علی کو
بیعت یہی تھی نعش کہ ان کی خاک میں

۵ شرکت نہ تھی اکبر کی بھی جنت ہو مبارک
داخل ہوئے ہم ازل سے شہید اوس میں

۶ جان دو عالم تو کیا شے ہے پر کر
اوجان پدر بلکہ تم بھی شہید اوس میں

۷ اوس ظلم پہ زینب کی بھی تھی نعش پہ تاب
تھا مان کا حامی نبت شہ تھا اوس میں

۸ آتی تھی صدا خیمہ سے زینب کی بہ بانو
دودھ کی حرارت ہے کہ ہیں اوس میں

۹ ولولے نہ شوق سے ہوئے کیوں نہ بیاس
پانی ہے آب دم تیغ جفا میں

۱۰ کیا شوق بجاوت تھا حسین ابن علی کو
بیعت یہی تھی نعش کہ ان کی خاک میں

۱۱ شرکت نہ تھی اکبر کی بھی جنت ہو مبارک
داخل ہوئے ہم ازل سے شہید اوس میں

۱۲ جان دو عالم تو کیا شے ہے پر کر
اوجان پدر بلکہ تم بھی شہید اوس میں

۱۳ اوس ظلم پہ زینب کی بھی تھی نعش پہ تاب
تھا مان کا حامی نبت شہ تھا اوس میں

۱۴ آتی تھی صدا خیمہ سے زینب کی بہ بانو
دودھ کی حرارت ہے کہ ہیں اوس میں

۱۵ ولولے نہ شوق سے ہوئے کیوں نہ بیاس
پانی ہے آب دم تیغ جفا میں

۱۶ کیا شوق بجاوت تھا حسین ابن علی کو
بیعت یہی تھی نعش کہ ان کی خاک میں

۱۷ شرکت نہ تھی اکبر کی بھی جنت ہو مبارک
داخل ہوئے ہم ازل سے شہید اوس میں

۱۸ جان دو عالم تو کیا شے ہے پر کر
اوجان پدر بلکہ تم بھی شہید اوس میں

۱۹ اوس ظلم پہ زینب کی بھی تھی نعش پہ تاب
تھا مان کا حامی نبت شہ تھا اوس میں

۲۰ آتی تھی صدا خیمہ سے زینب کی بہ بانو
دودھ کی حرارت ہے کہ ہیں اوس میں

۲۱ ولولے نہ شوق سے ہوئے کیوں نہ بیاس
پانی ہے آب دم تیغ جفا میں

۲۲ کیا شوق بجاوت تھا حسین ابن علی کو
بیعت یہی تھی نعش کہ ان کی خاک میں

۲۳ شرکت نہ تھی اکبر کی بھی جنت ہو مبارک
داخل ہوئے ہم ازل سے شہید اوس میں

۲۴ جان دو عالم تو کیا شے ہے پر کر
اوجان پدر بلکہ تم بھی شہید اوس میں

۲۵ اوس ظلم پہ زینب کی بھی تھی نعش پہ تاب
تھا مان کا حامی نبت شہ تھا اوس میں

۲۶ آتی تھی صدا خیمہ سے زینب کی بہ بانو
دودھ کی حرارت ہے کہ ہیں اوس میں

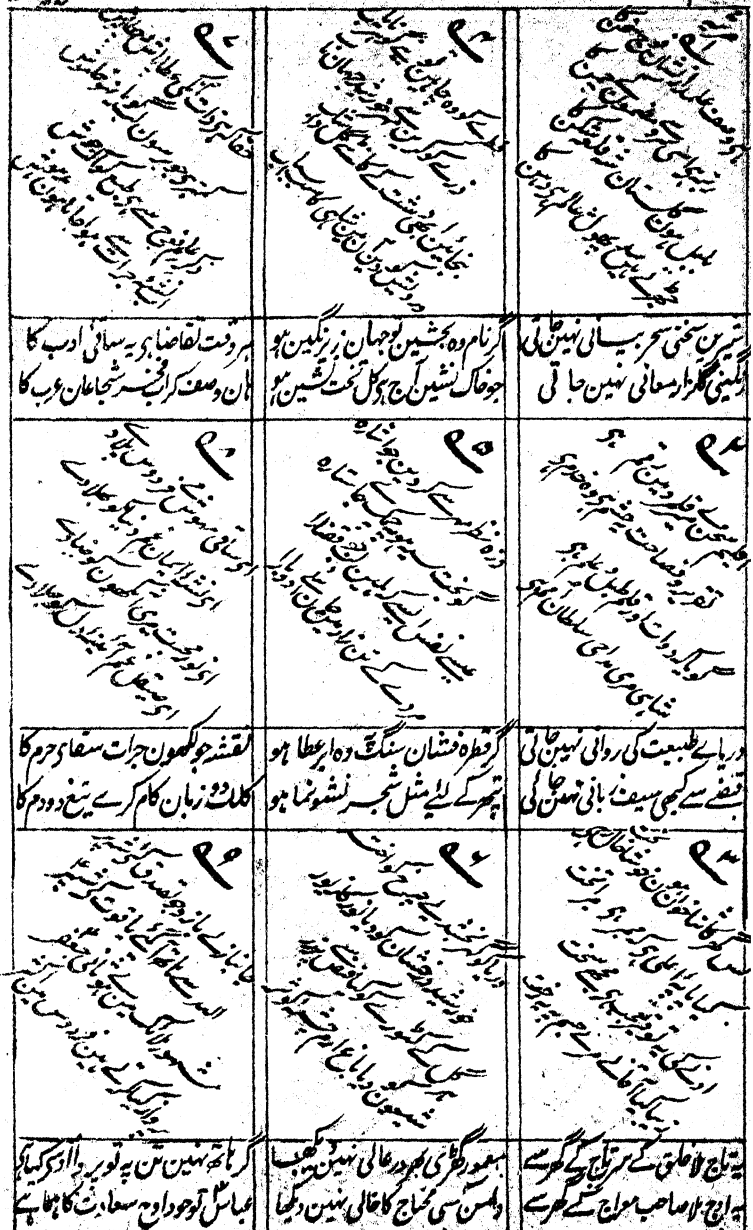

تیر ین سخنی سحر بیانی نہیں جاتی
رنگینی گفتار معانی نہیں جاتی

گر نام وہ بحشین ہو جہان پر نگین ہو
جو خاک نشین آج ہو کل تخت نشین ہو

ہر وقت تقاضا ہے یہ سائل ادب کا
ہاں وصف کر اب فخر شجاعان عرب کا

دریائے طبیعت کی روانی نہیں جاتی
قطرے سے کبھی سیف بانی نہیں جاتی

گر قطرہ فشاں سنگ دہ ابر عطا ہو
پتھر کے لیے مثل شجر نشو نما ہو

لقمہ جو لکھوں جرات سخای حرم کا
کلک دو زبان کام کرے تیغ دو دم کا

یہ تاج لا خالق کے سر تاج کے گھر سے
یہ تاج لا صاحب معراج کے گھر سے

بھور گھڑی بھر در عالی نہیں دیکھا
دامن سی محتاج کا خالی نہیں دیکھا

گر ہاتھ نہیں من پہ تو پر دا نہ کر کیا ہے
عباس تو ہو داد ہ سعادت کا بھا ہے

۱۰

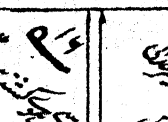

بازو جو کٹے نہر پہ اُس بحرِ کرم کے
پھٹتے ہیں جگر دیکھ کے نیچے کو علم کے

۱۱

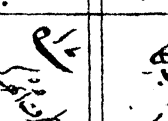

کس طرح جدا ہوں کہ وفادار پڑے ہیں
یہ ہاتھ نہ کو جوڑے ہوئے پہلو میں کھڑے ہیں

۱۲

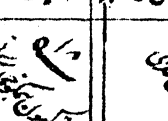

خالی ہو جو دامن تو بھر دیتے ہیں عباسؑ
کاسہ کوئی مانگے تو گہر دیتے ہیں عباسؑ

۱۳

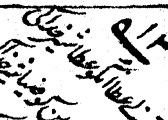

خالق نے دیا زور علم بھائی نے بخشا
کوثر کی سناتھی وہ سقائی نے بخشا

۱۴

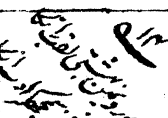

موسیٰ کے لئے واقعِ آفات و بلا ہے
مستقی ہے کہیں اور کہیں جوشنِ کی دعا ہے

۱۵

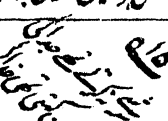

شاہوں کے ہیں اس لقب کا ملازم نہیں پایا
ایسا کسی مخدوم نے خادم نہیں پایا

۱۶

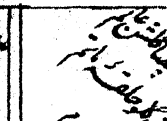

وزارت ہمت ہی کا دم بھرتے تھے عباسؑ
ہمراہ لئے گرد پھرا کرتے تھے عباسؑ

۱۷

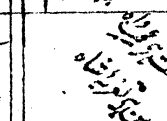

اس شیر الحام کا علم تھامنے والے شبیر
منہ دیکھے اشک آنکھوں بھر لاتے تھے شبیر

۱۸

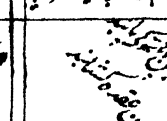

بلا دون سے آزار دیا روح نبی کو
پا رابہ دغا بسطِ رسول عربی کو

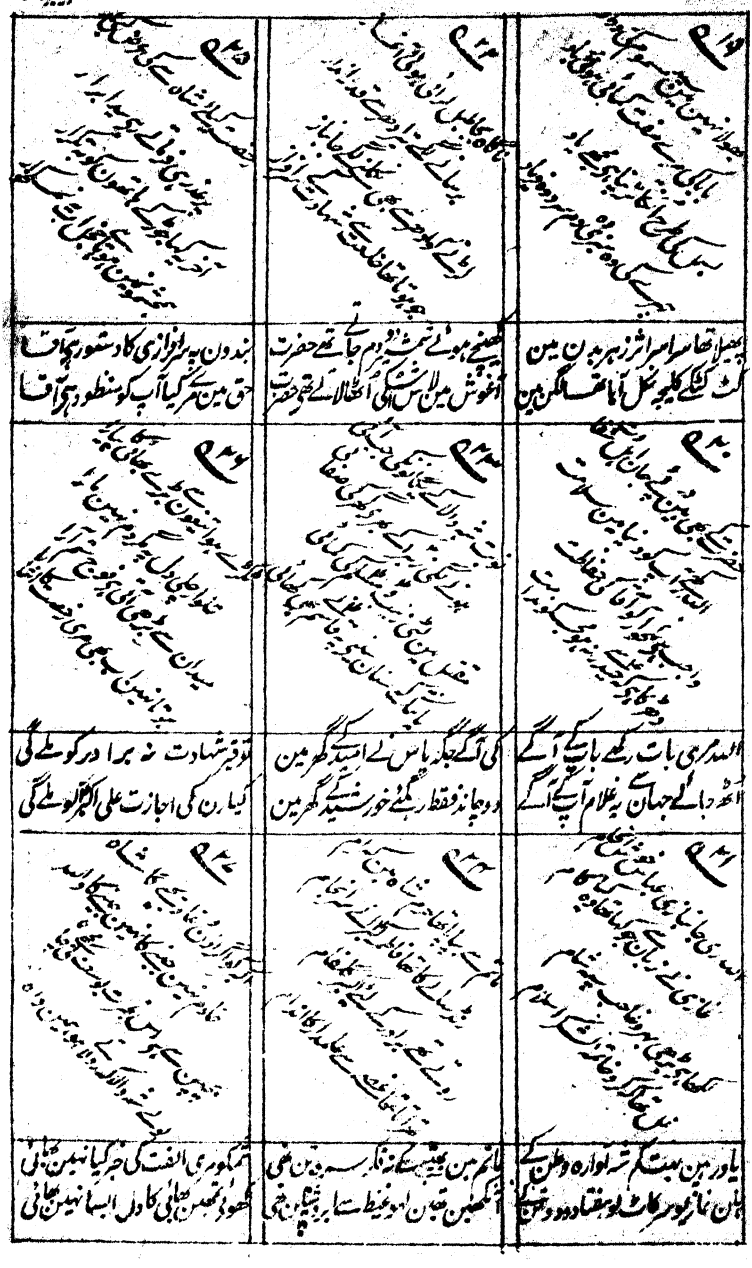

۳۲۹

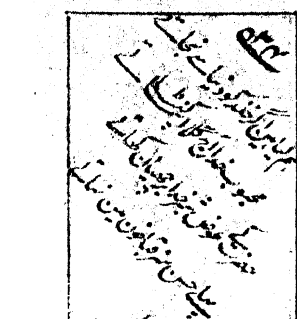

عاشق ہو تو فرقت ہمیں منظور نہیں ہے
معشوق کو رلوا یہ وہ دستور نہیں ہے

۳۳۱

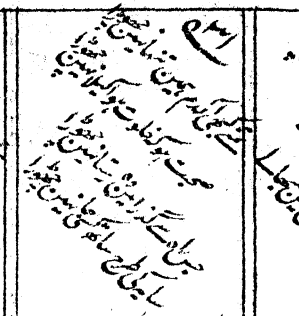

ہم آپکو دیکھیں یہ تجربہ روا ہے
سو بھے غلام آج فدا ہون تو بجا ہے

۳۳۳

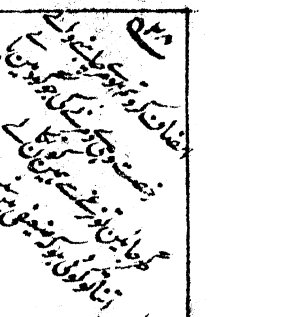

موقع یہی اب ہے کہ سفر جلد کرون مین
حضرت پہ دل اکبر بے خدا ہے کہ مرون مین

۳۲۸

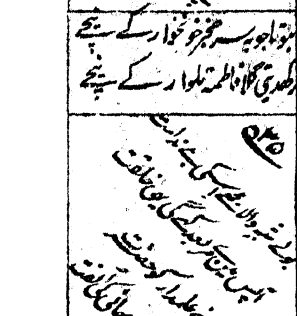

خوش ہو کہ خفا کیکو رضا دونگا نہو گا
خود ہاتھون سے بازو کو گنوا دونگا نہو گا

۳۳۰

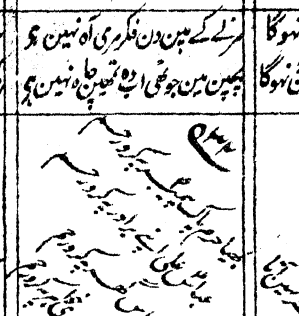

مرنے کے ہین دن فکر مری آہ نہین ہے
پھین مین جو گئی اپنے تہین چاہ نہین ہے

۳۳۲

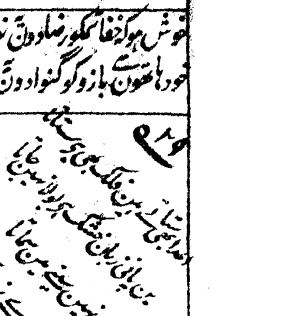

ہوتا جو یہ سر پنجہ خونخوار کے نیچے
رکھدیتی گلا فاطمہ تلوار کے نیچے

۳۲۷

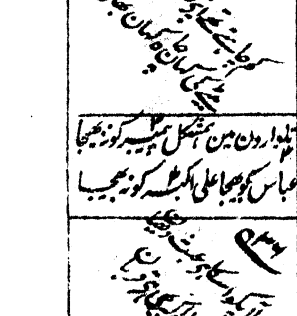

ہر دم یہی کہتے ہو کہ مرنے کی رضا دو
اچھا کوئی صورت مرے جینے کی بتا دو

۳۲۹

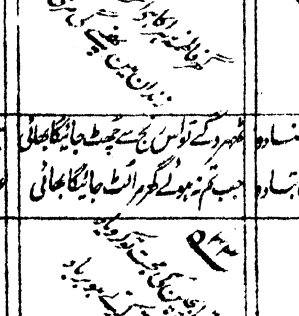

ٹھہرو گے تو اس بچے سے چھٹ جائیگا بھائی
جب تم نہ ہوگے گھر الٹ جائیگا بھائی

۳۳۵

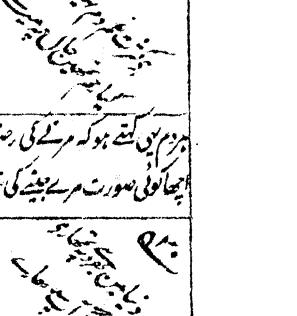

بلوا دون مین ہمشکل پیمبر کو نہ بھیجا
عباس کو بھیجا علی اکبر کو نہ بھیجا

۳۲۰

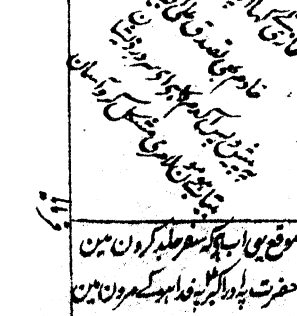

عاشق ہو تو فرقت ہمیں منظور نہیں ہے
معشوق کو رلوا یہ وہ دستور نہیں ہے

۳۳۲

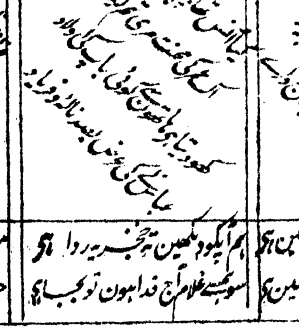

ہم آپکو دیکھیں یہ تجربہ روا ہے
سو بھے غلام آج فدا ہون تو بجا ہے

۳۳۶

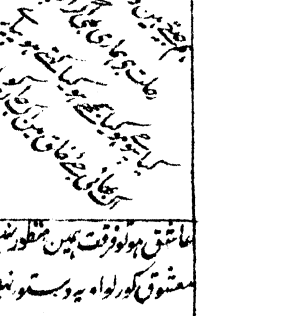

موقع یہی اب ہے کہ سفر جلد کرون مین
حضرت پہ دل اکبر بے خدا ہے کہ مرون مین

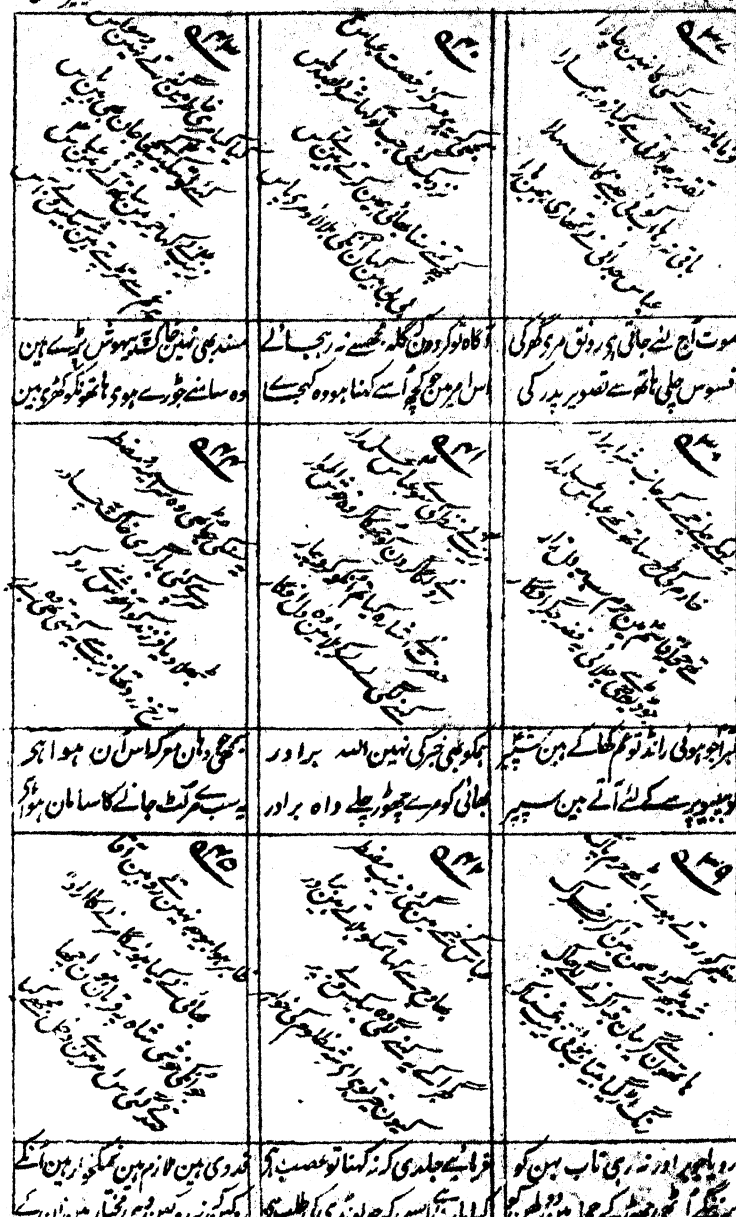

۴۶

بیوہ ہو جوانی میں جو عورت تو ستم ہے
مجکو ترے بچوں کی تباہی کا الم ہے

۴۷

شوہر نے اشارہ سے کہا اذن وداد دو
ہم پاوں پہ سر رکھتے ہیں مرنے کی رضا دو

۴۸

غربت کا مجھے انکی خیال آتا ہے آقا
دنیا میں فقط نام ہی رہجاتا ہے آقا

۴۹

یہ ہونگے تو بچے مرے بے آس ہونگے
رانڈوں کی تباہی ہے جو عباس نہ ہونگے

۵۰

گھر لٹتا ہے مطلق بخیال آنے نہ پاوے
چہرہ پہ ذرا گرد ملال آنے نہ پاوے

۵۱

عباس کے مرنے کا نہ کچھ دھیان کرونگی
بچوں کو بھی اصغر پہ میں قربان کرونگی

۵۲

غربت کی مری مدح طلبگار ہیں یہ بھی
حضرت کی کنیزوں میں وفادار ہیں یہ بھی

۴۶

کہدو درد زدہ اپنے کا جو سنتا ہو تو کہدو
دنیا میں سہاگن تمھیں بنتا ہو تو کہدو

۴۷

ہر چند کہ یہ داغ قیامت ہے ستم ہے
وارث تو ترے آپ ہیں پھر کیا مجھے غم ہے

۴۸

حضرت کی کنیزوں میں وفادار ہیں یہ بھی
غربت کی مری مدح طلبگار ہیں یہ بھی

۵۵

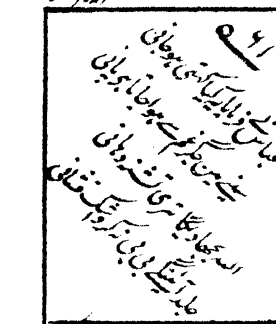

شکوہ ہے نہ بھاوج سے نہ تجھ تم سے گلا ہے
تنہائی کا مرنا مری قسمت میں لکھا ہے

۵۶

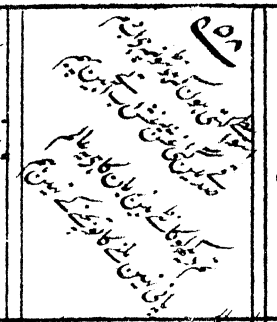

دکھلاؤ گی یہ مشک زبان فوج شقی کو
شاید مرے بچپن کی ترس آئے کسی کو

۵۷

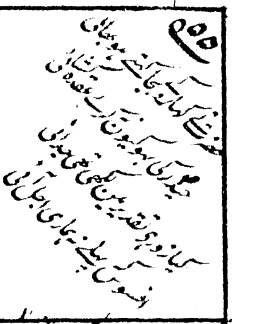

روکے ہمیں یا شہر بدر خواہ نہ روکے
مانگو یہ دعا تم کہ اجل راہ نہ روکے

۵۸

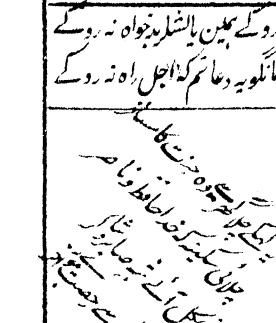

جانے ہو کہاں گھر سے میں قربان میں صدقے
کچھ کہنا ہے ٹھہرو تو چچا جان میں صدقے

۵۹

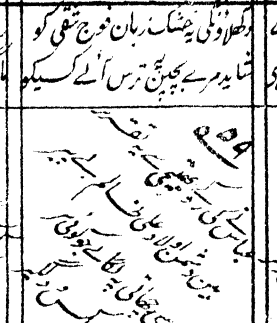

خورشید علی واں نہیں تم ماں کی صف میں
سقائی کو حاضر ہوں میرا عزو شرف ہے

۶۰

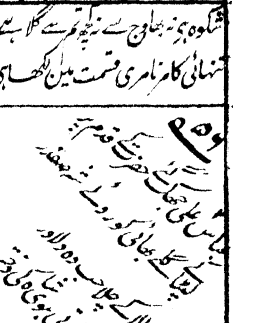

اکبر سے کہا ہم تو چلے خلد بریں کو
تم نے ہو چچا روکے نہ دینا دین کو

۶۱

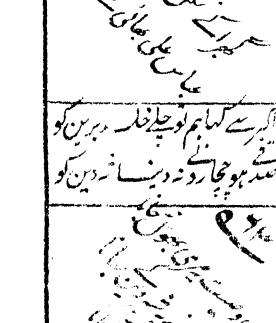

نی نہ طلب کیجئے گا اہل جفا سے
نکیں تو ہو جائے گی دریا کی ہوا سے

۶۲

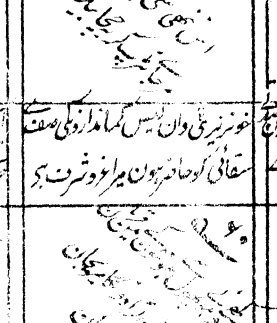

آیا جو مرے بعد تو کس منہ کا پانی
اصغر کو پلا دیجو مرے نام کا پانی

۶۳

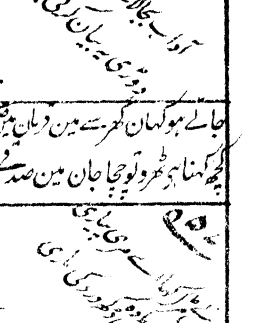

وں مرے آقا کا مدد گار نہیں ہے

۶۶

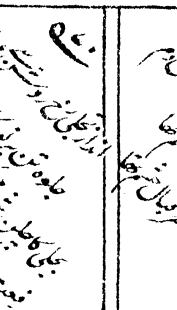

اب جگمگی تلوار شجاعت نمائی کی
آمد ہے بڑی دھوم سے عباس علی کی

۶۷

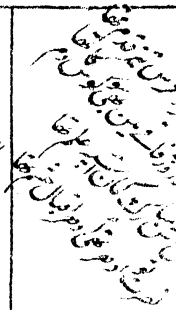

تھا پنجۂ خورشید علمدار حسین کا
یا سایہ ابر علم سیار حسین کا

۶۸

پنجے سے نمودار ہے نور ید بیضا
یا ہاتھ میں ہے دست ظہور ید بیضا

۶۹

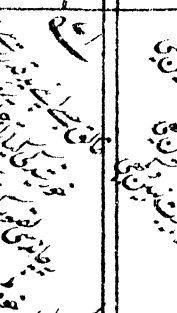

بکتر بھی رہ جامہ کے شامل ہے گلے میں
اک مشک بھی چھوٹی سی حمائل ہے گلے میں

۷۰

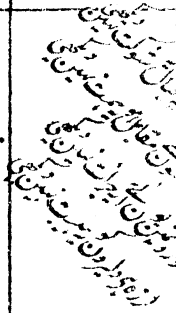

ڈر سے جگر ایک تک کانپ جائیگا نہیں
ہر صف کا ورق آج الٹ جائیگا نہیں

۷۱

دیکھے نہ فلک کونہ رخ حور کو دیکھے
آنکھیں جو خدا دی ہو تو اسی نور کو دیکھے

۷۲

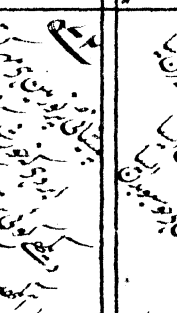

تھی فتح و ظفر ساتھ دم تیغ دو دم کے
نصرت کا یہ عالم تھا کہ سجدے میں تھی ہر دم

۷۳

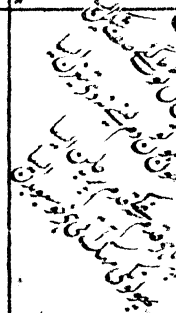

یوں آرمی یار ارجمند سر دھوئی ہے
یا ابر میں صف کی ہوا گرد ہوئی ہے

۷۴

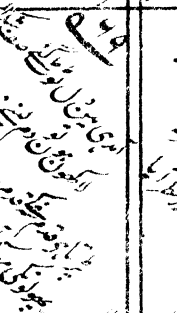

تلوار پڑی جسکی طرف خشم سے دیکھا
سیدر کو تو نتھنے تھا اسے چشم سے دیکھا

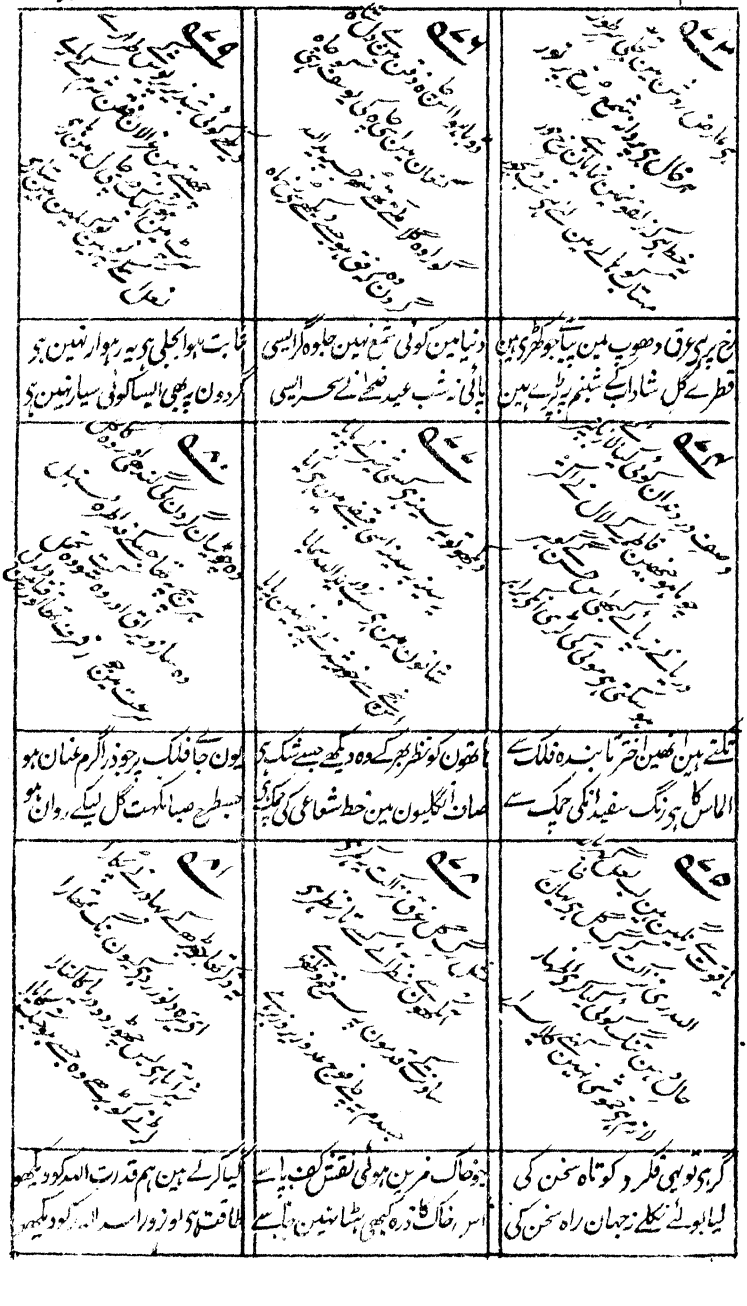

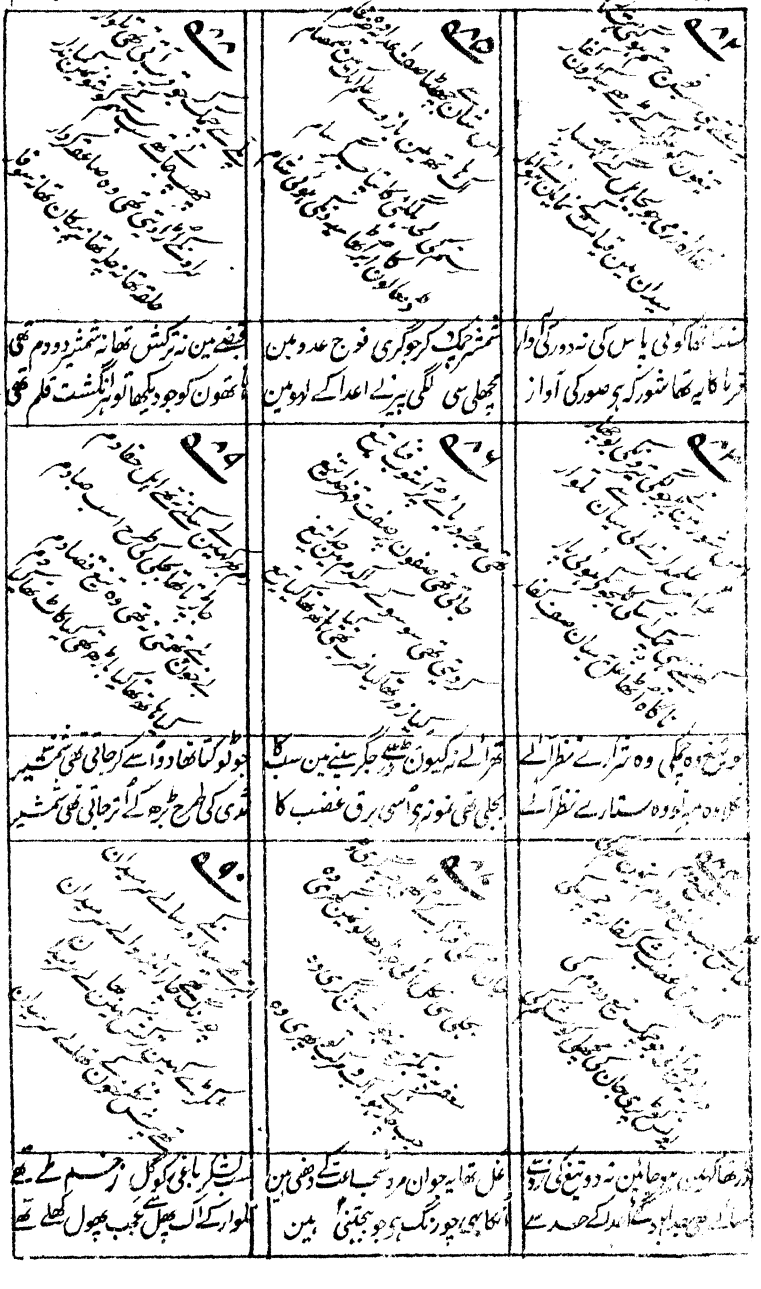

۹۱

کشش کا نہ تھا ہوش تیر و نلی نہیں تھی
مانند کمان خم تھے ادھر لیشت ادھر تھی

۹۲

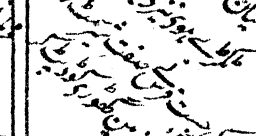

بن پانی زبان خشک تھی دو دن سے تن میں
پھیپھڑیں جو پر ضعف کے تو جان لبی بدن میں

۹۳

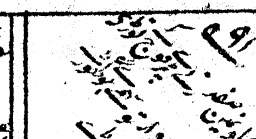

گو نہر میں ہوں پر میں زبان تر نہ کرونگا
گھوڑا ہوں وفادار کا پیاسا ہی مرونگا

۹۴

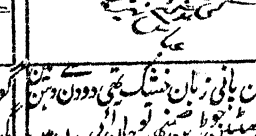

ہلنے نہ الٹ جائیں ہی ڈر تھا ملک کو
گیتی کو تزلزل تھا تو چکر تھا فلک کو

۹۵

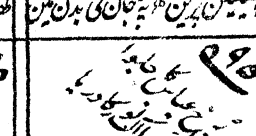

پانی کی جھلک دیکھے نہ ماتا تھا کوثر
اس نہر میں ملجانے پہ للچاتا تھا کوثر

۹۶

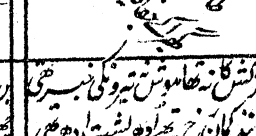

فرمایا کہ ملیو ہی غضب فوج سقی کا
پیمہ نظر آتا نہیں فرزند نبی کا

۹۷

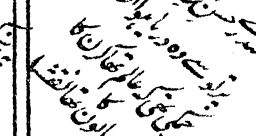

امن کی جا کر نہ ترائی تھیں میں
کی بھی صفین بچھی تھیں اک چشم زدن میں

۹۸

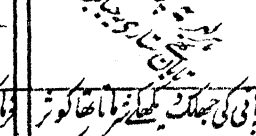

گھوڑا بھی سیراب ہوا نہر میں جا کر
سوار کا منہ تکنے لگا اشک بہا کر

۹۹

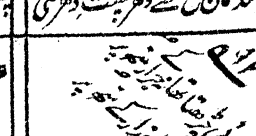

دی جنے مان نوح کو مدد گار وہی ہے
توفان میں تلاطم میں مددگار وہی ہے

۱۰۰

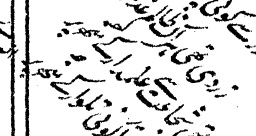

۱۰۰

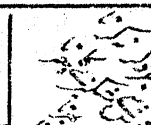

پیاسوں نے ملک ملک کا پھیرا ہے ہو بچاؤں گا آقا
روکا نہ اجل نے تو نکلجاؤنگا آقا

۱۰۱

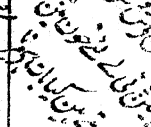

دم لینے کی مہلت بھی نہ والد یلیگی
اس مشک کو رکھدو تو تمہیں راہ ملیگی

۱۰۲

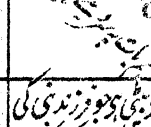

تیروں کا نہ دسموں کا نہ تلوار کا ڈر تھا
تھی ڈھال تو شمشیر سے اوپر سپر تھا

۱۰۳

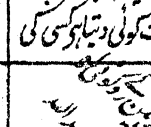

ہر سمت سے تیروں کا جو بارانِ بلا تھا
ہر تیر پہ اک نعرۂ ہل من مبارز تھا

۱۰۴

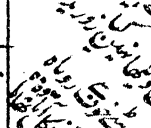

ہر تیر پہ تھا نعرۂ ہل من مبارز
ہر تیر سے تھا حملہ آور کا ارادہ

۱۰۵

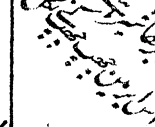

ہر تیر پہ تھا نعرۂ ہل من مبارز
ہر تیر سے تھا حملہ آور کا ارادہ

۱۰۶

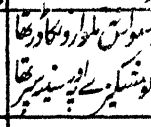

ہر تیر پہ تھا نعرۂ ہل من مبارز
ہر تیر سے تھا حملہ آور کا ارادہ

۱۰۷

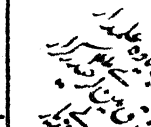

ہر تیر پہ تھا نعرۂ ہل من مبارز
ہر تیر سے تھا حملہ آور کا ارادہ

۱۰۸

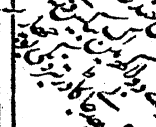

ہر تیر پہ تھا نعرۂ ہل من مبارز
ہر تیر سے تھا حملہ آور کا ارادہ

۱۰۹

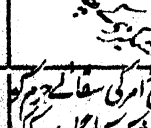

ہر تیر پہ تھا نعرۂ ہل من مبارز
ہر تیر سے تھا حملہ آور کا ارادہ

۱۱۰

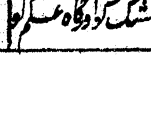

ہر تیر پہ تھا نعرۂ ہل من مبارز
ہر تیر سے تھا حملہ آور کا ارادہ

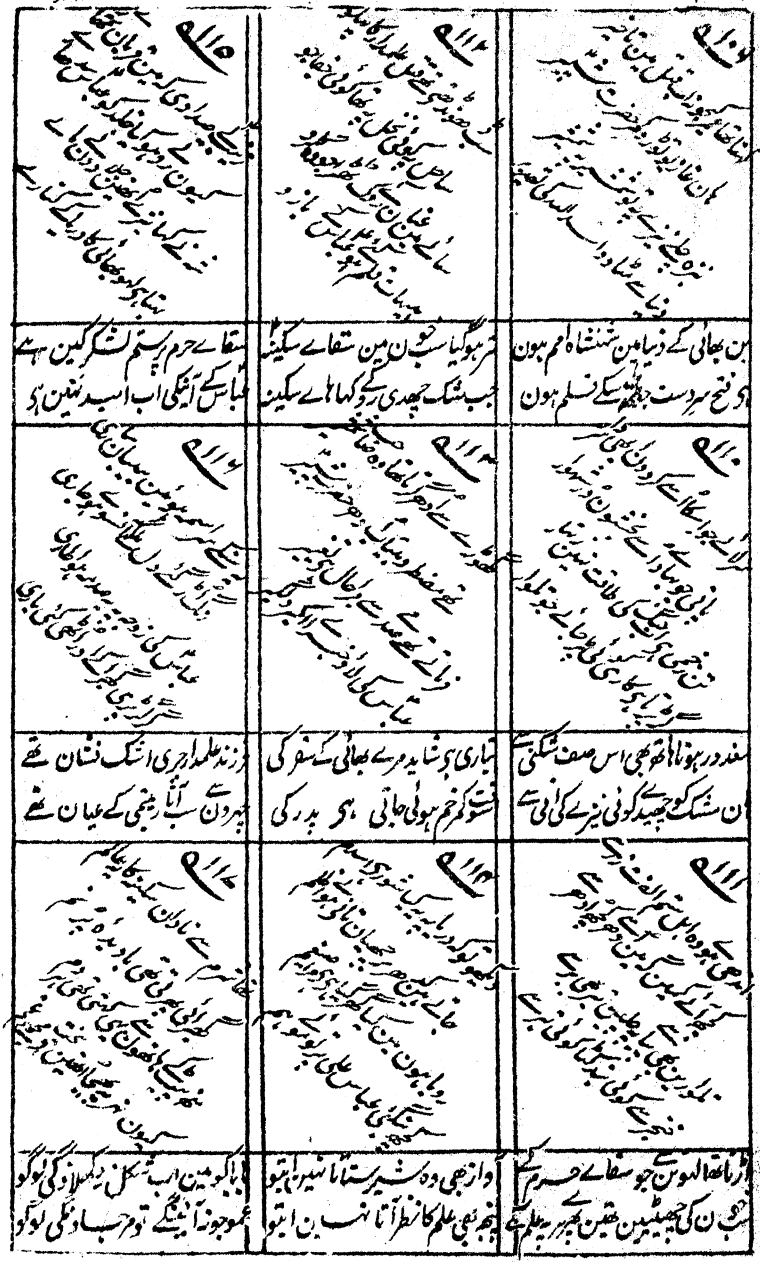

۱۱۸

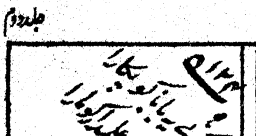

غمو کو مری قتل کی آفت سے بچا لے
یا رب تو سکینہ کو مخالت سے بچا لے

۱۱۹

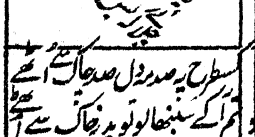

یا رب بچی اماں کا کھلا سر نہ دکھانا
بابا کو مرے داغ برادر نہ دکھانا

۱۲۰

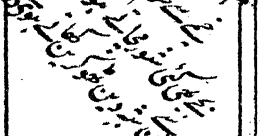

مر جائے جو یہاں اپنی ادھر کھینچ نہ جائے
جلد آؤ کہ ڈیوڑھی پہ کھڑی رو رہی ہیں بانو

۱۲۱

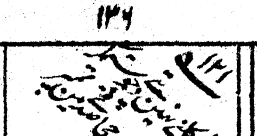

بیٹھا نظر آتا نہیں کس صف میں کھڑا ہے
گھوڑے پہ ہے یا خاک پہ غش کھا کے پڑا ہے

۱۲۲

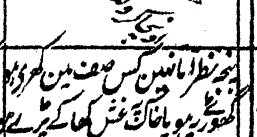

رہوار سے گرتے ہی عجب دھوم سے ہیں ہم
مچھلی کی طرح ریت پہ ہم لوٹ رہے ہیں

۱۲۳

سر خاک سے اب پاؤں تلک سو نہ سکیں گے
قاسم سے کہدو کہ غلام آ نہیں سکتا

۱۲۴

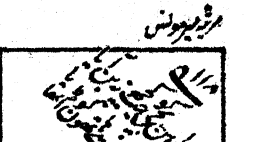

اس طرح پہ صدمہ دل صد چاک سے اٹھے
تم آ کے سنبھالو تو پدر خاک سے اٹھے

۱۲۵

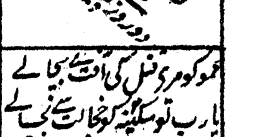

قتل حسین کا جنگل میں اٹھا چار دن طرف سے
آہ و بقیعہ سے علی آلے نجف سے

۱۲۶

ساتھ ہی مرتے تو سزاوار تھا بھائی
کیوں بھائی سے تم سچ ہی اقرار تھا بھائی

۱۲۶

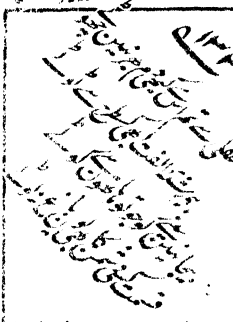

کھو کر کسی بھائی کو کہان پاتا ہی بھائی
جو کہتا ہو کہ لو ہمین فش آتا ہی بھائی

۱۲۷

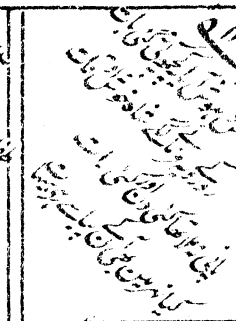

یہ سنتے ہی شہ مشکوں کے دھونے لگے عباس
دکھلا کے زبان بھائی کو رونے لگے عباس

۱۲۸

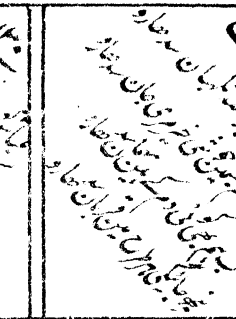

مہمان ہو یہ گود مین بس چند نفس کا
رونے کی ہو جا ماتھ بھتیجون سے سکا

۱۲۹

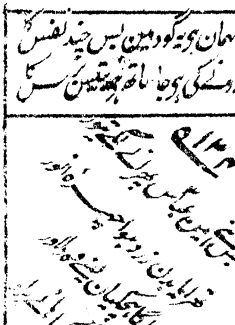

ہاتھون کے تصدق تن صد پاش کیے جا
او ثانی جعفر مین تری لاش کے صدقے

۱۳۰

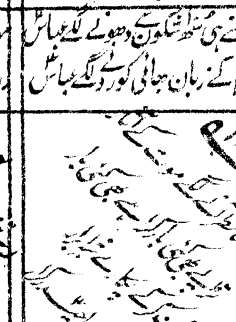

تیکس کی ہو دوقت اجل کیجیے بابا
مشکل ہے مرے عباس کی حل کیجیے بابا

۱۳۱

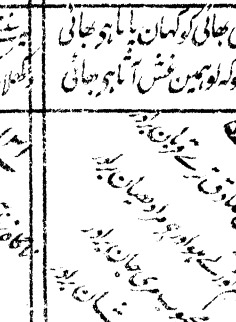

جنبش ہوئی ہاتھون کو پہ چلنے لگے عباس
کس یاس بھائی آکے لگے عباس

۱۳۲

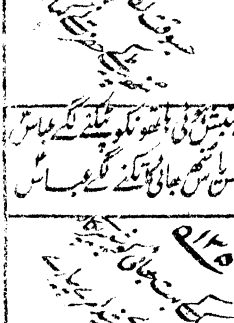

طاقت نہین رونے کی یہ کمزور ہی ستیہ
بھیا ترے ماتم مین لب گور ہی ستیہ

۱۳۳

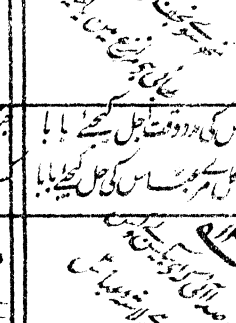

جان اسکی نکلنے مین جو رک جاتی ہے بیٹا
یہ تیری جدائی اسے تڑپاتی ہو بیٹا

۱۳۴

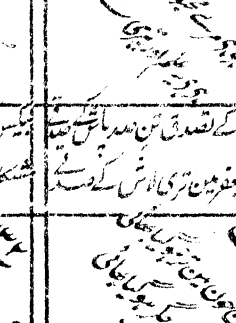

آگ دھوم ہوئی نہر پہ فریاد و بکا کی
تھا شور کہ سقائے سکینہ نے قضا کی

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

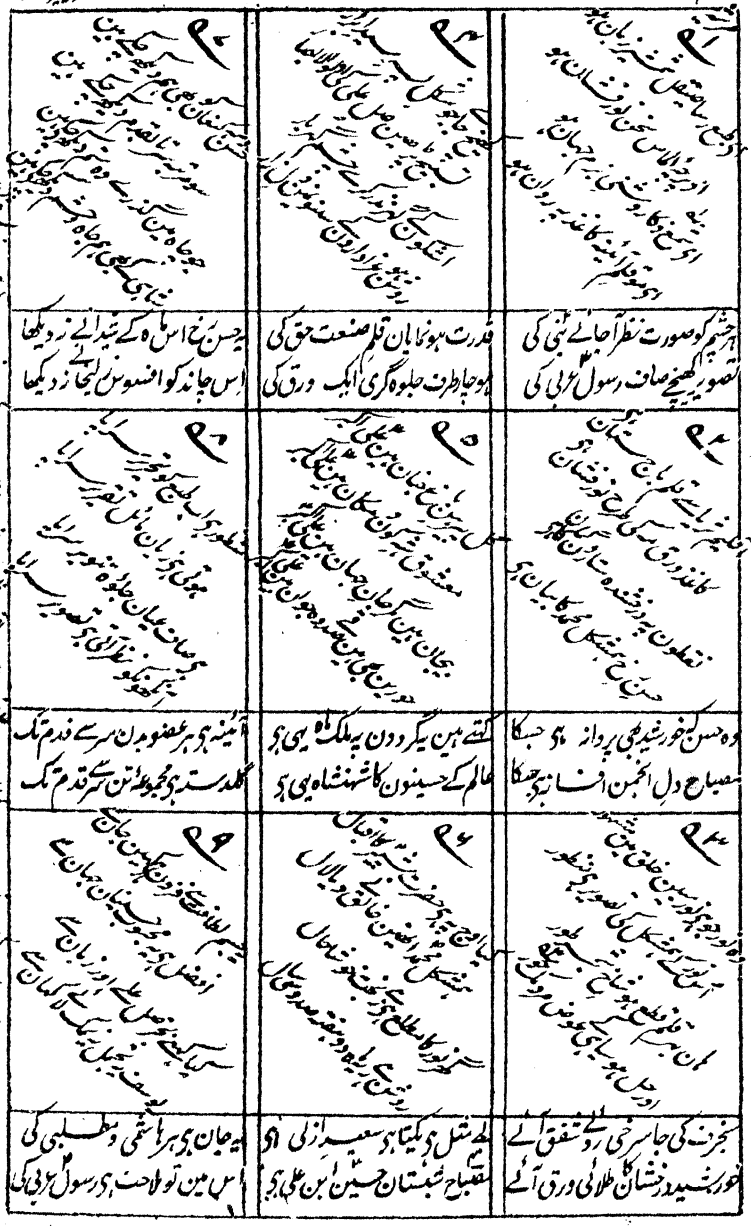

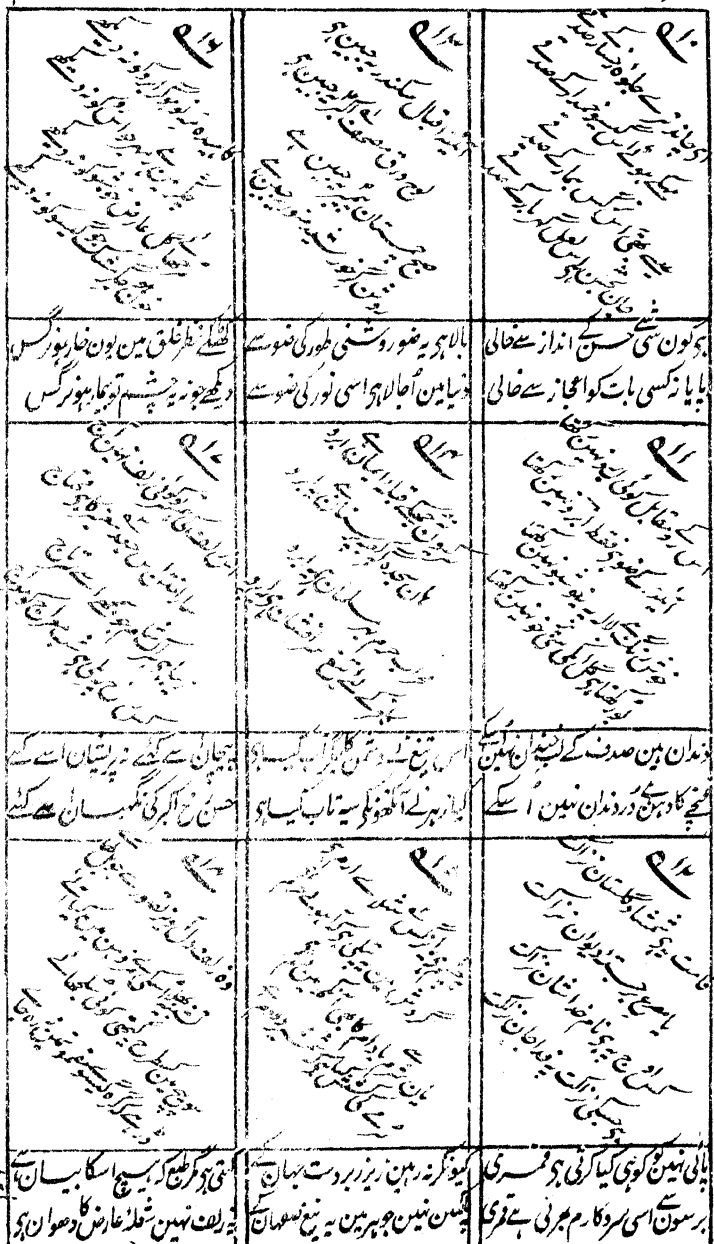

۱۹

[illegible]

۲۰

[illegible]

۲۱

[illegible]

۲۲

[illegible]

۲۳

[illegible]

۲۴

[illegible]

۲۵

[illegible]

۲۶

[illegible]

۲۷

[illegible]

۲۸

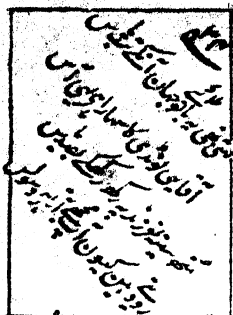

شہزادہ ہی گو میرے پسر اپنا کیا ہی
تم دونوں کو اکبر کی غلامی میں دیا ہی

۲۹

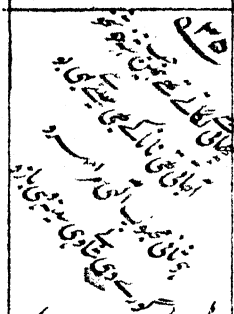

تھی جان بھی دل بھی اسی نام پہ کل
سو سو نکتی تھیں رات بھر آرام یہی تھا

۳۰

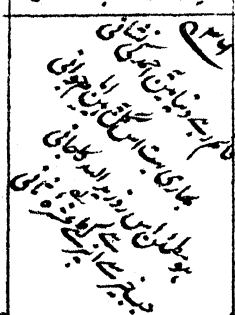

آباد ہو گھر سبط رسول عربی کا
فرزند بھی تشکل ہو ہمشکل نبی کا

۳۱

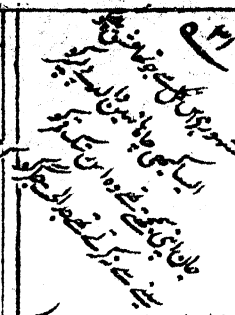

عاشق کوئی آفاق میں ایسا نہیں دیکھا
یوں باپ کو فرزند پہ شیدا نہیں دیکھا

۳۲

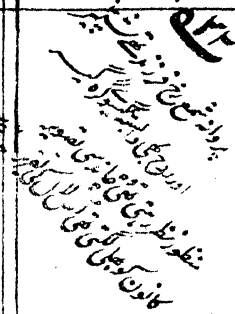

فرمائے تھے یاں خاتمہ ہو حسن بیاں کا
بس تھا یہی انداز محمد کی زبان کا

۳۳

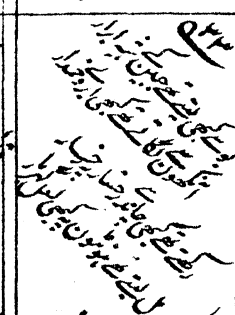

تھم رکتے تھے سینے پہ ڈھلکتے تھے جو آنسو
بیساختہ آنکھوں سے نکل پڑتے تھے آنسو

۳۴

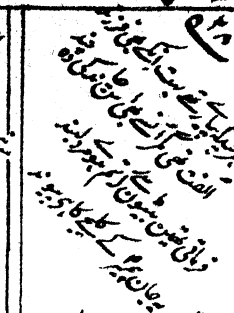

فرمائے تھے حضرت کہ یہ یاد آتا ہی بکا کا
سینہ مجھے یاد آتا ہی محبوب خدا کا

۳۵

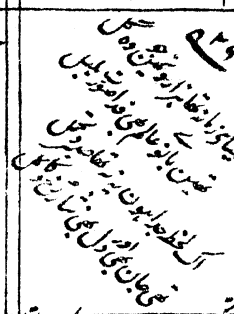

لے روکے ہوئے کیا کروں دل نہیں سکتا
گذری گی جو اس سینہ پہ وہ کہ نہیں سکتا

۳۶

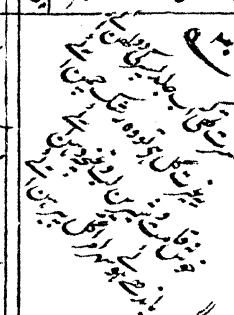

بہ فکر کلمہ مرا ڈوبا ہی ہے یا نبو
ہر بار سنان دل سے گذر جاتی ہی یا نبو

۴۰

اصغر واں سال کی ہی جانی کا بھائی تھا
کھیلنے سے بہ یہ کم سنی طبیعت آیا
پیام مرگ و حسرت و رنج و تعب لایا
رونے ہوئے گھر سے تہ زیجا سدھارے

۴۱

یہ کہہ کے ہوا گھوڑے پہ اس شاہ کا ہمراہ
ہر چند کہ تھا ضعف سے بدتر الم راہ
ہر گام پہ تھا غش کا عجب حال سر راہ
نزدیک ہی حبس دشت کی رشتا فی ہی بیٹا

۴۲

اکبر بھی وطن چھوڑ کے ہمراہ سدھارے
ساتھی نہ رہے صوت سے بدتر الم راہ
بندے کو تو ایک ایک دم اب تیغ دو دم ہے
ان بیست کا عشرہ بھی اک بانی ہی بیٹا

۴۳

مقتل کے قریں تیغ کا پرتو نظر آیا
گردوں پہ مجرم کا مہ نو نظر آیا
سب بھر گئے فرزند رسول عربی سے
اس بج میں راحت کا سر انجام نہو گا

۴۴

عاشور کو تلوار چلی سبط نبی سے
بے جان ہے اب ہمیں آرام نہو گا
ہاں یاس چلے تھے یہ وہیں رک گئے اکبر
تسلیم کو مقتل مہ نو جھک گئے اکبر

۴۵

تلوار رکی سر کے قریب آ کے علی کا
کھلجائیگا انپر ہی کہ رن پڑتے ہیں کیونکر
دیکھوں تو سہی اہل ستم لڑتے ہیں کیونکر

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

ہر جنگ میں ہی فضل خدا ساتھ ہمارے
کافی ہیں کئی لاکھ کو دو ہاتھ ہمارے

طے جلد ہو یہ امر کہ اُمت کا بھلا ہی
پھر خیر خبر خونخوار ہی اور اپنا گلا ہی

زینبؑ کو صدا دی کہ جدا ہوتے ہیں اکبرؑ
لو باپ سے گل ملکے گلے روتے ہیں اکبرؑ

۴۸

۵۰

۵۲

نہ بلیوں کے زد جن کے دبانے سے رکیں گے
ہم شیر بھلا انکے دبانے سے رکیں گے

بہتر ہی غریبانہ جو دنیا سے سفر ہو
یوں ہو کہ ہوں تنہا کہ کسی کو نہ خبر ہو

معلوم یہ ہوتا ہی نہ یاں آئینگے اکبرؑ
لے بھیسے ملے رن کو چلے جائینگے اکبرؑ

۴۷

۵۱

۵۳

راضی ہوں اگر آپ سے حضرت نہ لڑیں ہم
جائینگے دعا ہم جی کر رخصت نہ ہوں جب تک

نعرے ہوئے یہ ماں کے پدر کے پدر کے
حضرت بھی بکارنے لگے ساتھ پسر کے

جاتے ہوئے یاں آئے ہیں تاخیر یہی ہی
جو آپ سے میں کہتی ہوں تدبیر یہی ہی

۵۵

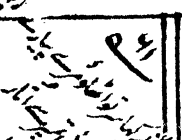

بابا کو گلا رن مین لگانے نہین دیتے
خود جاتے ہین مگر ہمین جانے نہین دیتے

۵۶

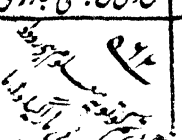

کہتی ہے کہ غم سے مرا دل روتا ہے لوگو
یہ قہر بھی دنیا مین کہین ہوتا ہے لوگو

۵۷

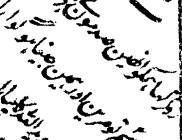

کیا بیتابی ہے جان پہ اس جان جہان کی
بیتابی یہ کیسی ہے جلدی ہے کہان کی

۵۸

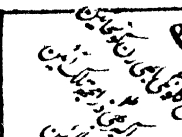

روکے کہا چھوکون یہان آکے سدھارین
جاتے ہین تو صورت مجھے دکھلا کے سدھارین

۵۹

یا لاہی دکھون سے تمھین جفا رہی ہی
تنہا رہمین سمجھو کہ مختار وہی ہے

۶۰

رو کر کہا کچھ رحم نہ آیا تمھین ہمپر
سر رکھدیا جھک کر علی اکبرؑ نے قدم پر

۶۱

تم قبر مین پہلے مجھے گاڑو علی اکبرؑ
اس دائی کی بستی نہ اجاڑو علی اکبرؑ

۶۲

آفت کی سو غم کی ہر اک شام ہی بیٹا
مادر سے بچھڑنے کا یہ ہنگام ہی بیٹا

۶۳

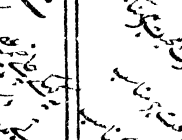

اس گھر کے مرقع کو لٹتے ہوئے دیکھین
بابا کا گلا تیغ سے کٹتے ہوئے دیکھین

۶۴

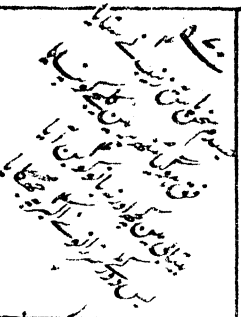

ساکن ہوں تن بطن امین نہ شب میں بھی جاگ
رجائیں کسی دشت میں منھ اپنا چھپا کر

۶۵

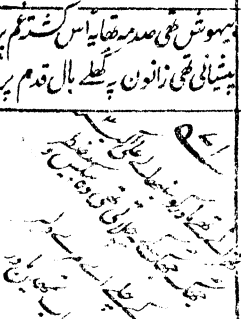

جلدی نکر وداع ہا یہ لخت جگر کا
کچھ کھیل ہے مادر سے جدا ہونا پسر کا

۶۶

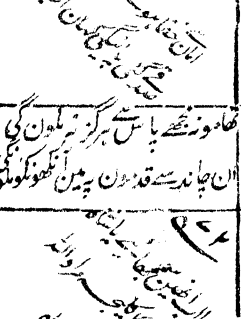

صدقے گئی اندھیر زمانہ ہو نظر میں
دو ٹیوں کے دو داغ برابر ہیں جگر میں

۶۴

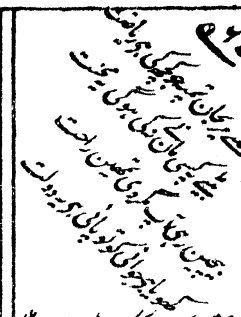

روتے تھمیں کب ٹپکے روئی نہیں باندھی
لاؤ تو لہو بھی چین سے سوئی نہیں باندھی

۶۵

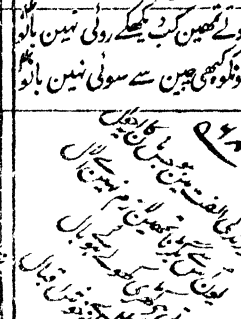

خوف اسکی ہلاکت کا ہی جبر پہ تعب ہو
پھٹ جائے جو صدمے سے کلیجہ تو عجب ہو

۶۶

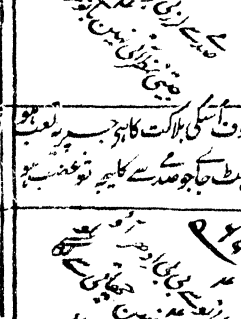

از زندہ شہ صابر و شاکر نہ رکے گا
یہ گو سکا منزل کا مسافر نہ رکے گا

۶۷

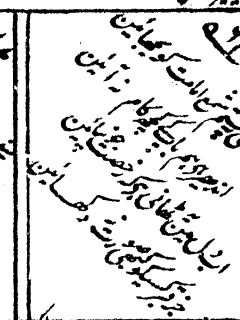

بیہوش تھی صدمہ تھا یہ اس کشتہ غم پر
پیشانی تھی زانوں پہ کھلے بال قدم پر

۶۸

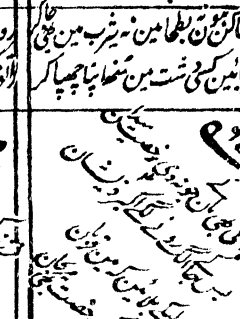

تھا ہونہ تجھے پاس سے ہرگز نہ ٹلون گی
ان چاند سے قدموں پہ میں آنکھوں کو ملونگی

۶۹

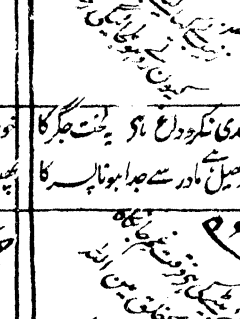

تلتی نہیں جب سر پہ قضا آتی ہی صاحب
بے بس ہیں اجل انکو لئے جاتی ہی صاحب

۷۴

وہ صبا پھر نہ چلی کبھی جو چمن میں آئی
ہم سے ان نے نہ ملایا گلے اور منہ نہ دکھایا
محل سلطنت میں نہ بیٹھا نہ تخت پر آیا
ہوئی بے کس و بے یار جو غربت میں آئی

۷۵

ہوئے ہیں جو کہ ہمارے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے

۷۶

ہوئے ہیں جو کہ ہمارے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے

۷۷

ہوئے ہیں جو کہ ہمارے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے

۷۸

معلوم نہ تھا ہاتھ سے کیوں کھو دینگے ان کو
یہ ہمکو نہ روئینگے ہمین رو دینگے ان کو

۷۹

ہوئے ہیں جو کہ ہمارے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے

۸۰

ہوئے ہیں جو کہ ہمارے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے

۸۱

ہوئے ہیں جو کہ ہمارے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے
ہمارے ہوئے ہیں ہم ان کے پیارے

۸۴

پھری جو شان قدرت باری نظر آئی
رو ف پر محمد کی سواری نظر آئی

۸۵

ساقہ اسکے رظاہر بھی کوئی راہ مین پہونچا
بھرتا ہوا ٹھیک صف خیگاہ مین پہونچا

۸۶

آباد تھا گھر جس سے وہ دلبند یہی ہے
اکبر شہ مظلوم کا فرزند یہی ہے

۸۷

وہ مہر ہے ہر ملک مین تو یر ہی جسکی
وہ ماہ ہے ہر شہر مین تصویر ہی جسکی

۸۸

کیا تیر ہی دیکھو اسد اللہ کا پوتا
قم لاکھ ہوا ور ایک ید اللہ کا پوتا

۸۹

لخت جگر سبط رسول عربی ہون
کافی ہی یہی فخر کہ ہمشکل نبی ہون

۹۰

لو در بخزانہ ستمگر ہین ہمارے
کرتے ہین مگر میر یہ جوہر ہین ہمارے

۹۱

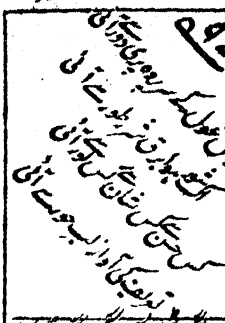

تھرائی ہے پر چرخ کے روح امین کی
رو کے ہوئے ہے سات طبق سر پہ زمین کے

۹۲

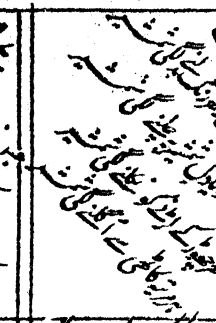

نکلی تو قسم فتح کی کھائے ہوئے نکلی
جھلے سے دلھن سر کو جھکائے ہوئے نکلی

۹۳

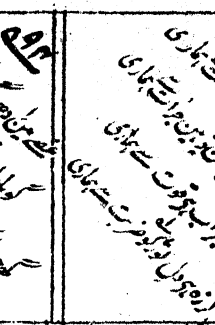

پاس آگیا بھوکے کے لہو گھٹ گیا اسکا
منھ دیکھ لیا جس نے گلا کٹ گیا اسکا

۹۴

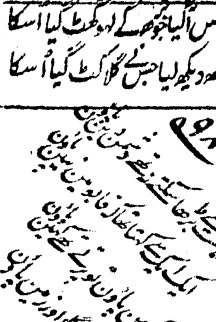

کعبے کی بھی فوجوں سے نہ توڑے کے نکلے
شاہد ہے خود اللہ کہ بت توڑ کے نکلے

۹۵

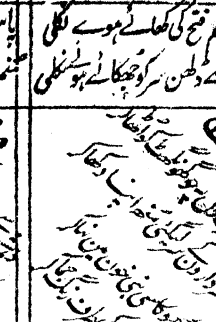

دم خوف سے پانی نہ رہا خیرہ سر و یمن
معلوم ہوا آگ لگا دی سپر و یمن

۹۶

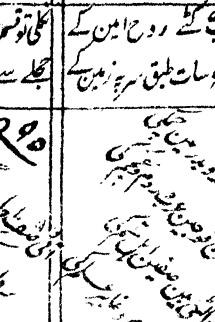

ہر جسم کو دو کر کے گرا دی تھی شمشیر
اک ہاتھ میں قصہ ہی چکا دی تھی شمشیر

۹۷

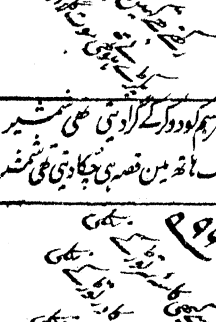

چھائی یہ سیاہی کہ نہ جنگل نظر آیا
خورشید پہ اندھا ہوا بادل نظر آیا

۹۸

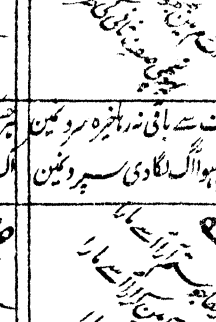

تھی وہ کہاں جنگ کے فن یاد یہ اسکو
سب تیغ دو پیکر کے چلن یاد تھے اسکو

۹۹

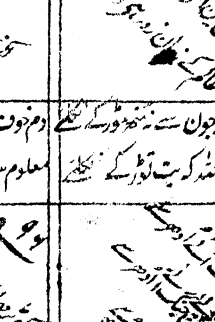

چوڑنگ سے کٹتے ہیں اسد ابھی دو ٹھا
مڑ میں پڑے کھچا ہا تو رہوار بھی دو ٹھا

۱۰۰

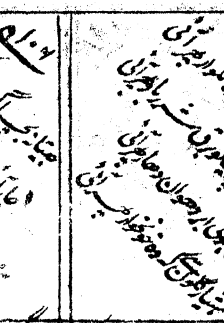

۱۰۱

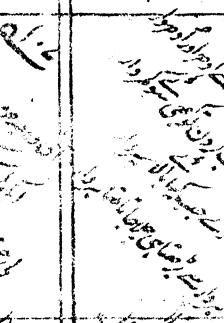

۱۰۲

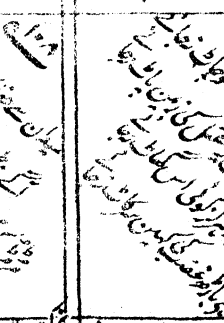

۱۰۳

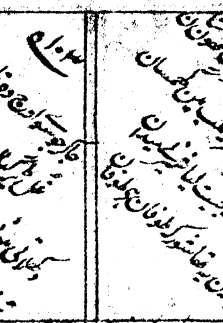

۱۰۴

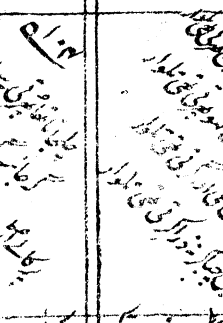

۱۰۵

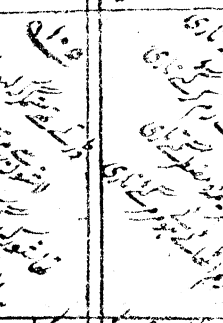

۱۰۶

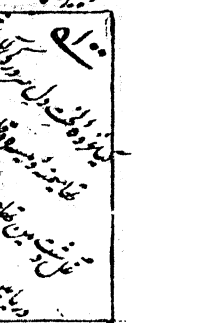

۱۰۷

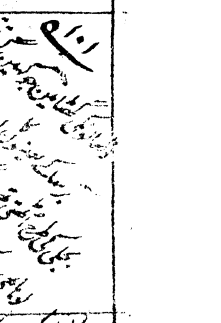

۱۰۸

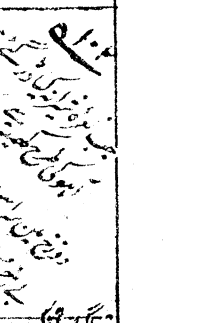

۱۰۹

خالی ہو میدان تو لاوے رن سے پلٹ کر
اب سامنے آوے نہیں کوئی سر آور
جی چھوڑ کے بھاگے ہے دلیروں کو ہمارے
یہ کون ہے کس شہر کا کس ملک کا ہے وار

کوفی ہیں کہ ہر شام کے جرار کہاں ہیں
لڑتے تھے جو تنہا وہ نمودار کہاں ہیں

۱۱۰

خالی ہو صفوں کی نہ تو ہل رن سے پلٹ کر
آوے نہ کوئی سامنے میدان سے ہٹ کر
جنگل میں ہر اک قافلہ غارت ہے ہمارے
یہ کون ہے کس شہر کا کس ملک کا ہے وار

جنات بھی کانپیں گے وہ رن آج پڑے گا
اک غل خدا کا عرش سلیمان سے اڑے گا

۱۱۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یاں دبدبہ اقبال قدم چوم رہا ہے
تولے ہوئے تلوار اسے جھوم رہا ہے

۱۱۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کاٹے جسے تلوار وہ جوشن نہیں بچتا
ان نیزہ زنوں سے کوئی تن نہیں بچتا

۱۱۳

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

موجود کبھی میرکو جاتا نہیں میں نے
مونگیا ہو یہ لمحہ دلو کو مانا نہیں میں نے

۱۱۴

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دل خاک ہلاکت میں نہ ڈال اپنے کو ٹل جا
یہ خیر اسی میں ہے کہ میدان سے نکل جا

۱۱۵

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خیر اپنی مسافر ہماری بھی کیا ہے
ظالم ہی کو بے یہ میدان وغا ہے

۱۱۶

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہے جان فدا سبط رسول عربی پر
صدقے ہے جوانی مری فرزند نبی پر

۱۱۷

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

خاموش ہیں مانند گہر کچھ نہیں کہتے
گو بحر شرافت میں مگر کچھ نہیں کہتے

۱۱۸

[illegible]

لے میان سے قصہ یہ نکالا ہے کمان کا
تلوار کا یاں کام ہے یا تیغ زبان کا

۱۱۹

[illegible]

تلوار کا اک وار بھی چلنے نہیں دیتا
پنجے سے تجھے اب تو نکلنے نہیں دیتا

۱۲۰

[illegible]

زور آنکھ لڑتے ہی ہوا ہو گیا تن سے
دل ٹوٹ گیا خنجر ابرو کی شکن سے

۱۲۱

[illegible]

سوذی ہے ہر اسان نہیں ہوتا علی اکبرؑ
ارزور کے ورندے کا ہے پوتا علی اکبرؑ

۱۲۲

[illegible]

حسن جا تھی وہیں مثل پری جلوہ کناں تھی
یاں تیر کو دیکھا تو نہ بوڑی نہ سناں تھی

۱۲۳

[illegible]

چلے سے ملا تیر جو اس دشمن دیں کا
اک خم ہوا اک راست ہوا قامت کیں کا

۱۲۴

[illegible]

دل آ گیا مٹھی میں جو تلوار کا دستہ
دان دل کو سنبھالے شہ ابرار کھڑے ہیں
یاں سب سے پہلے پہ کماندار کھڑے ہیں

۱۲۵

[illegible]

اسطرح چلی کوند کے اظلم کی کمان پر
تل پڑ گیا بجلی گری رستم کی کمان پر

۱۲۶

[illegible]

ظالم کو شب ارزہ جو چڑھی جانب زیں پر
تھی نصف کمان ہاتھ میں اور نصف میں زیں پر

۱۲۱

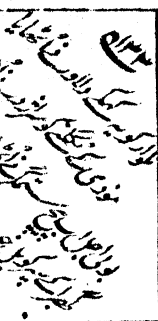

ضرب اُس کی وہ تھی برق سے جگر دیو کا خوں تھا
وگرنہ تھا خانۂ بدعت کا ستوں تھا

۱۲۲

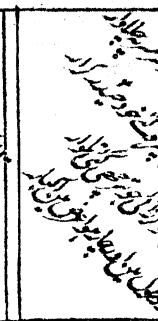

کس حسن سے گزستم ایجاد کو کاٹا
کاری کی طرح تیغ سے فولاد کو کاٹا

۱۲۳

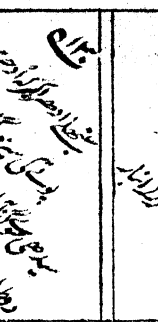

صورت نہ کوئی غیر تباہی نظر آئی
داہے ہوئے شامی کو سیاہی نظر آئی

۱۲۴

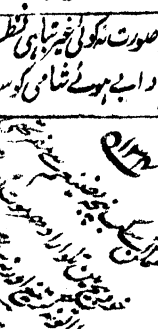

مارا وہ اسکا سر زمین سے نہیں اُٹھتا
گر ہاتھ پہ جسپر وہ زمین سے نہیں اُٹھتا

۱۲۵

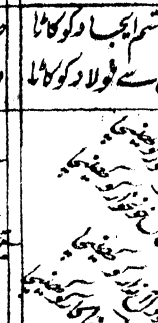

آکر نے کہا دیکھئے اسکو بھی دغا میں
باقی یہی اک مرحلہ ہے تیری قضا میں

۱۲۶

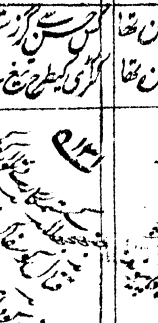

غل تھا ملک الموت نے پھر گو کو مارا
چلاتی تھیں پریاں کہ سیہ دیو کو مارا

۱۲۷

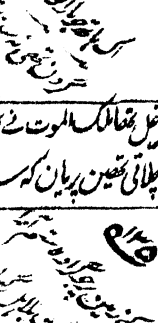

اونچا کیے وہ گرز گراں سر پہ نظر آیا
ہر جب شہ مردان کے برابر نظر آیا

۱۲۸

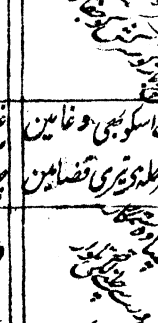

فرمایا کہ ہر فخر خدا حرب ہماری
ہشیار کہ چلتی ہے بسم اللہ غرب ہماری

۱۲۹

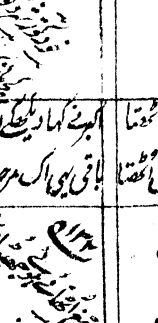

فوج میں ہوئی پائی شکست اہل جفا نے
روؤ رہبن رحم کیا ہمپہ خدا نے

۱۲۸

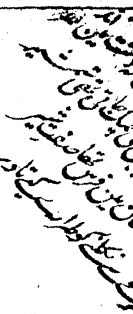

۱۲۹

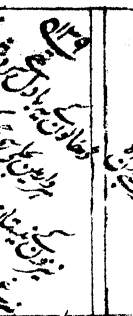

۱۳۰

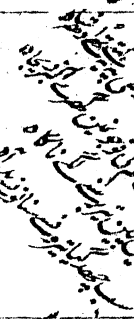

زخم اور قیامت ہوا اس سیاہ کے حق میں
خورشید زمیں دوز گیا خون کی شفق میں

جب تک نہ تھکا کوئی قریب آنے نہ پایا
اس قہر کے دریا سے گر جانے نہ پایا

لاشے پہ تڑپتے ہوئے جب آ نکلینگے بابا
یہ گھاؤ جو دیکھیں گے تو مر جائینگے بابا

۱۳۱

۱۳۲

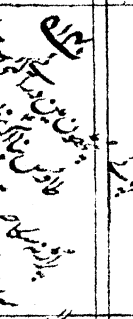

۱۳۳

سر کو جو جھکتی ہے کرے پانچ کو دس کو
تلوار دیتے ہے سر کرد و بہادر کے فرس کو

تیور کے گئے آیا جو لہو بہ کے جبین پر
سر تھام کے ہاتھوں سے بھی کے خانۂ زین پر

جی جاؤں یہ غم دل سے جو آنسو نکل جائے
آنے وہ نہ پائیں کہ مری جان نکل جائے

۱۳۴

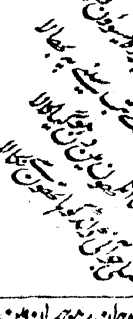

۱۳۵

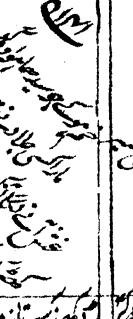

۱۳۶

تھے دل پہ سنانین یہ تنکے جو تھے جانے
یہ دیکھ کہ بسی تازہ جواں پر ہو جہاں میں

گودی میں لیا دوڑ کے پوتے کو علی نے

۱۴۵

کس درد سے دم اکبر دلگیر نے توڑا
آنے لگی ہچکی تو گلا تیر نے توڑا

۱۴۶

اُمت کے ہیں ظلم یہ بیداد گری ہے
خون میں ترے محبوب کی تصویر بھری ہے

۱۴۷

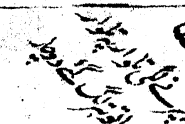

آتا انھیں کیا صبر جگر چھری دل پہ چلی تھی
اک مانوے عالم تھی اور اک نیند علی تھی

۱۴۸

زخمی ہر اک بر نے تو ڑا ہی گلے کو
چھاتی سے لگا لو مرے نازوں کے پلے کو

۱۴۹

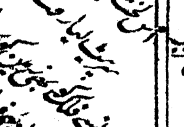

غم تھا کہ نہ چھپ مادر دیرینہ کو دیکھا
آنکھوں میں دم اکا قوج شاہ کو دیکھا

۱۵۰

بچے مرے کہنے تری تصویر بنا دی
شبیر نے گھبرا کے وہیں لاش اٹھا دی

۱۵۱

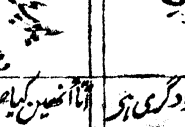

بیان کا مصیبت ہے شہ جن و بشر پر
پہونچے ہیں حسینین ابن علی لاش پسر پر

۱۵۲

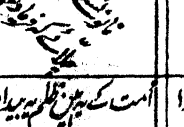

نکلی رہی ہو تو تن تشنہ لبی میں
پہنچا دیئے گئے دربار رسول عربی میں

۱۵۳

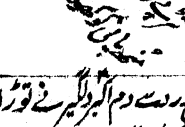

آفت نا فلک ٹوٹ پڑا جان حزیں پر
منہ اُس نے رکھا سینے پہ اور اس نے جبیں پر

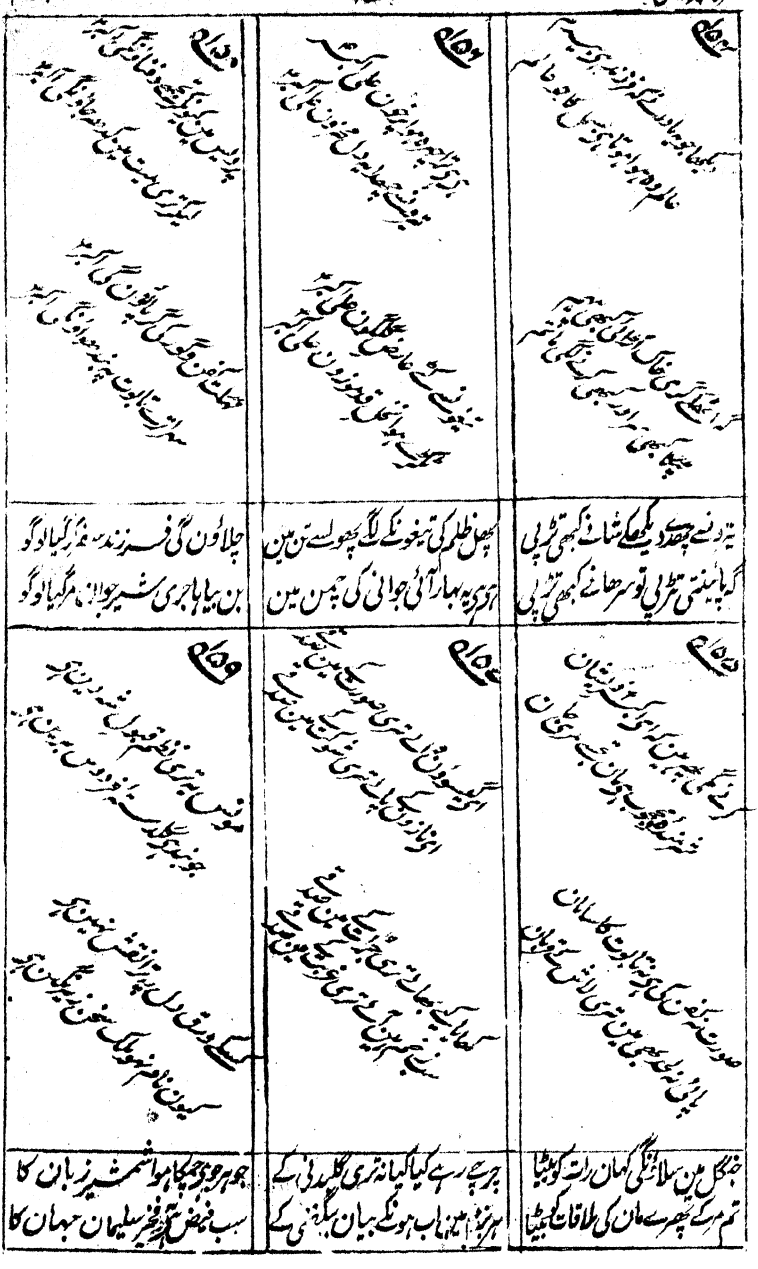

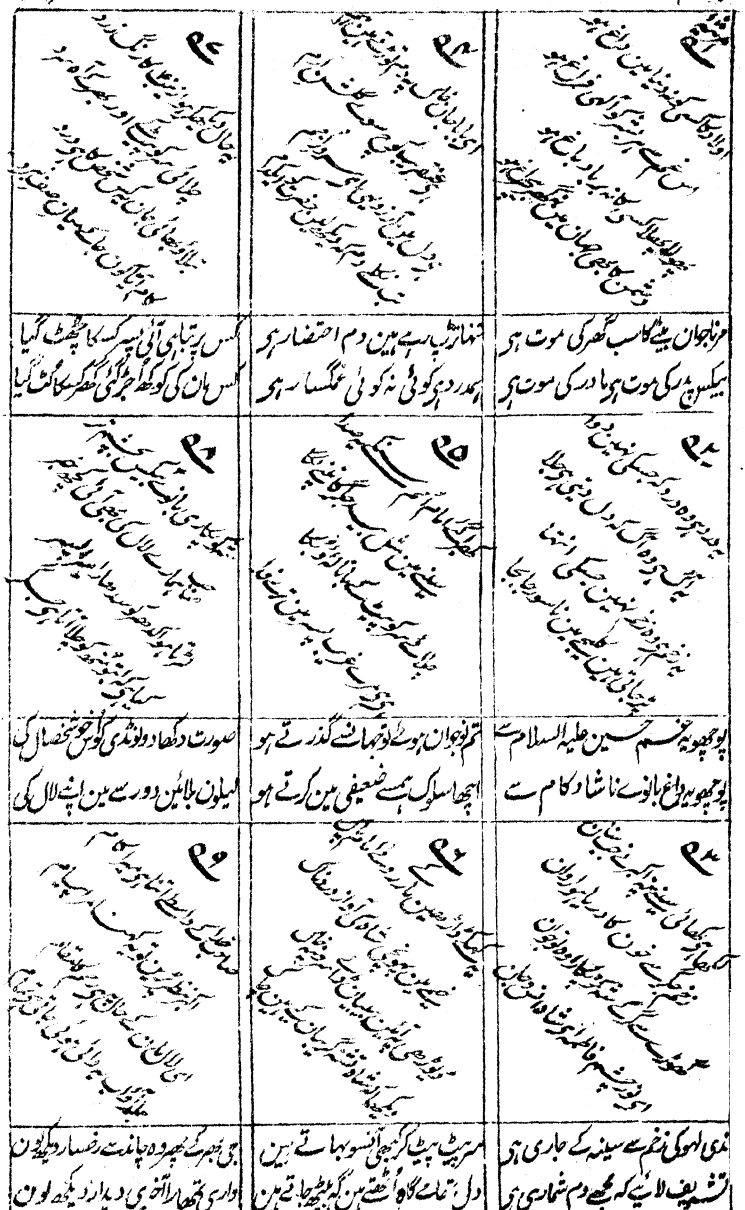

مرنا جوان بیٹے کا سب گھر کی موت ہے
بیکس پدر کی موت ہے مادر کی موت ہے

تنہا رہے ہیں دم اخضار رہے
ہمدرد ہے کوئی نہ کوئی غمگسار ہے

کس پر تباہی آئی پسر کہ کہا چھٹ گیا
کس ماں کی گود اجڑ گئی گھر کس کا لٹ گیا

پوچھو یہ غم حسین علیہ السلام سے
پوچھو یہ داغ بانوئے ناشاد و کام سے

تم نوجوان ہوئے تو جہاں سے گذر گئے ہو
اچھا سلوک ہم سے ضعیفی میں کر گئے ہو

صورت دکھا دو لوتھڑی کو اس حسین خصال کی
لیلیٰ بلائیں دور سے میں اپنے لال کی

ندی الموں کی نم سے سینہ کے جاری ہے
تشریف لائیے کہ مجھے دم شماری ہے

سر پیٹ پیٹ کر کبھی آنسو بہاتے ہیں
دل تھامے گاہ اٹھتے ہیں گہ بیٹھ جاتے ہیں

جی بھر کے پھر وہ چاند سے رخسار دیکھ لوں
واری تمہاری آخری دیدار دیکھ لوں

۱۰

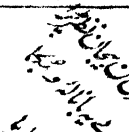

اب لشکر قلیل کی اپنے صفائی ہے
اک بر چھی میرے شیر نے سینے پہ کھائی ہے

۱۱

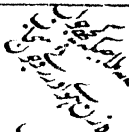

لو تو خدا کے واسطے اب خاک اڑانے دو
اکبر کی لاش پر مجھے میدان میں جانے دو

۱۲

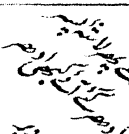

تھا دل میں درد رانگ پھوپھی نے نہ سنا تھا
من میں ہر ایک لاش کو جھک جھک کے تکتے تھے

۱۳

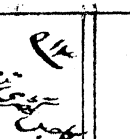

اپنے پسر کی دیر سے مجکو تلاش ہے
واں لیچلو جہاں علی اکبر کی لاش ہے

۱۴

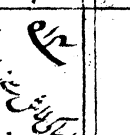

لاشہ دیکھا کر اپنی شکل دکھا دو حسین کو
اکبر پھر ایکبار صدا دو حسین کو

۱۵

بیکس ہوں مجھ پہ رحم بھی کھاتا نہیں کوئی
لاشا مجھے پسر کا بتاتا نہیں کوئی

۱۶

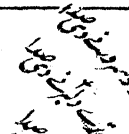

اس تشنہ لب کی شکل دکھانے نہ آپ کو
مڑ کر بھی لاش کے نظر آتے نہ آپ کو

۱۷

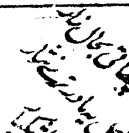

پاس آ گیا ہے امت خیر الانام کا
ورنہ مزار دکھاتا تمھیں اس کلام کا

۱۸

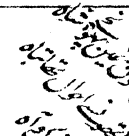

بیکس ہوں مجھ پہ رحم بھی کھاتا نہیں کوئی
لاشا مجھے پسر کا بتاتا نہیں کوئی

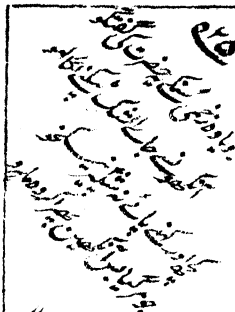

بانو ادھر کہ یاں تہ و بالا دلبر تڑپتا ہی
اس نخل کے تلے علی اکبر تڑپتا ہی

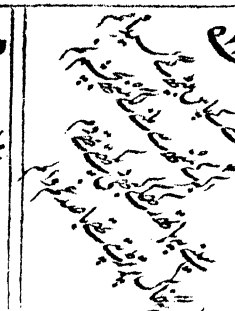

چلاتے تھے کبھی مرے دلبر جواب دو
مرجائیگا پدر علی اکبر جواب دو

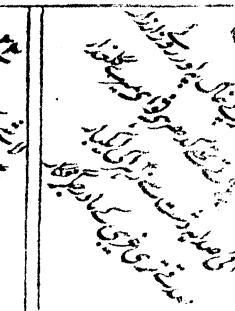

خشکی سے زرد رنگ تھا گلگوں تھا خون رواں
منہ کھولے تھا جو پیاس سے بیتاب نیلا تھا

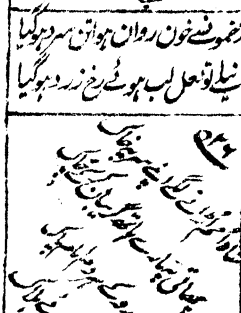

منہ خشک ہی جگر میں ہی تاب و تواں نہیں
کہتا ہی کیا پیوں کہ پدر تشنہ کام ہیں

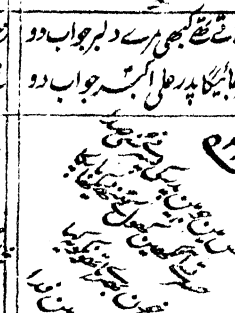

پھر جہان میں اب کوئی دم ہوں جہاں میں ہیں
یا شاہ ہم مسافر یا در رکاب ہیں

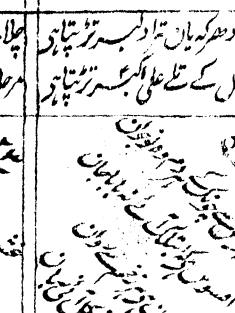

ہم کس سے اپنا حال کہیں تم تو مر گئے

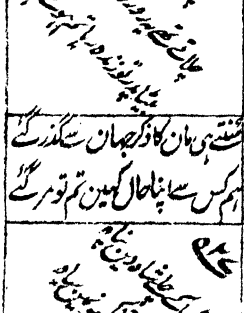

بھائی بھر آئی سطر رسالت پناہ کی
سنبھالتے اختیار ہاتھ پسر کہکے آہ کی

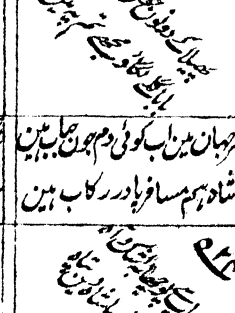

کھولا ہی سر زمین پہ ہی چادر پڑی ہوئی
منہ پیٹے ہی خیمے کے در پر کھڑی ہوئی

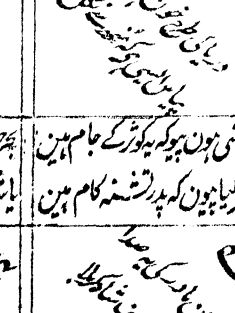

سر پیٹ کر پکاری خدا کی گواہی ہی
وہ صاحبو پسر کی مرے لاش آئی ہی

۲۹

شہ کی بہن بھی چاک گریبان کیے ہوئے
بانو بھی بال منہ پہ پریشان کیے ہوئے

اس طرح تیغ سے نہ ملا اپنا کٹا ہمیں ہم
بیٹا تمہارا اٹھ کے رکو تو نہ جائیں ہم

۳۰

خون سے بھری تھی شکل جو باہر کو جاے کی
حالت لگی فلک پہ صدا ہاے ہاے کی

مدت سے تھی ہوس مجھے دولھا بنانے کی
اے لعل تھی خبر نہ ترے مارے جانے کی

۳۱

گھوڑے سے گر کے رن میں جو ہوے نثار خاک پر
سب گرد ہم گئی ہے تن چاک چاک پر

چالیس روز رن میں پڑے دھوپ کھاؤ گے
معلوم ایسے ہو کہ کفن بھی نہ پاؤ گے

۳۲

رباعی

دیکھی جو ذوالفقار میں عالم ہوا یہی
دریاے خشمناک دو عالم ہوا یہی
ہیبت سے خلق آکر ہم ہو گئی
دیکھی جو ذوالفقار میں عالم ہوا یہی

۱۴ مرثیہ

[illegible]

۱۵

[illegible]

۱۶

[illegible]

جاتا ہو خلق سے گل نورس حسینؑ کا
خنجر گلے پہ ہو گا کہ ہو دم خجر کی آرزو

ذوسر کو ضرب کرز گران سر کی آرزو
پیاسے گلے کو ہو گی دم خنجر کی آرزو

[illegible]

عارض میں پھول سے بھی ہو بہتر طرب وتا بمیں
سبزہ شروع ہو ابھی باغ شباب میں

ہوتا ہو گھر تباہ شہ دیں پناہ کا
چھپتا ہو چاند خاک میں زہرا کے ماہ کا

[illegible]

گردوں ہو جس سے پست وہ عالیجناب ہو
خورشید چہ صدقے ہو وہ آفتاب ہو

تم بیاہو شور ہو فریاد و آہ کا
سمار جروس مرگ سے ہو تا ہو بیاہ کا

[illegible]

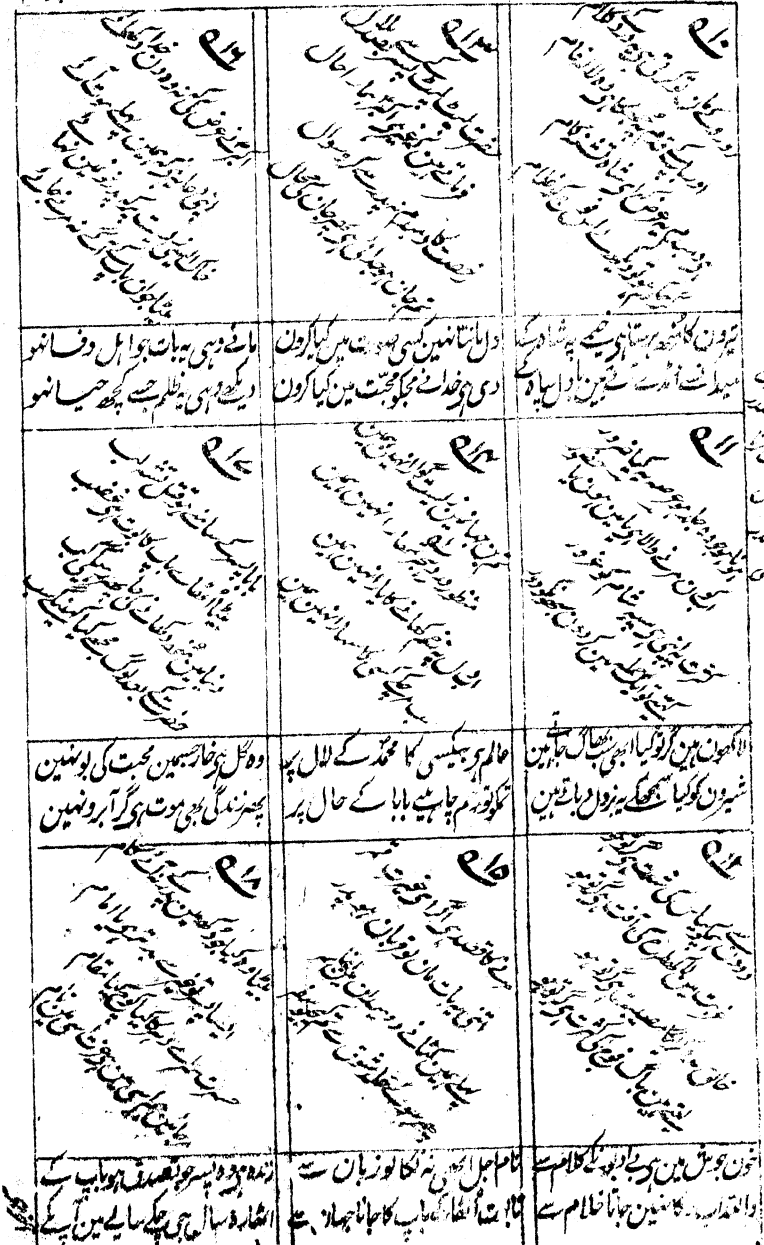

۱۹

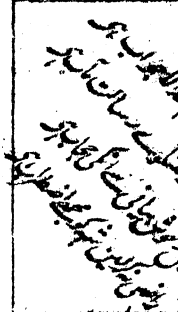

جب آئے ہیں ہشت کے ہیں پہر لیے ہوئے
حیدر کھڑے ہیں ساتھ کو شر لیے ہوئے

۲۰

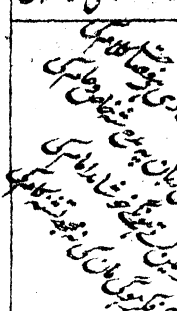

ہیں کون ہوں بھلا جو سماؤں نگاہ میں
حضرت تو گھر لٹاتے ہیں خالق کی راہ میں

۲۱

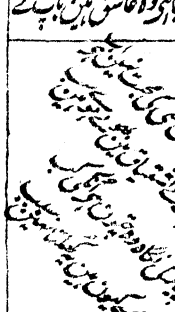

چرچا رہے عطائے امام خلیل کا
سب بھول جائیں صبر و تحمل خلیل کا

۲۲

ہنسنے لگا صبر کر کے خدا پر نگاہ کی
مادر سے جا کے لپٹے رفیق حرم گاہ کی

۲۳

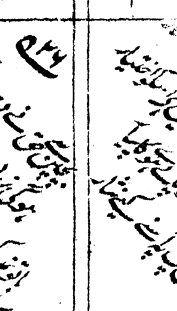

بن حسن ہے اب نہ محمد نہ حیدر ہے
چھوڑا جو آپ نے بھی تو پھر اسکا کون ہے

۲۴

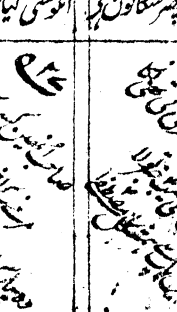

صبر اور ہو جان مری نکلی جاتی ہے
آواز مجکو بھائی کے رونے کی آتی ہے

۲۵

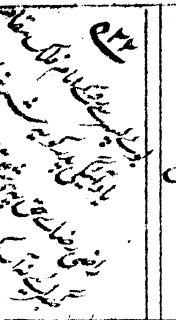

غمگین دل شبیہ محمد کیا حسین
انکا سوال شہنے کبھی سو کیا نہیں

۲۶

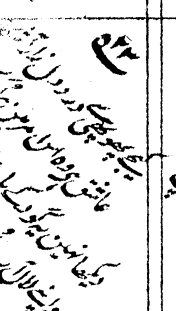

یا دو پکاری ہے ہی میں قربان آپ کے
انکو کسی نے کیا ہی وہ عاشق ہیں باپ کے

۲۷

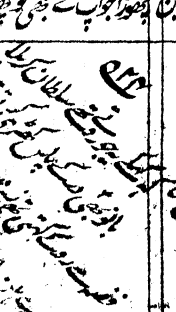

دیکھا بڑھا جو آگے برابر کے آئے تھے
باقی تھی میں بلا میں وہ آنکھیں چرا گئے تھے

۲۸

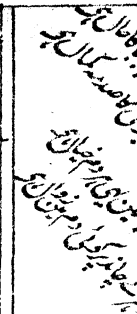

گیا گھیرین گھوڑے جان پہ اب ہم کو کھیلے ہین
نرغے مین فوج کے مرے بابا اکیلے ہین

۲۹

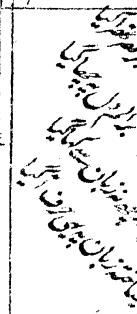

ہر دو داغ ہوتا ہو آرام جان مرا
ناشاد نامراد چلا نوجوان مرا

۳۰

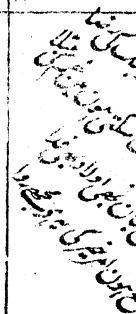

غربت رہے نثار جو سر فرو ش ہو
نزدیک ہر کہ شمع امامت خموش ہو

۳۱

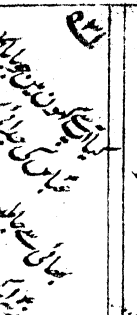

امان کیا تھا رخ سوے میدان امام نے
قدمون پہ گر کے روک لیا ہر غلام نے

۳۲

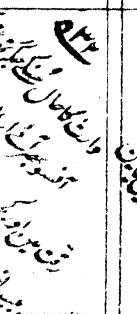

سب گھر نثار دل پہ ہر الانام پر
اچھا ہین صدقے جاؤن فدا ہو امام پر

۳۳

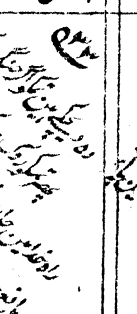

کچھ غم نہین مرون کہ جیون بانٹا ہو ہونے
ہین بھی مطیع حکم شہ دین پناہ ہونے

۳۴

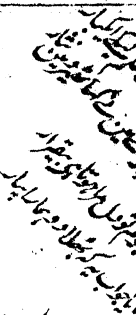

واری رووانیونہ فلک کی ستائی کو
دادی سے کہکے جا دلا لیجو دائی کو

۳۵

بادے ہوے کا ہجر غضب ہی جہان مین
چپکی کو مین پہ جان نہین انکی جان مین

۳۶

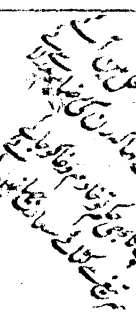

لو ڈن ہاتھ جوڑ کے اُس دلفگار سے
جا کر گلے لپھوپی کے لپٹ جاؤ پیار سے

۳۷

تکلیف کیوں اُٹھائی مرے پاس آنے کی
کچھ وجہ کہیے پاؤں پہ گردن جھکانے کی

۳۸

تم صابر ہو کے آئے مرا دل دکھانے کو
کیا مان نے کہا تھا تمہیں میدان جانے کو

۳۹

بچتا ہے گاہ وقت جو رخصت کا کام گیا
بابا اُدھر گئے کہ اِدھر دم نکل گیا

۴۰

صدقے کے سطرِ دل بیتاب شق نہو
ایسا شفیق چھٹتا ہے کیونکر قلق نہو

۴۱

منظور کر لیا کہ ہو اوجھل نگاہ سے
یوں دل اُٹھا لیا ہے یوسف کی چاہ سے

۴۲

صدمے تو کی یہ کیا کہ دل افسردہ ہو گئے
اللہ اتنی بات پہ آزردہ ہو گئے

۴۳

واں جاؤ جلد آئے ہو رخصت کے واسطے
مجھ سے نہ کہو ران کی اجازت کے واسطے

۴۴

گو تم پہ سر عزیز ہیں ان کے ماتم میں بار ہے
مختار کے حضور میں کیا اعتبار ہے

۴۵

ایسا نہ تھی جو رکھتی خفا کر کے آپ کو
دیکھا اسی نہاد سے جس پر کے آپ کو

۴۸

اکبر جو تیغ ہاتھ میں تولے ہوئے چلا
پیچھے حرم بھی بالوں کو کھولے ہوئے چلا

۴۹

طاؤس صد جگر گئے طرز خرام پر
دل آہوؤں کے پس گئے ایک ایک گام پر

۵۰

جلوہ کیا چراغ تجلی نے زین پر
ٹھہرا کے گر پڑے شہ و الا زمین پر

۵۱

۵۲

تمسے ہو ان پسر کو جو قسمت جدا کرے
بتلاؤ یہ ضعیف پدر جی کے کیا کرے

۵۳

ان آفتوں میں کی نہ رفاقت خضب کیا
اکبر بچھڑ کے تمنے ہمیں جان طلب کیا

۵۴

غربت میں ہمکو یہ نہ توقع تھی آپ سے
ایسا سلوک کوئی بھی کرتا ہے باپ سے

۵۵

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

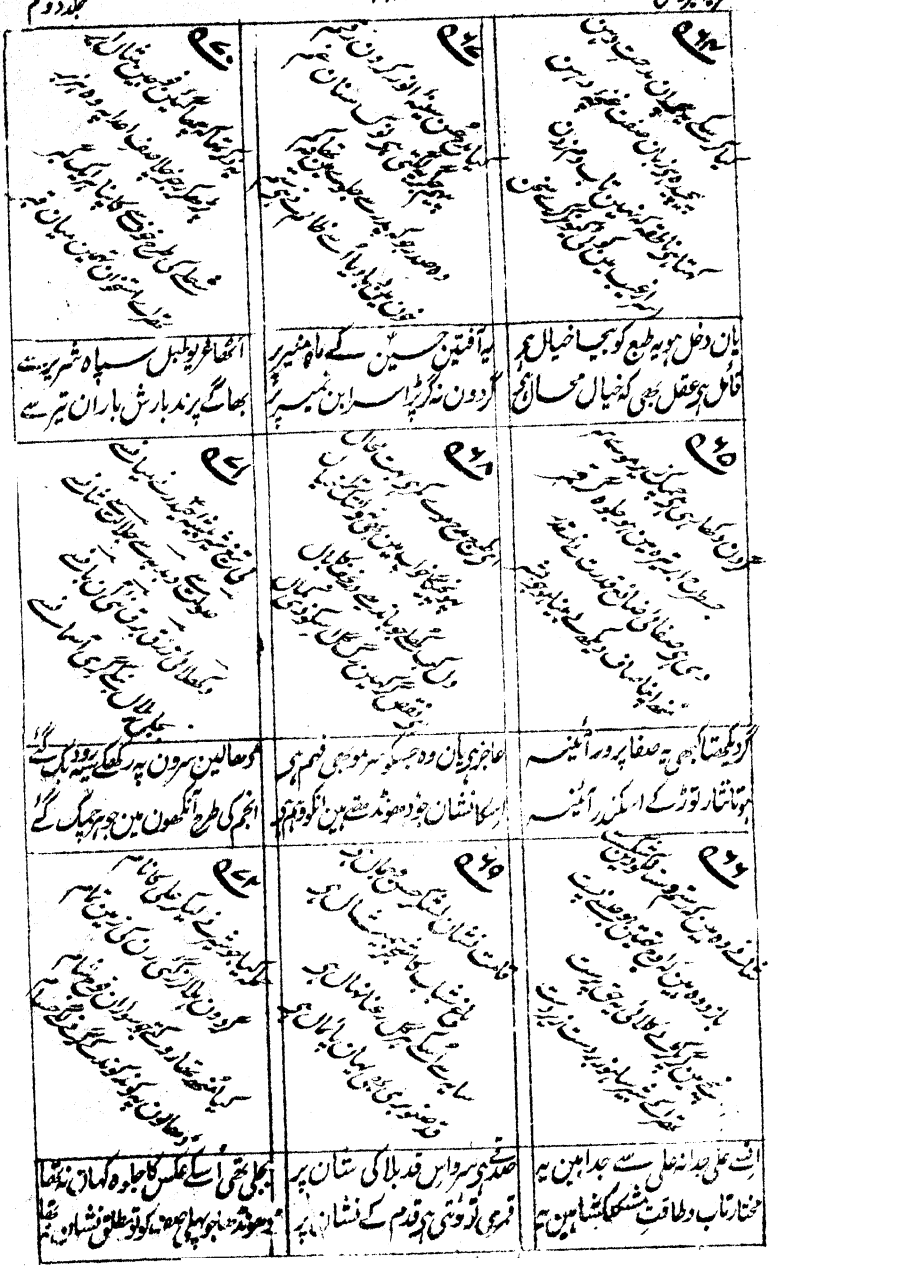

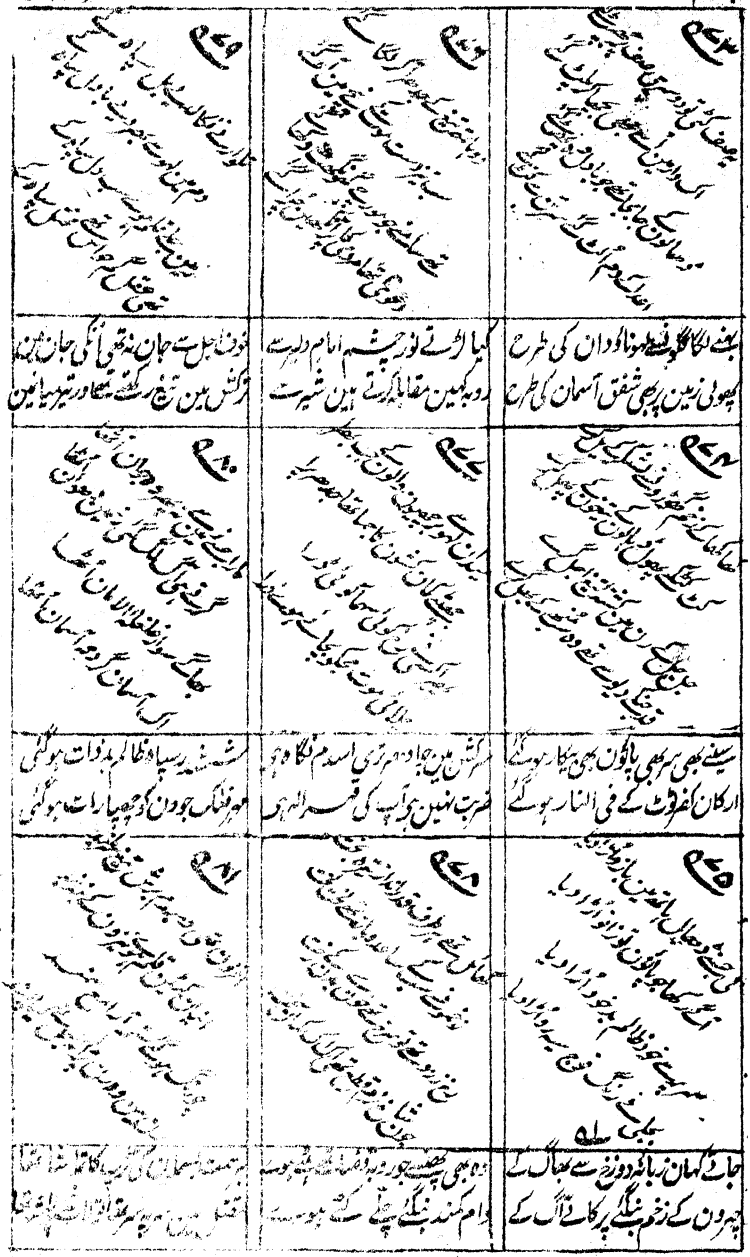

۸۱۲

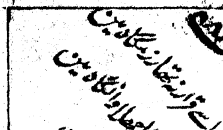

چہرہ کے گل آج ہر اک بد صفات کا
دفتر الٹ گیا ہی تمہاری حیات کا

۸۱۳

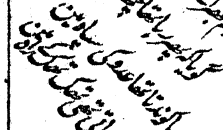

اس بدی جو سامی کو نر کا لال ہی
مشرب مین ہر کسے یہ احمر حلال ہی

۸۱۴

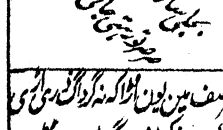

پشہ ہر ایک تشنہ خون شریر تھا
ہر اہل پڑے تھے یہ جوش خمیر تھا

۸۱۵

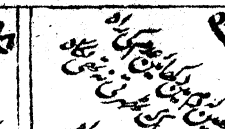

فتح و ظفر ازل سے اسی کے عمل مین تھی
دلبر یہ تھا کہ صورت دلبر بغل مین تھی

۸۱۶

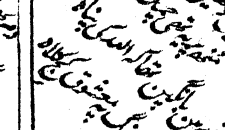

آفت تھا سر جھکائے وہ ڈھنگ کی وہ چال کا
دھوکا تھا شامیون کو شفق مین ہلال کا

۸۱۷

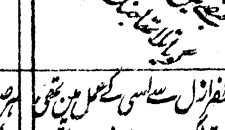

مارا تھا سر کشون کو جو ٹاپون سے وار کے
رنگے تھے دست و پا لہو سے حنائی خضاب سے

۸۱۸

ہر صف مین یون الجھ کے نہ گرد گئی رہی اڑی
طاؤس جیسے باغ سے گویا پری اڑی

۸۱۹

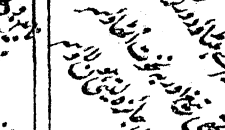

وسعت جو دوڑنے کی نہ پاتا تھا دشت مین
کیا کیا سمٹ کے آتا تھا ایک ایک گشت مین

۸۲۰

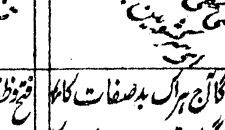

اگلین صفین کو تو یان جسد مدل گئین
جیسے یان سمگرون کے کلیجون پہ چل گئین

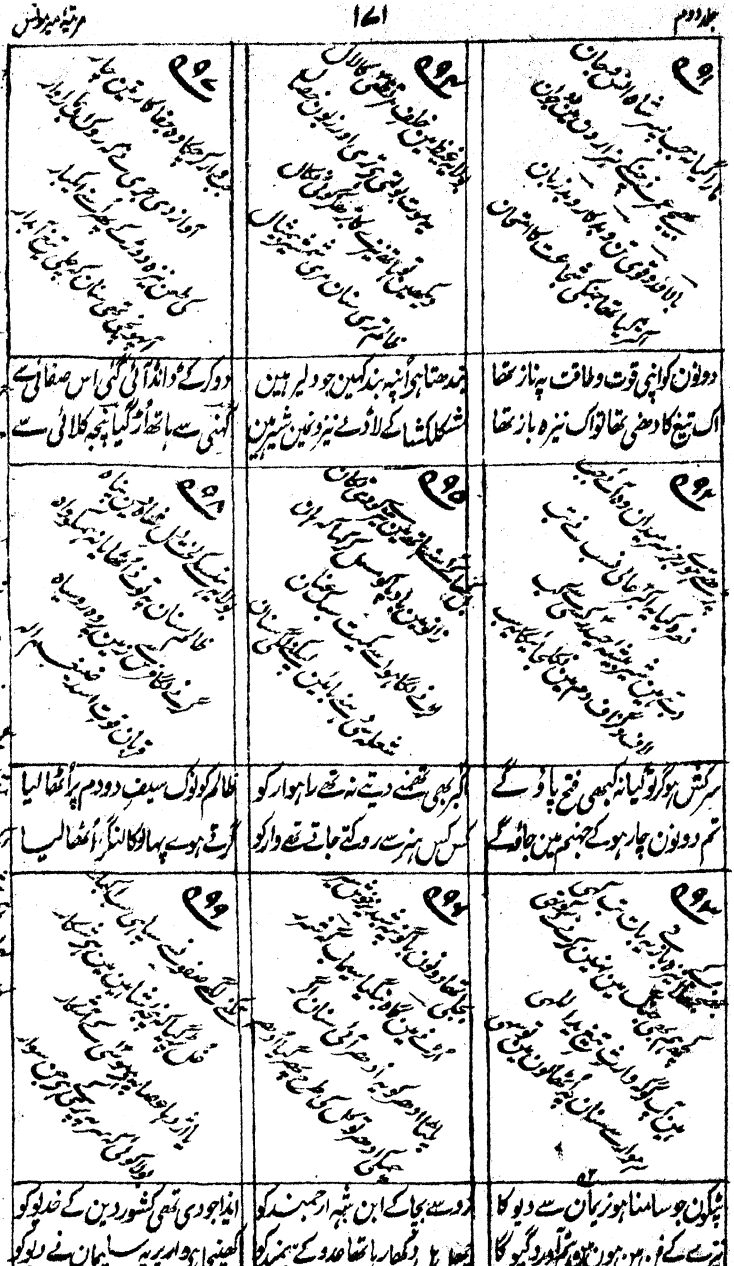

۹۶
ہار گیا جب بیسر شاہ الفت و جان
بیچ عمر ننگی و بیاہ ور و بیان
ہاتھ اور قوی تن و بیاہ ور و بیان
آکر ہیرا تھا جنگی شجاعت کا امتحان

۹۷
بند ہتا ہی اپنہ بند کمین جو دلیر ہین
شکل کشا کے لاڈلے نیزہ زنین شیر ہین

۹۸
دو کر کے ڈانڈ آئی گئی اس صفائی سے
آہنی سے ہاتھ اڑ گیا پہنچہ کلائی سے

۹۹
دونون کو اپنی قوت و طاقت پہ ناز تھا
اک تیغ کا دھنی تھا تو اک نیزہ باز تھا

۱۰۰
سرکش ہو گر تو گیا نہ کبھی فتح پاؤ گے
تم دونون چار ہو کے جہنم مین جاؤ گے

۱۰۱
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۰۲
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۰۳
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۰۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۰۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۰۶
تم دونون چار ہو کے جہنم مین جاؤ گے
سرکش ہو گر تو گیا نہ کبھی فتح پاؤ گے

۱۰۷
بند ہتا ہی اپنہ بند کمین جو دلیر ہین
شکل کشا کے لاڈلے نیزہ زنین شیر ہین

۱۰۸
دو کر کے ڈانڈ آئی گئی اس صفائی سے
آہنی سے ہاتھ اڑ گیا پہنچہ کلائی سے

۱۰۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۱۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۱۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۱۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۱۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۱۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۱۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۱۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۱۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۱۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۱۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۲۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۲۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۲۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۲۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۲۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۲۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۲۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۲۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۲۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۲۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۳۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۳۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۳۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۳۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۳۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۳۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۳۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۳۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۳۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۳۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۴۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۴۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۴۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۴۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۴۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۴۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۴۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۴۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۴۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۴۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۵۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۵۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۵۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۵۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۵۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۵۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۵۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۵۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۵۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۵۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۶۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۶۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۶۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۶۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۶۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۶۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۶۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۶۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۶۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۶۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۷۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۷۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۷۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۷۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۷۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۷۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۷۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۷۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۷۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۷۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۸۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۸۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۸۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۸۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۸۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۸۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۸۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۸۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۸۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۸۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۹۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۹۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۹۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۹۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۹۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۱۹۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۱۹۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۱۹۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۱۹۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۱۹۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۰۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۰۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۰۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۰۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۰۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۰۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۰۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۰۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۰۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۰۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۱۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۱۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۱۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۱۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۱۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۱۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۱۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۱۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۱۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۱۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۲۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۲۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۲۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۲۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۲۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۲۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۲۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۲۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۲۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۲۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۳۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۳۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۳۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۳۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۳۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۳۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۳۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۳۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۳۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۳۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۴۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۴۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۴۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۴۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۴۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۴۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۴۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۴۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۴۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۴۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۵۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۵۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۵۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۵۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۵۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۵۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۵۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۵۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۵۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۵۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۶۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۶۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۶۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۶۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۶۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۶۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۶۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۶۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۶۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۶۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۷۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۷۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۷۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۷۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۷۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۷۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۷۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۷۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۷۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۷۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۸۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۸۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۸۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۸۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۸۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۸۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۸۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۸۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۸۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۸۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۹۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۹۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۹۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۹۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۹۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۲۹۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۲۹۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۲۹۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۲۹۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۲۹۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۳۰۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۳۰۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۳۰۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۳۰۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۳۰۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۳۰۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۳۰۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۳۰۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۳۰۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۳۰۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۳۱۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۳۱۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۳۱۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۳۱۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۳۱۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۳۱۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۳۱۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۳۱۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۳۱۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۳۱۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۳۲۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۳۲۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۳۲۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۳۲۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۳۲۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۳۲۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۳۲۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۳۲۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۳۲۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۳۲۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۳۳۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۳۳۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۳۳۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۳۳۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۳۳۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۳۳۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۳۳۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۳۳۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۳۳۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۳۳۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۳۴۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۳۴۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۳۴۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۳۴۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۳۴۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۳۴۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۳۴۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۳۴۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۳۴۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۳۴۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۳۵۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۳۵۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۳۵۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۳۵۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۳۵۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۳۵۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۳۵۶
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۳۵۷
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۳۵۸
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۳۵۹
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۳۶۰
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے وار کو

۳۶۱
روسے بچا کے ابن شہ ارجمند کو
پہل بل دکھا رہا تھا عدو کے سمند کو

۳۶۲
ایذا جو دی تھی کشور دین کے خدیو کو
کھینچا ہوا پر یہ سلیمان نے دیو کو

۳۶۳
شکون جو سامنا ہو زبان سے دیو کا
تیرے کے فن مین ہون مین ہو تو رد گیو کا

۳۶۴
ظالم کو نون سیف دو دم پر اٹھا لیا
گرتے ہوے پہالو کا لنگر اٹھا لیا

۳۶۵
اکبر بھی تھمنے دیتے نہ تھے راہوار کو
کس کس ہنر سے روکے جاتے تھے و

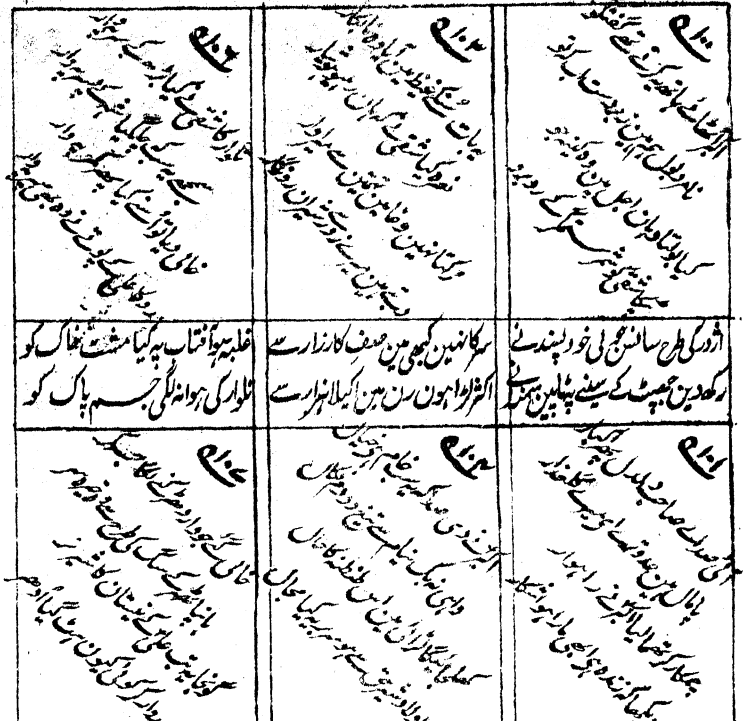

۱۰۹

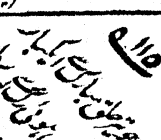

جرأت کا نشہ تھا ہمت آہن پہ دست کو
چھو رنگ یکسپل میں کیا پیل مست کو

۱۱۰

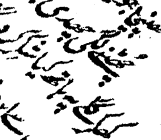

اکثر اڑے ہیں لوہے میں شہ دوالفقار بھی
یکساں ہے ہمکو ایک بھی سو بھی ہزار بھی

۱۱۱

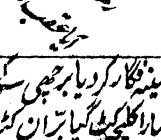

سب بہادر تھے مگر جنگ میں یہ شیر عرب
ضرب میں جو تھے یکتا تھے نوآموز غضب کے تھے

۱۱۲

نرغے میں انکی تیغ بھی پھرتی تھی ہر طرف
بجلی اسی کوند کوند کے گرتی تھی ہر طرف

۱۱۳

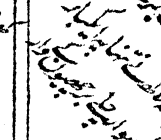

تن پر ہزار زخم سہے ایک آن میں
کانٹے عطش سے پڑ گئے گل سی زبان میں

۱۱۴

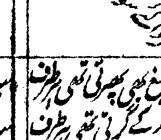

مارا گلے پہ یہ جو چلے میں جو ڑ کے
پیکار اُدھر نکل گیا گردن کو توڑ کے

۱۱۵

سینہ فگار کر دیا برچھی کے وار سے
سارا کلیجہ کٹ گیا بران کٹار سے

۱۱۶

آئی صدا یہ اکبر عالی مقام کی
مرتا ہوں یا امام خبر لو غلام کی

۱۱۷

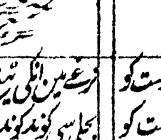

زخمی ہوا ہوں دل نہیں طاقت کلام کی
سینے میں دم رکا ہے خبر لو غلام کی

۱۱۸

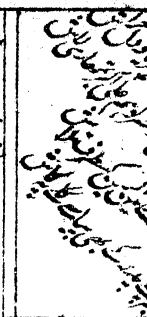

شاید کسی نے قلب پہ برچھی لگائی ہے
آواز میرے شیر کی مقتل سے آئی ہے

۱۱۹

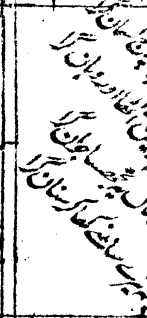

شبیر چلّا کے لاتا ہے میت جوان کی ہے
گھر میں رہو قسم تمھیں اکبر کی جان کی

۱۲۰

کیا بیکسی تھی فخر سلیماں کے لاں پر
مرغان دشت روتے تھے سر ہر کماں پر

۱۲۱

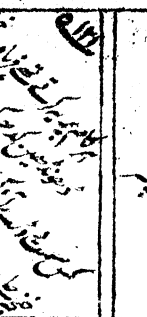

مرتے ہوئے نہ ہمکو تعلق ہو غم تمھیں
دم توڑتے نہ تم ہمیں دیکھو نہ ہم تمھیں

۱۲۲

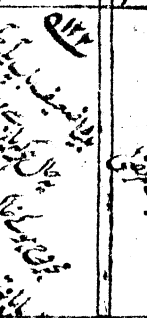

ہنگام مرگ ساتھ رہیو انور عین کا
اب نعش کون اٹھائیگا لاشا حسین کا

۱۲۳

اٹھارہ دن برس تھا جو ایسا حسن تھا
اے زندہ ان ابھی تو سفر کے دہن تھے

۱۲۴

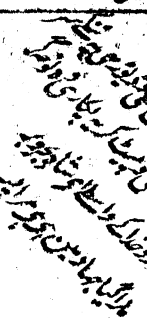

لاشا کہاں پڑا ہے مرے نورعین کا
کیوں اے زمین کہہ دے کہ ہے یوسف حسین کا

۱۲۵

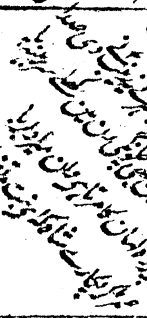

کیوں قمر و دہ سر و خراماں کہاں گرا
اے بلبلو مرا گل خندان کہاں گرا

۱۲۶

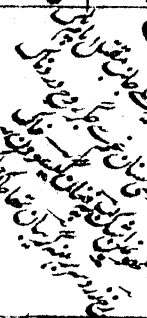

دیدار کے دیکھے اس مہ تاباں کا
اب حال غیر ہے تیرے نور نگاہ کا

۱۲۸

[illegible]

۱۲۹

[illegible]

۱۳۰

[illegible]

۱۳۱

[illegible]

۱۳۲

[illegible]

۱۳۳

[illegible]

۱۳۴

[illegible]

۱۳۵

[illegible]

۱۲۶

مین بھی تمھارے ہجر مین جان اپنی کھوؤنگی
دن رات یاد کر کے اسی الفت کو روؤنگی

۱۲۷

رگ رگ سے دم نکلنے کے صدمے گذر گئے
مشکل تھے تھے اکبر مظلوم مر گئے

۱۲۸

اک روز رہی تھی شیر کو اپنے پکار کے
اک بیٹتی تھی ہاتھون کو چھاتی پہ مار کے

۱۲۹

آتی ہین چکیان یا اجل کا نشان ہے
پانی جو اونٹھ مین کہ ہر اک پر جان ہے

۱۳۰

وہ ہو چکا الم کا تھا جو کچھ سر نوشت مین
جلدی پکارتی ہو وہ پہونچے بہشت مین

۱۳۱

پانی بھی اب طلب نہین کرتے حسین سے
کیا پیاس بجھ گئی ہے جو سوتے ہین چین سے

۱۳۲

یہ کہکے اونٹھون مین بھی بھر جوڑنے لگے
سندھ پلوٹ لوٹ کے دم توڑنے لگے

۱۳۳

تڑپی جو جان غرب تن پاش پاش کے
علقمہ حرم نے باندھ لیا گرد فاش کے

۱۳۴

بیٹھی تھی تن کے زخم مین جسد مسلے تھے
یا ہمسر کنہ کو چکیان نے لیک تکتے تھے

۱۴۵

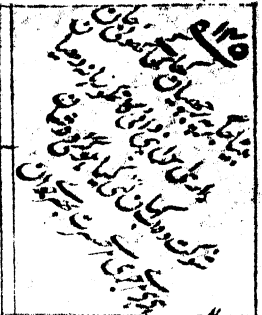

جنگل میں کربلا کے نہ پہونچائیے انھیں
مانند ابھی چھڑا کے نہ لیجائیے انھیں

۱۴۶

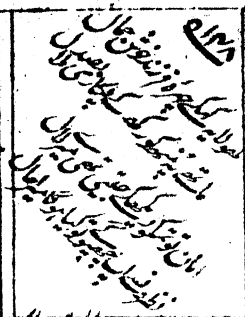

وعدہ تو مجھ سے کرلو کہ پھر کر کہاں جاؤ گے
دادی کے گھر سے اب علی اکبر کہاں جاؤ گے

۱۴۷

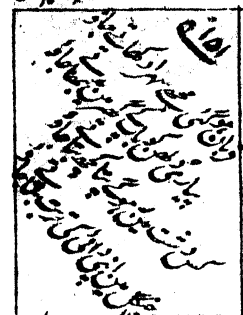

میٹا ابھی نہ جاؤ مرا گھر اجاڑ کے
آرام کیجو قبر میں اماں کو گاڑ کے

۱۴۸

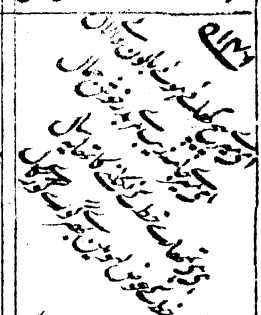

قیدوں کے وار مصحف عارض پہ چل گئے
ہر دم گلے کو توڑ کے پیکاں نکل گئے

۱۴۹

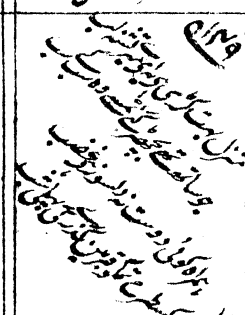

جاگو گی رات بھر مجھے لے لے کر لیجلو
تنہا نہ جاؤ ماں کو بھی ہمراہ لیجاؤ

۱۵۰

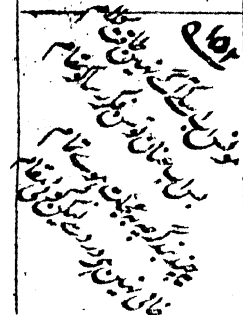

اس مرثیہ میں رزم بھی ہے اور بین بھی
زہرا بھی روئیگی اسکا صلہ اور حسینؑ بھی

۱۵۱

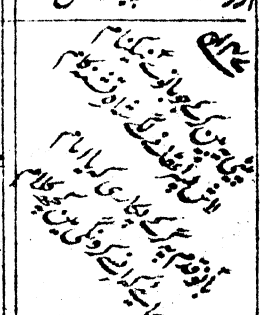

جنگل میں کربلا کے نہ پہونچائیے انھیں
مانند ابھی چھڑا کے نہ لیجائیے انھیں

۱۵۲

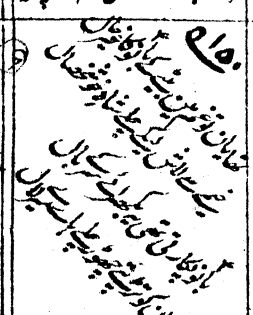

کچھ بات پوچھتے ہو نہ صورت دکھاتے ہو
دشتی لٹا کے قبر میں سونے کہ جاتے ہو

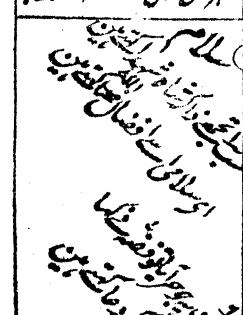

قطعہ

پھر آج بزم شوق کو ہے ساز کی ہوس
نغمہ سرا ہوئی ہے دلِ بے نوا کی حس
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی

۲
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۳
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۴
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۵
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۶
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۷
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۸
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۹
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۱۰
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۱۱
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۱۲
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۱۳
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۱۴
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۱۵
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۱۶
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۱۷
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۱۸
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۱۹
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۲۰
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۲۱
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۲۲
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۲۳
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۲۴
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۲۵
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۲۶
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۲۷
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۲۸
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۲۹
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۳۰
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۳۱
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۳۲
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۳۳
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۳۴
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۳۵
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۳۶
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۳۷
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۳۸
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۳۹
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۴۰
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۴۱
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۴۲
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۴۳
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۴۴
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۴۵
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۴۶
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۴۷
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۴۸
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۴۹
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۵۰
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۵۱
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۵۲
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۵۳
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۵۴
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۵۵
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۵۶
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۵۷
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۵۸
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۵۹
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۶۰
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۶۱
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۶۲
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۶۳
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۶۴
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۶۵
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۶۶
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۶۷
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۶۸
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۶۹
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۷۰
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۷۱
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۷۲
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۷۳
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۷۴
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۷۵
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۷۶
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۷۷
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۷۸
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۷۹
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۸۰
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۸۱
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۸۲
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۸۳
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۸۴
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۸۵
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۸۶
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۸۷
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۸۸
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۸۹
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۹۰
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۹۱
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۹۲
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۹۳
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۹۴
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۹۵
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۹۶
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۹۷
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۹۸
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۹۹
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۱۰۰
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
پھر دل میں ہے نشاط کسی کامیاب کی
آئی ہے یاد پھر کسی عالی جناب کی

۴۱

جانکاہ کوئی اسکے سوا غم نہیں دیکھا
اس آگ کو بجھتے ہوئے اک دم نہیں دیکھا

۴۲

نرگس کو جب دیکھے حیرت ہو چمن میں
وہ سات مارا گیا اک چشم زدن میں

۴۳

جانا ابھی تھا کونہ سردار تھا بیٹا
بابا بھی تو مرجانے پہ تیار تھا بیٹا

۴۴

جینے کی حلاوت کسی عنوان نہیں رہتی
ماں باپ کے قالب میں غرض جان نہیں رہتی

۴۵

تلواروں کے چلنے کی صدا آتی جو سنتے
تڑپا یہ کلیجہ کہ نکلی جان بدن سے

۴۶

برچھی لگی دن جبکہ بڑے مل چکے بیٹا
موت آئی جب اٹھارہ برس پل چکے بیٹا

۴۷

غم ہو تو ابھی بچہ بھی ہو دنیا سے گذر جائے
کیا سخت سپاہی تھے جوان ہو کے جو مرتے

۴۸

ہر گام پہ گرتے تھے یہ طاقت میں کمی تھی
لڑنے تھا بدن گیسوؤں پر خاک جمی تھی

۴۹

پردیس میں جان اپنی گنوائی علی اکبر
بابا کو وطن بھی نہ دکھائی علی اکبر

۱۰

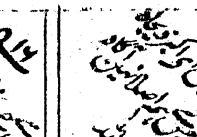

دنیا سے تری شکل و شمائل گئی ہے ہے
تصویر تری خاک میں سب مل گئی ہے ہے

۱۱

ماتم کا ترے چار طرف شور ہے بیٹا
یہ پیر ضعیف اتو لب گور ہے بیٹا

۱۲

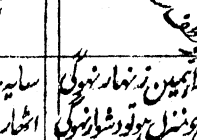

یاں ٹھوکریں کھاتے ہیں یہ چاہو علی اکبر
ماں باپ کو ساتھ اپنے بناؤ علی اکبر

۱۳

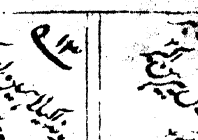

تم ہو گے تو ایذا ہمیں زنہار نہ ہوگی
بھاری بھی جو منزل ہو تو دشوار نہ ہوگی

۱۴

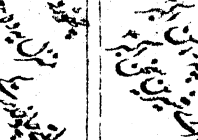

زمانے تھے صد دونوں پہ جو قربان ہے
اُس لعل کو کھویا ہے جو نایاب جہان ہے

۱۵

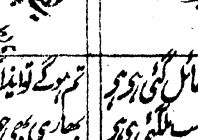

ماراہ اُسے کون سے جنگل میں بنا دو
یعقوب سے بچھڑے ہوئے یوسف کو ملا دو

۱۶

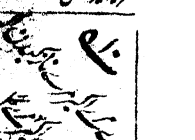

سایہ سے کبھی دھوپ میں آنے نہ دیا تھا
اٹھارہ برس ہنس ریاض اُسے کیا تھا

۱۷

کی دیر بہت سبط رسول مدنی نے
تو راہی کلیجہ مرا برچھی کی انی نے

۱۸

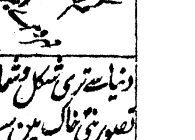

کیجے مدد اسدم کہ یہ مشکل کی گھڑی ہے
بلوا دو ن کے حلقے میں مری لاش پڑی ہے

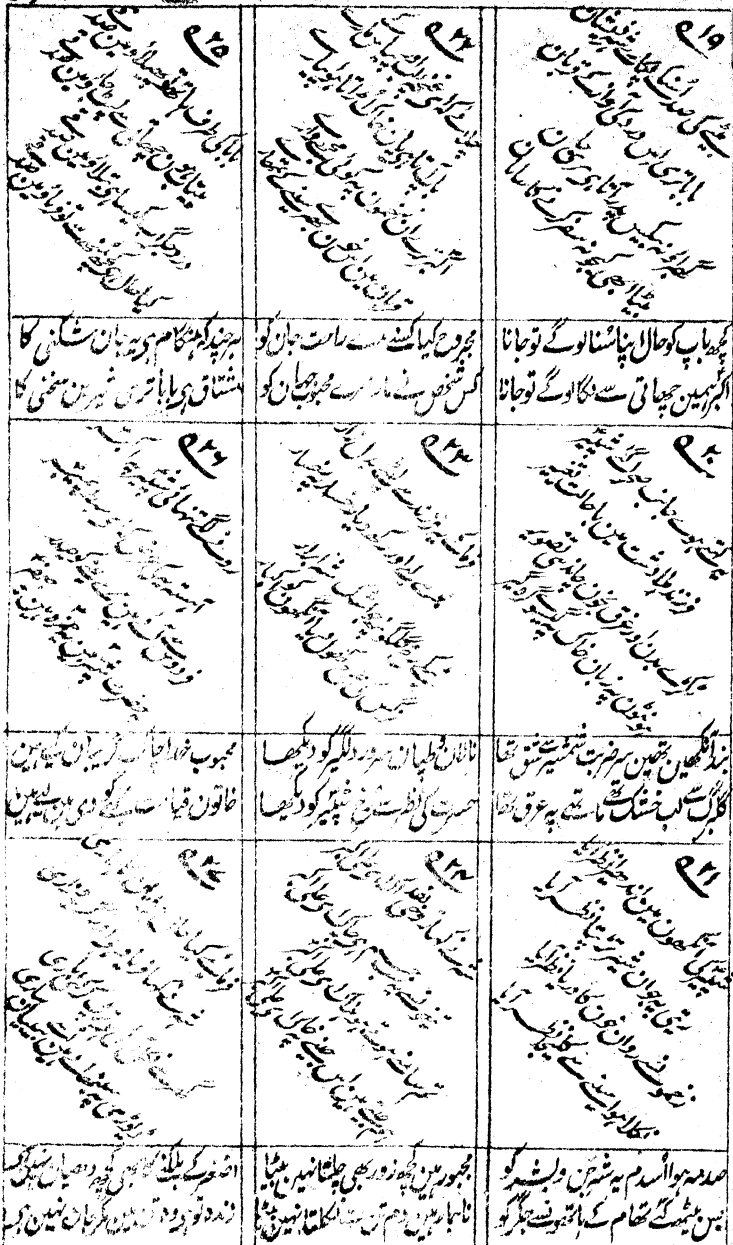

۱۹

کچھ باپ کو حال اپنا سنا لوگے تو جانا
اکبر نہیں چھاتی سے لگا لوگے تو جانا

۲۰

بند آنکھیں تھیں سر ضربت شمشیر سے تسلیم تھا
گلبرگ سے لب خشک تک ماتھے پہ عرق تھا

۲۱

صدمہ ہوا اُسدم یہ شہ دیں دلبر کو
بس بیٹھ گئے تھام کے ماتھے سے جگر کو

۲۲

مجروح کیا کس نے مہ رامت جاں کو
کس شخص نے مارا ہے مرے محبوب جہاں کو

۲۳

ناناں نے طپاں ہو کر دلگیر کو دیکھا
حسرت کی نظر سے خم شبیر کو دیکھا

۲۴

مجبور ہیں کچھ زور بھی چلتا نہیں بیٹا
ناحار ہیں دم آپ سے نکلتا نہیں بیٹا

۲۵

ہر چند کہ ہے کام ہی یہ جان ستانی کا
مشتاق ہے بابا تری شیریں سخنی کا

۲۶

محبوب خدا جانب گریاں کیے ہیں
خاتون قیامت سے گلے مل کے وہی ہیں

۲۷

اٹھو کہ بلکتی ہیں تمہیں دھیان نہیں کیا
زندہ تو ہو دو دن میں مگر جان نہیں کیا

۲۸

بھلا ان کا کیا ہم اپس دشت مین سوچا
تو اور سب یوسف کو کرین ان شکایت کا کیا
ہے ان کی بہت ان کی وہ مظلومی پہ رویا
بھروسا ہے ہم چھری چل گئی گلا کیا

۲۹

شیر بکار سے کیا کرتے ہو جانی
خطرت ہے اس ساعت مری تشنہ دہانی
حضرت نے کہا اے مری تشنہ دہانی
ہے کس کی تاب اس کی بھلا تیغ کا پانی

۳۰

آنکھ مین یہ اصغر کے لگے تیر علی اکبر
اصغر کو ہوا رات مین بے چین علی اکبر
دن مین ہوئے صفین شہ تیر بکف اکبر
دنیا سے گئے بیکسی و بے کفن اکبر

۳۱

ہر چشم بہ حسرت نگران رہگئی اسکی
نکلی ہوئی ہونٹون پہ زبان رہگئی اسکی
سر پیٹ کے بیبی نے کہا نعش پہ شاہ
دیکھا بھائی آن کے ہے خلق کا یہ راہ
کہتی تھی تمنا ہے کسی طرح سے بھائی
طلاب تھی سر پیٹ کے بیبی نے دہائی

۳۲

موقوف ہے اب لکھنا بس اے خامۂ گلبار
ہے عمر بھی بہت ہو گئی کر لینا ذرا آرام
جو بات ہو دل مین نہ لکھ اے مرثیہ گو خام
بخشے گا صلہ اسکا تجھے سید ابرار

۲۹

پانی لب کوثر پہ دیا اب پھپھو بیٹا
ہوا دی نے شکایت نہ مری کچھ بھی بیٹا
پھر بھائی سے بہن یون سے سفر کرتے ہو اکبر
لاش آتی ہے میرے مین چلو مرتے ہو اکبر

۳۰

عمگین تو ہو شاہ دو جہان شاد کرینگے
شبیر لحد مین تری امداد کرینگے

۳۱

رباعی

فردوس کو جی چاہتا ہے دیکھ لے مین نے
روضہ رضوان و حور و قصور دیکھ لے مین نے
لکھا جو خوش ہو کے یہ مرثیہ گو خوش
مرثیہ خوش ہو کے آفتاب دیکھ لے مین نے

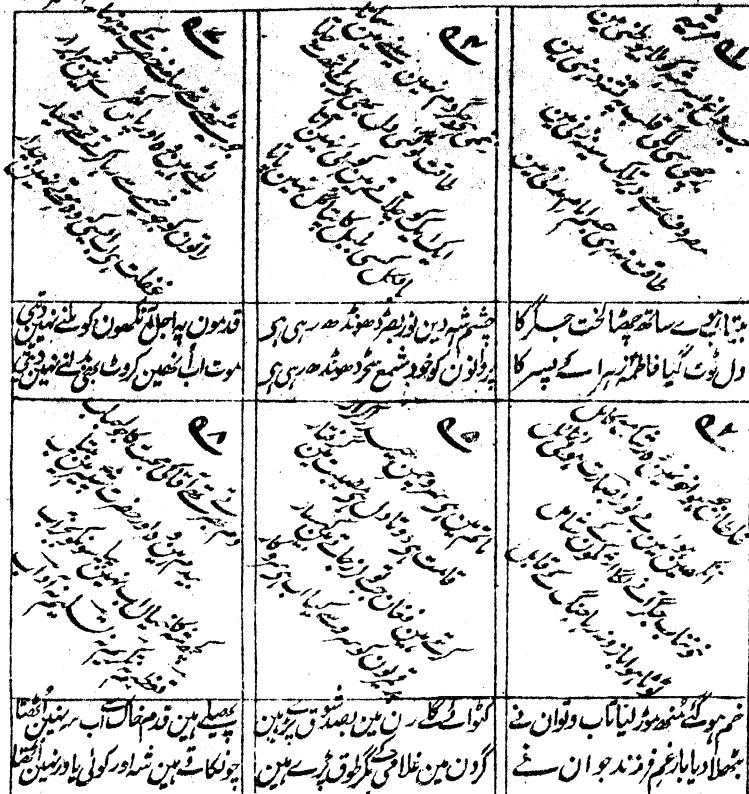

۱۳
بیتابیوں سے ساتھ چھٹا لخت جگر کا
دل ٹوٹ گیا فاطمہ زہرا کے پسر کا

۱۴
چشم شہ دیں نور بصر ڈھونڈھ رہی ہے
پروانوں کو خود شمع سحر ڈھونڈھ رہی ہے

۱۵
قدموں پہ اجل آنکھوں کو ملنے نہیں دیتی
موت اب انھیں کروٹ بھی بدلنے نہیں دیتی

۱۶
خم ہو گئے منھ موڑ لیا تاب و توان نے
بٹھلا دیا یا رغم فرزند جوان نے

۱۷
کٹوائے گلے رن میں بصد شوق پدر بھی
گردن میں غلامی کی مگر طوق پڑے ہیں

۱۸
پھیلے ہیں قدم خاک اب سر نہیں اٹھتا
چونکاتے ہیں شانہ اور کوئی یاور نہیں اٹھتا

۱۹
اندھیری ہے آنکھوں میں کہ پیارے نہیں ملتے
خورشید ترستا ہے ستارے نہیں ملتے

۲۰
منزل کا مسافر کو پتا بھی نہیں دیتے
خانہ اش ہیں ایسے کہ صدا بھی نہیں دیتے

۲۱
ہووے گی نہ کچھ دیر ابھی جا کے پھر آنا
تم اول منزل ہیں پہونچا کے پھر آنا

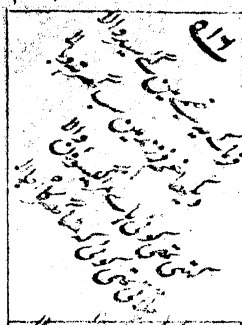

۱۰

رستہ بھی خطرناک ہی منزل بھی کٹھن ہے
دو ساتھ ہمارا کہ یہ مشکل کی گھڑی ہے

۱۱

تنہیں یہ خواب سے جاتے ہیں مٹایا
گر دن تو اٹھاؤ کہ ہو اب جاتے ہیں مٹایا

۱۲

ضائع کیا کیوں آپ نے نور نظر اپنا
[illegible]

۱۳

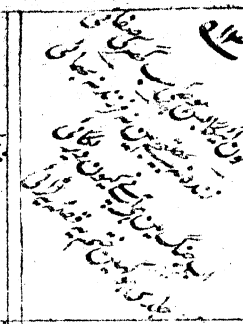

ایدا میں ہے ہوتی ہی شام و سحر ابھی
[illegible]

۱۴

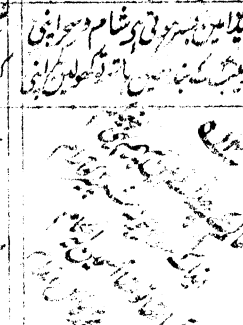

[illegible]
ہان کہیے سے کہ اک شیر کا

۱۵

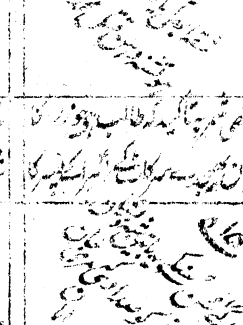

اب سر کو طوبیٰ کے تلے تم سے ملینگے
سر بر زخدا کر کے گلے تم سے ملینگے

۱۶

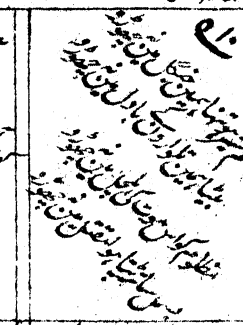

ثابت ہوا اسکی نظر کا ملکی لوگو
کیا جلد مرے شہر کو موت آگئی لوگو

۱۷

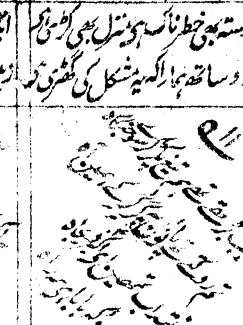

[illegible]
شاہی ہی کہ ماتم نظر آیا

۱۸

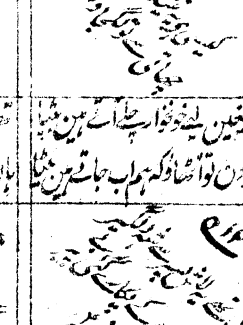

[illegible]
شہ نے کہا جلتی ہوئی ریتی پہ کھڑے ہیں

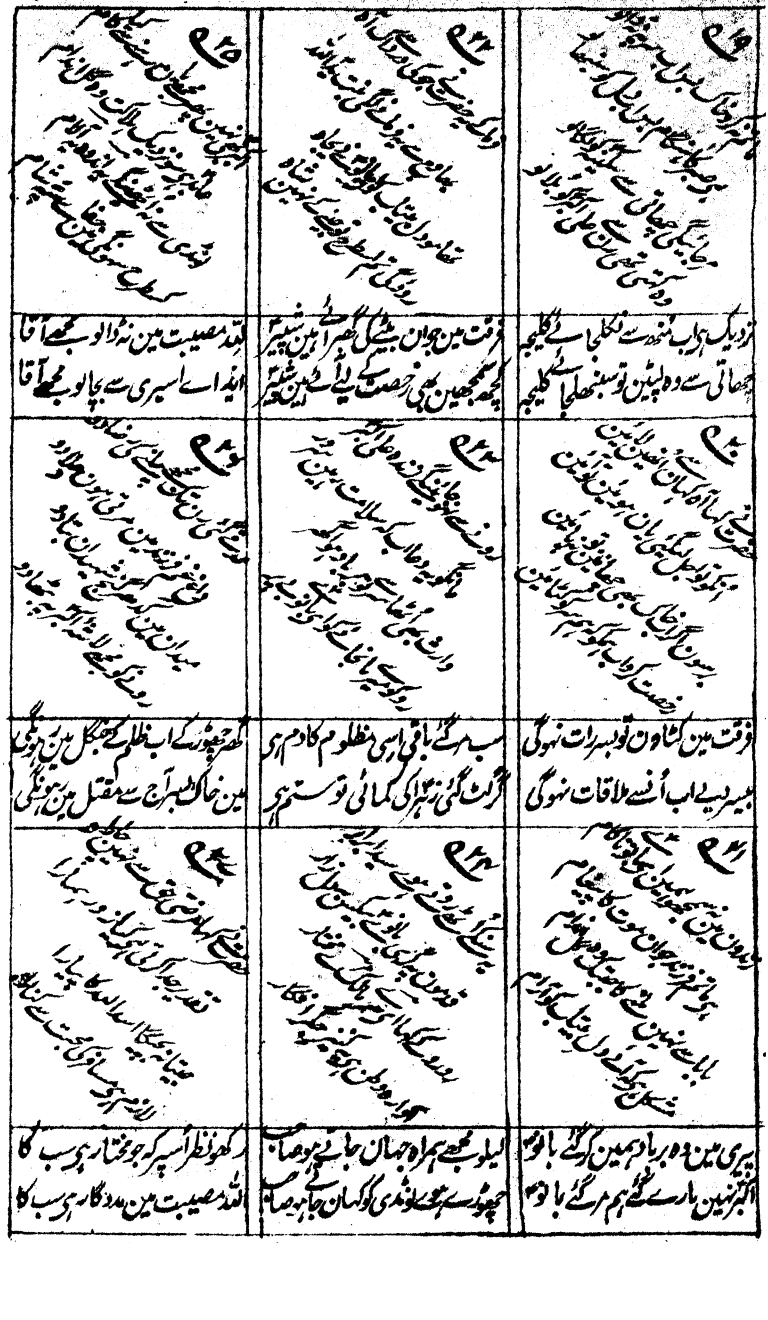

۲۱
دیدوں میں تھے جو ہمدم و یار و مددگار
پیری میں وہ برباد ہمیں کر گئے یا حسین
اکبر نہیں مارے گئے ہم مر گئے یا حسین

۲۲
پہنچا جو شہ فوج کے سر پر بصد غرور
فوجوں میں پڑی ہے کہ ہلا دیں گے زمین و زر
لشکر کہا ہاں ہاں ہے ہمارا بھی یہ اقرار
لیکن ہے ہر اک سر پہ خدا کا بھی تو دربار

۲۳
ہر سمت سے تھا فوج کا لشکر بصد غرور
ہر سو تھے علم دار و سپاہی و توپچی
ہر ایک کا تھا ساز و یراق اور ہی طرح
لیکن ہے ہر اک سر پہ خدا کا بھی تو دربار

۲۴
سب مر گئے باقی اسی مظلوم کا دم ہے
اک لٹ گئی زہرا کی کمائی تو ستم ہے
گھر چھوڑ کے اب ظلم کے جنگل میں رہونگی
میں خاک بسر آج سے مقتل میں رہونگی

۲۵
قد مصیبت میں نہ ڈالو مجھے آقا
ایذا اسیری سے بچا لو مجھے آقا

۲۶
وقت میں جوان بیٹے کی گھر آئے ہیں شبیر
کچھ سمجھیں بھی رخصت کے لیے آئے ہیں شبیر

۲۷
رخصت کی صدا آہ و فغاں لائی ہے زینب
بیکس کو بھی اب بیکس و تنہا نہ کرو تم
رخصت کرو اب بھی کہ بہت رو چکی زینب

۲۸
وقت میں کٹاؤں تو بسر رات نہ ہوگی
بیسر دیے اب اُنسے ملاقات نہ ہوگی

۲۹
لیلو مجھے ہمراہ جہاں جانے ہو صاحب
چھوڑے ہوئے تو ہندی کو کہاں جاتے ہو صاحب

۲۹

چھن جائے ردا بھی تو نہ گھبرائیو بانو ہم
منہ ڈھانپ کے بالوں سے چلی جائیو بانو

۳۰

اسدم ہے قلق روح پہ والد ہماری
تم روک کے کھوٹی نہ کرو راہ ہماری

۳۱

تم جب سے گئے اشک کا دریا نہیں تھمتا
بیتاب ہوں اب مجھسے کلیجا نہیں تھمتا

۳۲

درد و غم و فرقت بہت اب شاق ہے بیٹا
اماں تری تصویر کی مشتاق ہے بیٹا

۳۳

ہوتا ہے نہ کچھ رونے سے حاصل نہ فغاں سے
ہم بھی یونہی اٹھ جائینگے اک دن جہاں سے

۳۴

جز حشر زمانے میں اب الدم نہ ملینگے
چھاتی سے لپٹ جاؤ کہ پھر ہم نہ ملینگے

۳۵

اب خنجر قاتل مری گردن پہ چلیگا
سر برسے بہن وقت شہادت نہ ملیگا

۳۶

سب خویش و پسر مرگے عبث کی جگہ ہے
یہ دار فنا رنج و مصیبت کی جگہ ہے

۳۷

ہو ودے گی جفا دشت میں محتاج کفن کے
دو ڑائینگے گھوڑے ستم ایجاد بدن پر

۳۹
مقتل میں جو گرد دیکھنے والوں کے پھٹے
یہ ہاتھ بھی جمال کے ہاتھوں سے کٹیگا

۴۰
قد خم ہو کہ لٹی جاتی ہے زینب کی
شبیر سے غربت میں چھٹی جاتی ہے زینب

۴۱
لعبد کے کہا شور یہ کیسا ہے فغان کا
کیوں قبلہ کو مڑتا ہے ارادہ ہے کہاں کا

۴۲
بر چھی سے جگر چھد گیا اکبر کا ہمارے
اسوقت ہوا خاتمہ لشکر کا ہمارے

۴۳
داغ دل سوزاں کسے دکھلائے برادر
بازو کو مرے توڑ گئے ہائے برادر

۴۴
دیں ساتھ نہ کیوں ہم بھی تو گودی میں لے لیں
مرنے کو اکیلے شہ مظلوم چلے ہیں

۴۵
صورت ہے جو ہو جائے بدن تن میں نہ اپنا
سر تن سے جدا ہو تو شہ دیں سر اپنا

۳۹ مصرع ۲ ۔ ۔ ۔

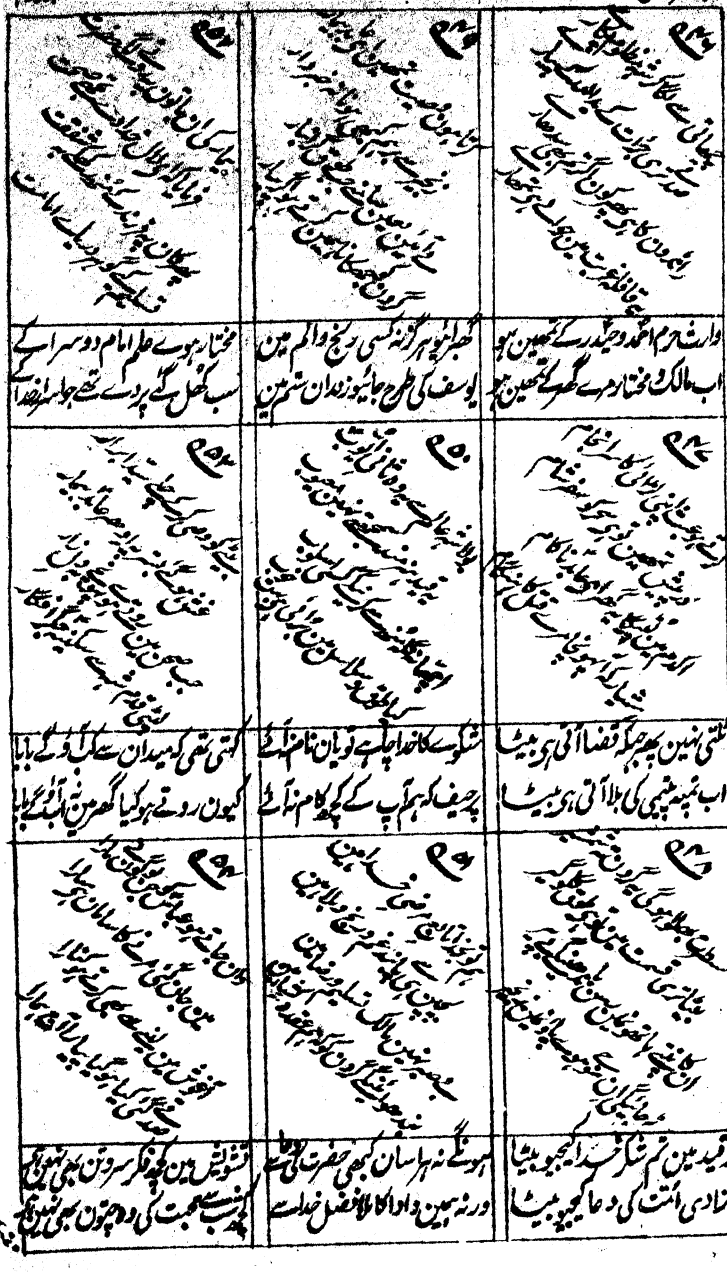

۴۴
وارث حرم احمد و حیدر کے تمہیں ہو
اب مالک و مختار مرے گھر کے تمہیں ہو
مختار ہوئے علم امام دوسرا کے
سب کھل گئے پردے تھے جو اسرار خدا کے

۴۵
گھبرائیو ہرگز نہ کسی رنج و الم میں
یوسف کی طرح جائیو زندان ستم میں
سب کھل گئے پردے تھے جو اسرار خدا کے

۴۶
ملتی نہیں پھر جگہ قضا آئی ہے بیٹا
اب نیمچہ تیغی کی بلا آئی ہے بیٹا
کہتی تھی کہ میدان سے کل آؤ گے بابا

۴۷
شکوے کا خدا چاہے تو یاں نام نہ آئے
چرخ کہ ہم آپ کے کچھ کام نہ آئے
کیوں روتے ہو کیا گھر میں نہ اب آؤ گے بابا

۴۸
فرزند میں تم شکر خدا کیجیو بیٹا
آزادی امت کی دعا کیجیو بیٹا
تشویش میں کچھ فکر سر و زن بھی نہ ہوگا
پھر جب سے محبت کی دو چپتوں بھی نہ ہوگا

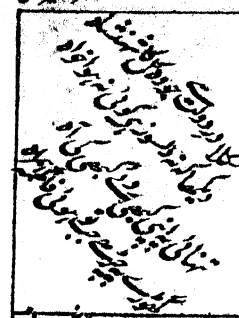

بچا ہی شکایت جو یہ کچھ ہو گئی بابا
غربت میں گوارا غم فرقت کروں بی بی
ہولاں جو کیا دھوپ میں مرکب شہ دیں نے

تم کیا کرو تقدیر مری سو گئی بابا
خاکِ کف پا سر پہ رہنے کی حادث کروں بی بی
پر کھول دیے فرق پہ جبریل امیں نے

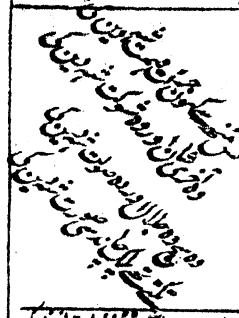

تم سوئے آرام سے میں سوؤنگی بابا
صدمے جو ہیں غم ستے ہیں وہ کچھ نہ کہوں بی بی
کیا رعب یہ اللہ نے بخشا تھا نظر کو

چھاتی پہ سرِ شام سے میں سوؤنگی بابا
مظلوموں کے بچے نہیں صدمہ کرتے ہیں بی بی
تھا آنکھ ملانے کا نہ مقدور بشر کو

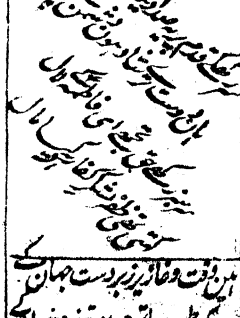

تھک جائے اگر لشکرِ اعدا تو ٹھہر جاؤ
سب پیاسے ہیں تم بھی تو ہو پیاسے بہن بھائی
ہیں وقت وغا زیر و زبر دست جہان کے

دو روز کی پیاسی کو نہ رلواؤ میں صدقے
ڈیوڑھی پہ یہ ماتم تھا کہ جنبش تھی زمیں کو
جوہر کی طرح ساتھ ہوں تیغ و دو زباں کے

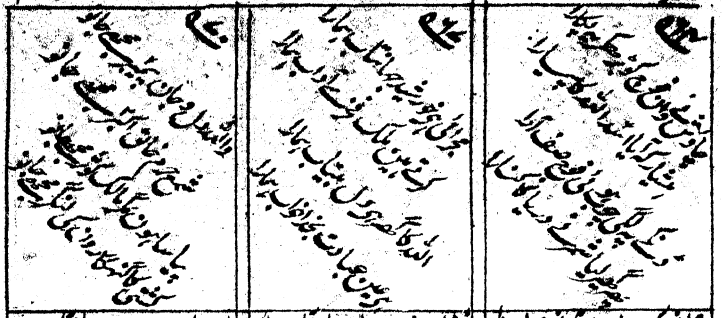

تھا شور کہ دریا پہ ولی آنے نہ پائے
دریا کی ترائی مین یہ شیر آنے نہ پائے

فضلت نہین دنیا مین کسی آل عبا کی
سوتے مین بھی دم بھرتے ہین ہم عشق خدا کا

ملجائے امان اب بھی جو بانو تو ستم سے
بیڑا یہ تمہارا ہی پیاسے کے قدم ہے

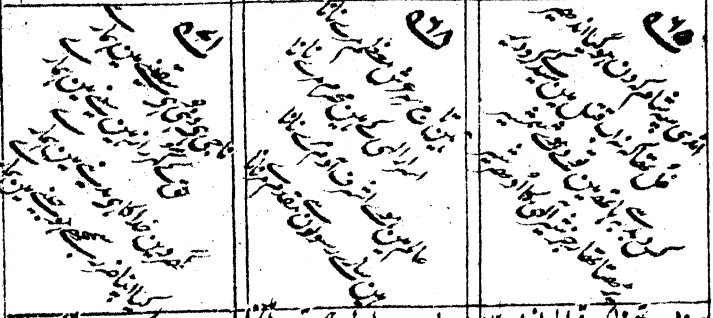

جبنان تھے فلک قہر امام زمن سے
رن کانپتا تھا فرہ فرزند علی سے

معراج مین پائے ہین جو رتبہ وہ خدا نے
کافی ہی یہی فخر کہ محبوب خدا ہین

مہمان ہون کر رحم مری تشنہ لبی پر
کہدو تو چلا جاؤن ابھی قبر نبی پر

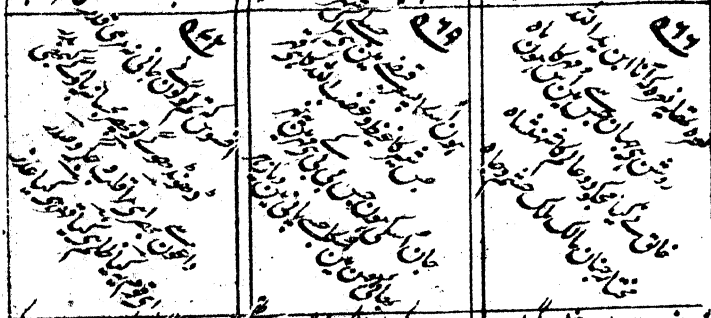

مجبور نہین پوچھ لو سر شاہ و گدا سے
ہین دونون جہان زیر نگین فضل خدا سے

سب جسکے لیے خال غم آمنہ سہتے تھے
پیکان ستم جسکے جنازے پہ چلے تھے

لذت ہوئے گویا کرون ان سے ادبی کے
ہین واریث علم کی ہین نواسے پہ نبی کے

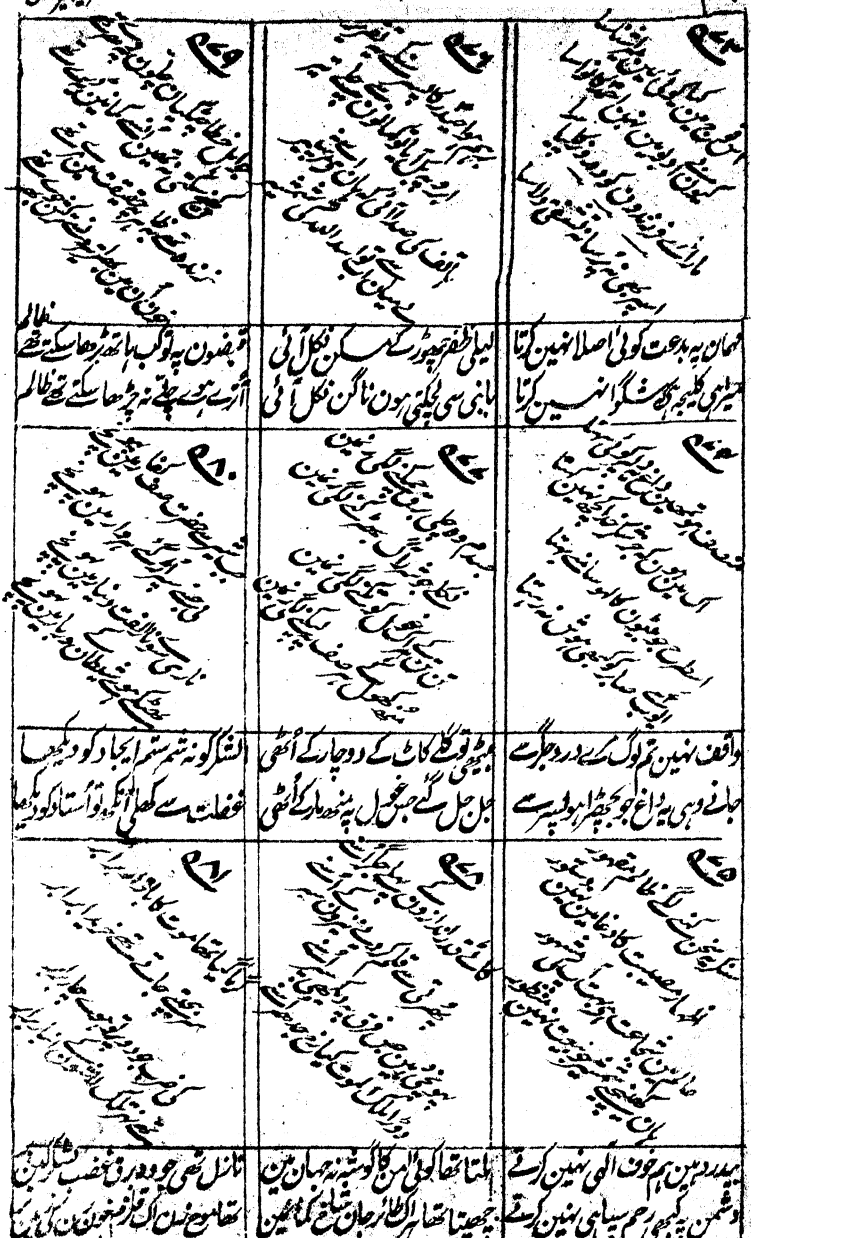

۴۸۴

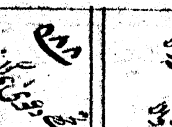

۴۸۵

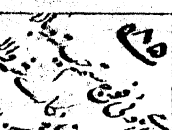

۴۸۶

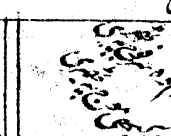

گرون مین نیزے سینے مین پانا گھر مین شرمین
ٹھہری بچھی گھوڑے سے اتر کر تو زمین مین

یون تیرہ درون فوج کے انبوہ سے جھپٹا
معلوم ہوا دیو سیہ کوہ سے جھپٹا

دشوار ہے اس برق شرربار سے بچنا
ہان دیکھ ستمگر مری تلوار سے بچنا

۴۸۷

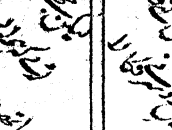

۴۸۸

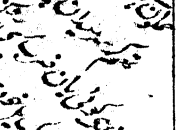

۴۸۹

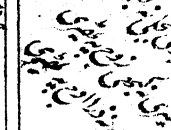

میدانین تہر ریز ہو شمشیر خدا تھی
تا عرش بریں یہ کرسی کی صدا تھی

نکلا یہ سخن غیظ مین سرکش کی زبان سے
جب جانون کہ سینے کو بچایے سنان سے

خون گھٹ گیا اس دم پشیمان ہوا ظالم
تھوڑے کے سر انگشت بدندان ہوا ظالم

۴۹۰

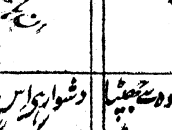

۴۹۱

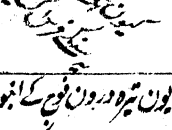

۴۹۲

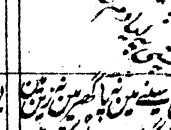

سنتے تھے کبھی اور کبھی دیکھتے تھے صبر
شہبال پہ جوشن کی دمک چار طرف تھی

دل توڑ کے باہر کوئی نیزہ نکل آئے
سینے سے اسی طرح کلیجہ نکل آئے

خون کرنے مین ناخن سے جگر آہل ستم کا
یان کاٹ کہ ہر انگشت مین ہو تیغ دو دم کا

۹۱

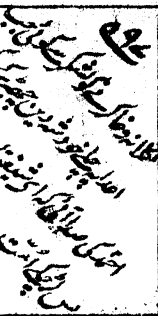

کہتی تھی کہ لوہا تراکب ماتی ہوں مین
اے گرز تجھے موم سے کم جانتی ہوں مین

۹۲

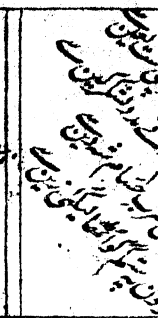

در یائے شقاوت کا تلاطم ہوا رن مین
غل تھا کہ نہنگ آگیا ماہی کے دہن مین

۹۳

جھک جاؤ تو تیغ ہو ہر عشق خدا کا
اے لال یہی وقت ہی تسلیم و رضا کا

۹۴

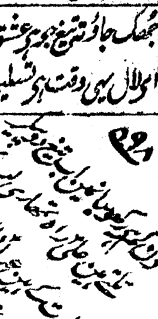

دیکھا جو اُدھر آئمۂ تیغ نود و تھا
غل تھا کہ پزاغ کو مقراض نے کاٹا

۹۵

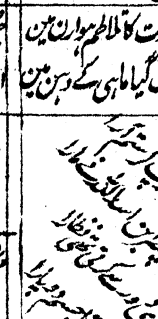

دیکھا دیا بدعت کا ثمر تیغ کے پھل نے
رستے ہی سے کھینچا اُسے دوزخ مین اجل نے

۹۶

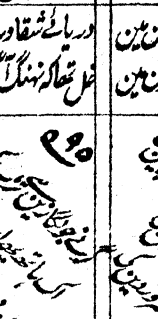

مکتے ہین کہ جلدی سنہ والا کو بلا دو
دادی سے تقاضا ہی کہ بابا کو بلا دو

۹۷

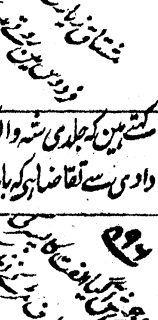

ہاتھ اسکا جو تیغ سنہ قیاض نے کاٹا
غل تھا کہ پزاغ کو مقراض نے کاٹا

۹۸

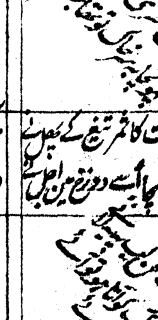

پیرے کو اُٹھا سکتا تھا کوئی نہ کمان کو
تھا دست جو بائے ہوے دولا کو جوان کو

۹۹

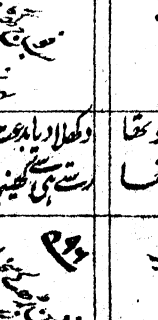

چلانے لگے دیکھے کہ سر شمر شقی کا
لے کاٹ لے سر سبط رسول عربی کا

۱۰۱

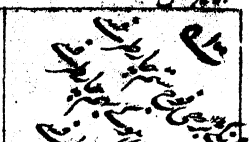

تیر و سنے قبا چھن گئی آوارہ وطن کی
خنجر سے رگیں کٹ گئیں حضرت کے بدن کی

۱۰۲

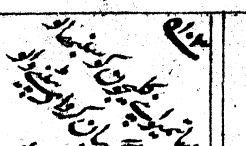

تھمتے نہیں شاہ شہدا خانۂ زین پر
رہوار سے اب گرتے ہیں شبیر زمین پر

۱۰۳

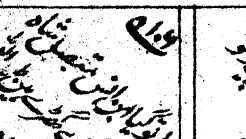

ڈرتا نہیں فرزند شہ جن و ملک سے
اٹھا کہیں دجلی نہ گرے تیغہ فلک سے

۱۰۴

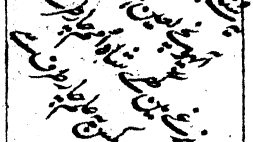

زیادہ کہ احمد کا لہو عین ملا تھا
اُس تن پہ یہ تھے زخم کہ اک باغ کھلا تھا

۱۰۵

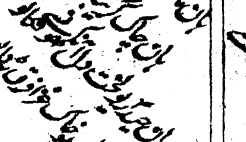

پرگرد جو شہ کا رخ گلگوں نظر آیا
خورشید فلک ساغر پرخوں نظر آیا

۱۰۶

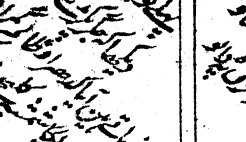

اودشمن دیں تیز نہ کر تیغ جفا کو
نالوں سے ہلا دونگی ابھی عرش خدا کو

۱۰۷

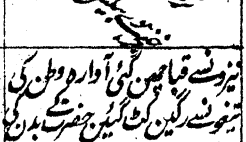

تیغہ جو لگا فرق پہ اک بانی شر کا
شق ہو گیا سر فاطمہ زہرا کے پسر کا

۱۰۸

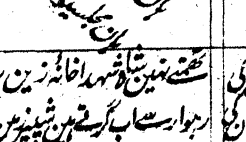

فریاد بھی چلا کے نہ کر سکتی تھی زینب
نکلی ہوئی مقتل کی طرف تکتی تھی زینب

۱۰۹

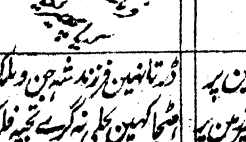

عرصے ہو پہ دم تسلیم و رضا ہی
سجدے میں تو اسلام امصروف دعا ہی

۱۱۰

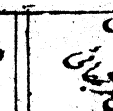

صدمہ نہو کچھ روح پہ اس تشنہ جگر کی
آسان ہو مشکل رہے مظلوم پسر کی

۱۱۱

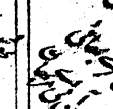

پر گرد میں رخسار شہ تشنہ گلو کے
قطرے رگ گردن سے ٹپکتے ہیں لہو کے

۱۱۲

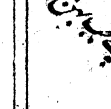

بھیا کو دلاسا تو دیے جاؤ میں صدقے
جاتے ہو کہاں مجھ کو لیے جاؤ میں صدقے

۱۱۳

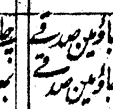

دیتے ہو صدا مجھ کو نہ بلاتے ہو بہن کو
کس پاس سے اٹھ چلے جاتے ہو بہن کو

۱۱۴

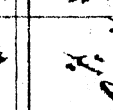

انہ ان پہ ستم یوں کبھی انسان نہ کرتے
حیوان کو بھی پیاسا کوئی بیجان نہ کرتے

۱۱۵

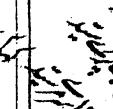

بھیا کو کوئی نہیں تسکین دلاسا
چلتے ہوئے کچھ مجھ سے نہ فرما گئے بھائی

۱۱۶

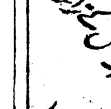

بھیا کو نجف تک بھی نہ پہونچا گئے بھائی

سلام

۱ اے میرے کس لب پہ ہوا ہے اور میں ہوں
فوج غم چار طرف سے اور میں ہوں

۲ غم سے ہر سو ہے بکا اور میں ہوں
سلامی کیسا ہے اور میں ہوں

۳ فوج غم ہے سب کا پیرا ہن چاک
گریباں سب کا ہے اور میں ہوں

۴ علی کے ہوں سب فرزند روشن
چہار سو نور کا ہے اور میں ہوں

۵ زمین کربلا ہے سب شہ اجلال کا گھر
کرب بغض فضا ہے اور میں ہوں

۶ ہے کربلا میں ماتم کی
نہیں دل کسی کا ہوش میں ہوں

۷ ہے کربلا میں ماتم کی
تصور شاہ کا ہے اور میں ہوں

۸ شہ قطعہ
کہاں معراج شاہ کا ہے اور میں ہوں

۹ بیت
سب سے نکل کر لشکر شاہ
پہنچی کی ہے اور میں ہوں

۱۰ قطعہ
کہاں ہے پھوپھی بھائی ہے اور میں ہوں

۱۱ ارے کلثوم ہے اور میں ہوں
بچوں کو لاش شاہ ہے اور میں ہوں

۱۲ بچوں کو فکر وہ ان کی
حسینی قافلہ ہے اور میں ہوں

۱۳ بچوں کی نوحہ و بکا
علی کی اب دلارا ہے اور میں ہوں

۱۴ بیاں سے ہے باہر
امام عرش پایہ ہے اور میں ہوں

۱۵ بیت
تن سب دور سر ہے نیزہ پر
بھائی کا لاشہ ہے اور میں ہوں

۱۶ سلام
علامی کا ہے زیر آسمان کی ہر فضا
دو گل کھلا باغ شہادت کا ہے اور میں ہوں

۱۷ قطعہ
بچوں کی فکر ہے ہر بچہ ہے بے
شہادت کے جا ہے اور میں ہوں

۱۸ رباعی
لاش کی ہوا ہے اور میں ہوں
لاش کی ہوا ہے اور میں ہوں

۱۹ سلام
علامی ہے بہ کربلا کے عباس
بیاں بازو کٹا ہے اور میں ہوں

۲۰ قطعہ
کہاں شہ ہے اور میں ہوں
بیاں بازو کٹا ہے اور میں ہوں

۲۱ بیت
جنگ میں فوج حسین
بھائی کا ہے اور میں ہوں

۲۲ بیت
بھائی کا ہے اور میں ہوں

۴۱

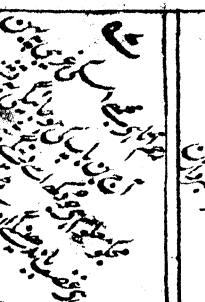

چاندنی جسم میں ہیں کپڑے کفن کی صورت
نگہ یاس سے تکتے ہیں بہن کی صورت

۴۲

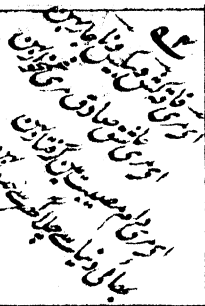

جب سینہ ہو تیروں کا نشانا زینب
بال کھولے ہوئے میدان میں آنا زینب

۴۳

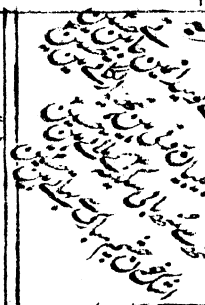

دو گھڑی بابا مجھے کہکو جو یہ چلا دیگی
قبر میں فاطمہ کی روح تڑپ جاویگی

۴۴

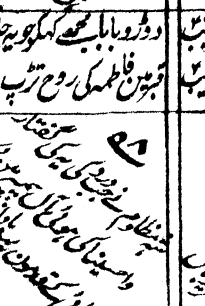

زینب خستہ جگر غم سے موئی جاتی ہے
گریۂ فاطمہ زہرا کی صدا آتی ہے

۴۵

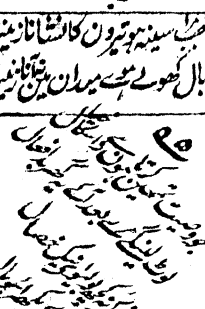

مری خاطر سے یہ سب بخ اٹھانا زینب
پر سکینہ کو طمانچوں سے بچانا زینب

۴۶

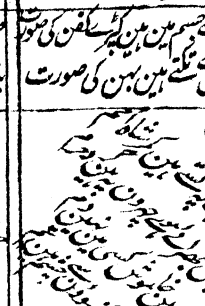

ابھی رخصت کا سخن لب پہ نہ لانا بھائی
دم مرا تن سے نکلجائے تو جانا بھائی

۴۷

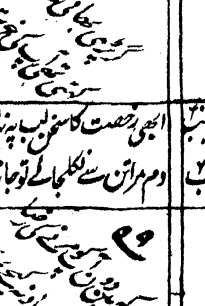

اپنے کنبے کی جدائی کسے خوش آتی ہے
لیا کریں رہکو اجل کھینچے لیے جاتی ہے

۴۸

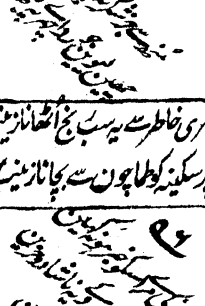

کون اس بچے کا ہے ناز اٹھانے والا
سوچ ہو جائیگا سینے پہ سلانے والا

۴۹

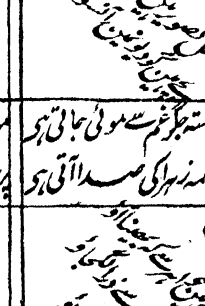

مسکو دانغ اپنے کلیجے کا دکھاؤں ہے ہے
آہ میدان کو کہاں تو چھوڑ کے جاؤں ہے ہے

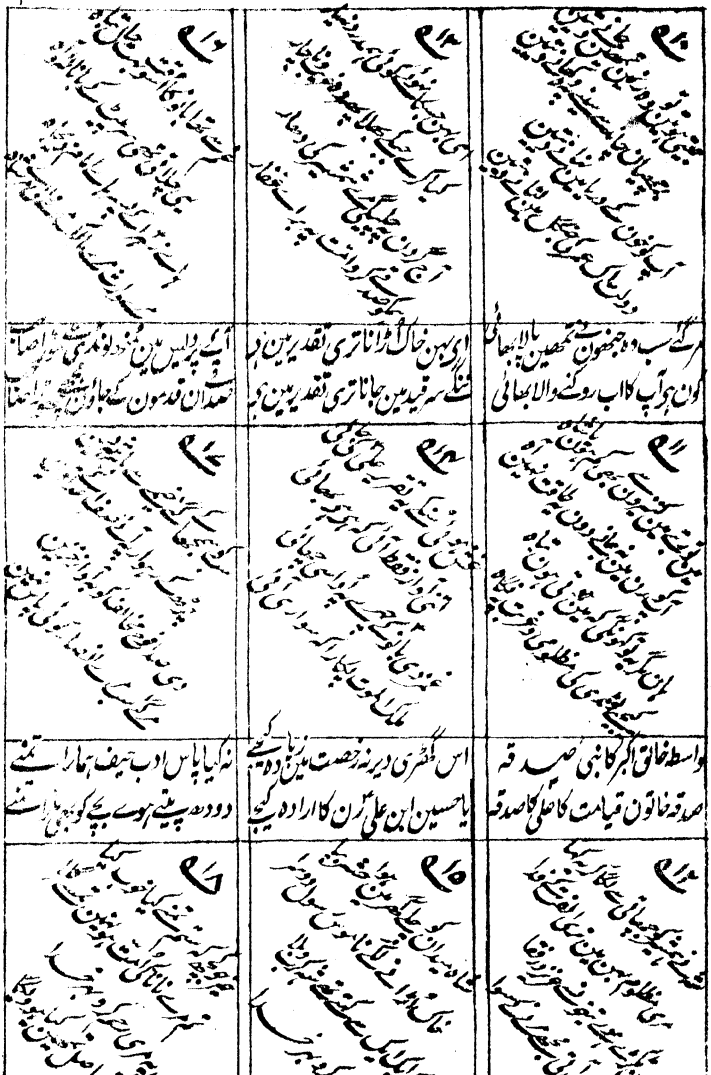

۱۰
مرگئے سب وہ جنمون نے تجھے پالا بھائی
کون ہے آپ کا اب رونے والا بھائی

۱۱
واسطہ خالق اکبر کا نبی صدقہ
صدقہ خاتون قیامت کا علی کا صدقہ

۱۲
ای بہن خاک اڑانا تری تقدیر مین ہے
ننگ سر قید مین جانا تری تقدیر مین ہے

۱۳
اس گھڑی دیر نہ رخصت مین لگا دیجیے
یا حسین ابن علی رن کا ارادہ کیجے

۱۴
آپ پر بیس مین فدا ہوتی ہے اصغر کی ادا
صدقے ان قدمون کے جاؤن جو چلتے ہون ذرا

۱۵
نہ کیا پاس ادب حیف ہمارا تم نے
دودھ پیتے ہوئے بچے کو بھی مارا تم نے

۱۶
سر پہ ہوتا ہے جو ہر سنے مین خشت ہوتا ہے
ابھی مرجاؤ نہ کر و مجکو قلق ہوتا ہے

۱۷
قتل ہو جاؤ تو کیا پیاسا مین تو پچھتاؤ گے
پھر محمد کے نواسے کو کہان پاؤ گے

۱۸

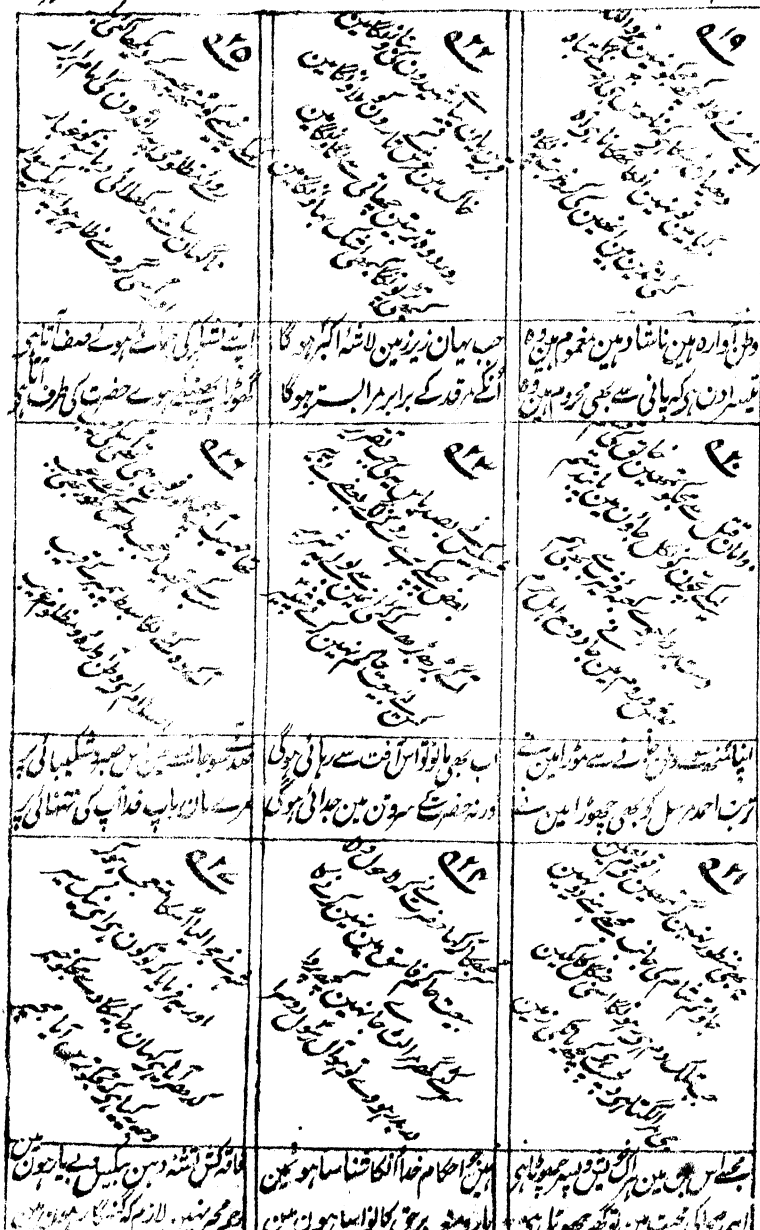

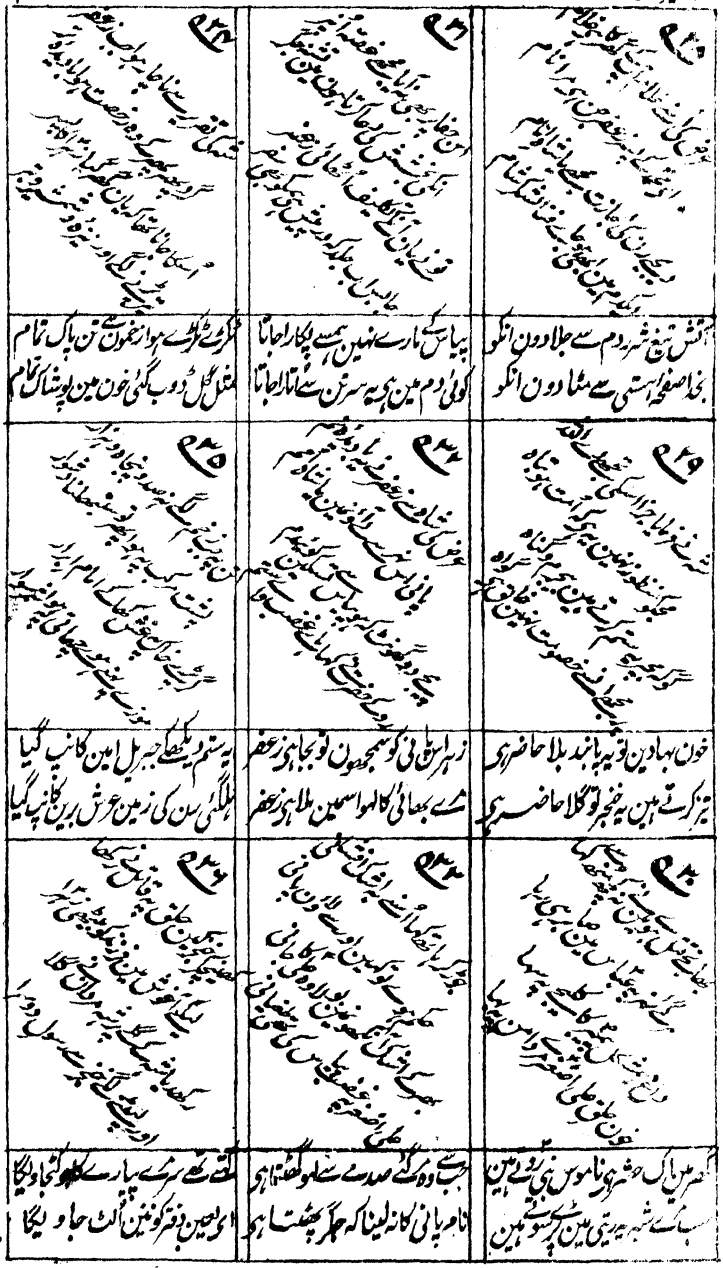

جلد سینے سے اُتر حال ہی اب غیر مرا
سجدہ کرنے دے کہ ہو خاتمہ بالخیر مرا

جبکہ دنیا سے سفر کرنے کا سامان ہووے
اے خدا قبر کی مشکل مری آسان ہووے

۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵

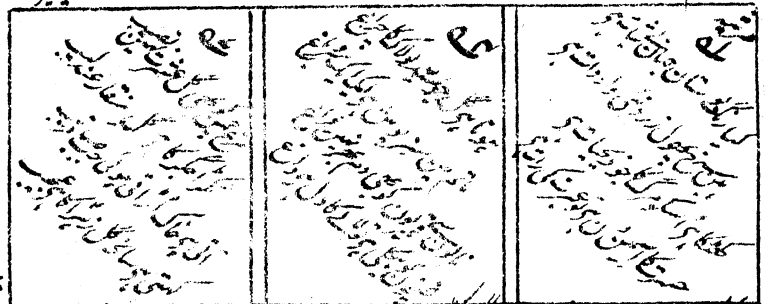

خالی کبھی کا داغ مصیبت سے دل نہیں
بھرتی ہے آگ یکی ہوا معتدل نہیں

دو دن سے آبسہ بند ہے پانی جہان میں
کانٹے پڑے ہیں پیاس سے سوکھی زبان میں

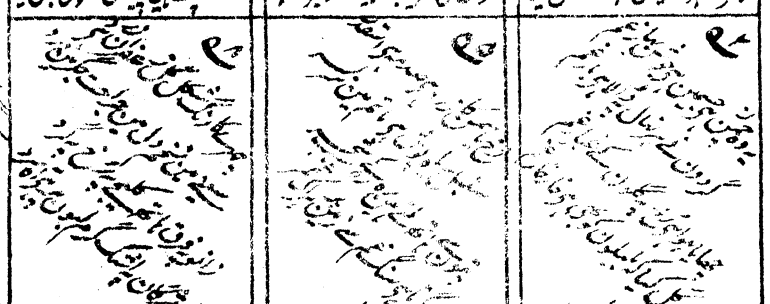

زخمی ہیں سب کے قلب کلیجے فگار ہیں
گر ایک مرد ہے تو نوے ہزار ہیں

ہر غنچہ لب ہے بحر کا صدمہ سے چاک پر
اسپر تھی بادلیوں کی دعا ہے زبان پر

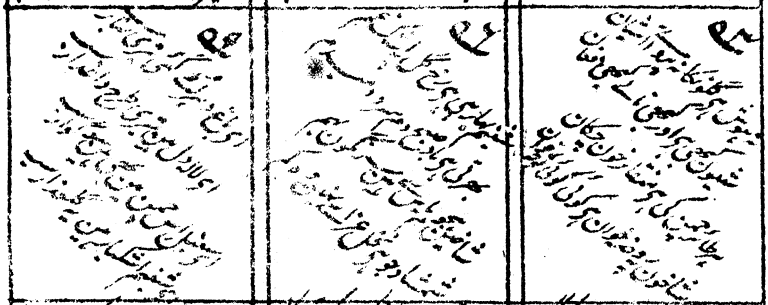

جنبان جو انتہی رسلیماں کی گو رہی
اوج ہوا پہ بانگ حسینا کا شور ہے

یکم ہے جان ختم رسل کے فراق میں
جو بیکسوں کا حال ہو گل کے فراق میں

۷۰

قبروں کا ذکر کیا ہے لحد تک نہ ہے نہیں
غنچے وہ غرق خون ہیں جو اب تک کھلے نہیں

۷۱

بیدم ہیں کچھ کیفیت میں ہر اک کا بلوں ہے
پر خون میں نہوں پہ جو ہوب میں ہوں کی چھاؤں ہے

۷۲

باچھوں سے ہے عیاں کہ ابھی شیر خوار ہے
تازک گلے میں تیر سہ پہلو دو سار ہے

۷۳

دل کا لہو ٹپکتا ہے زینب کے نین سے
پوچھے کوئی ہمیں کا پھر ناحسین سے

۷۴

فوجوں کی پھر چڑھائی ہے تم کو اور کرو
اٹھو پدر پہ تینوں میں سینہ سپر کرو

۷۵

جاتی ہے بدن سے آنکھ کو روتے چلے گئے
ساتھ آنکو لے لیا ہمیں چھوڑے چلے گئے

۷۶

نرگی اسکی روح نہ چلا کے رہ دیے
زینب بھی ساتھ روگی یا ان آرہ دیے

۷۷

بس چلگی تیغ ستم حلق پاک پر
دیکھو کی میری لاش کوئی دم میں خاک پر

۷۸

یاد نہیں ہے گود کا پالا کوئی نہیں
تسو بھی انبو پوچھنے والا کوئی نہیں

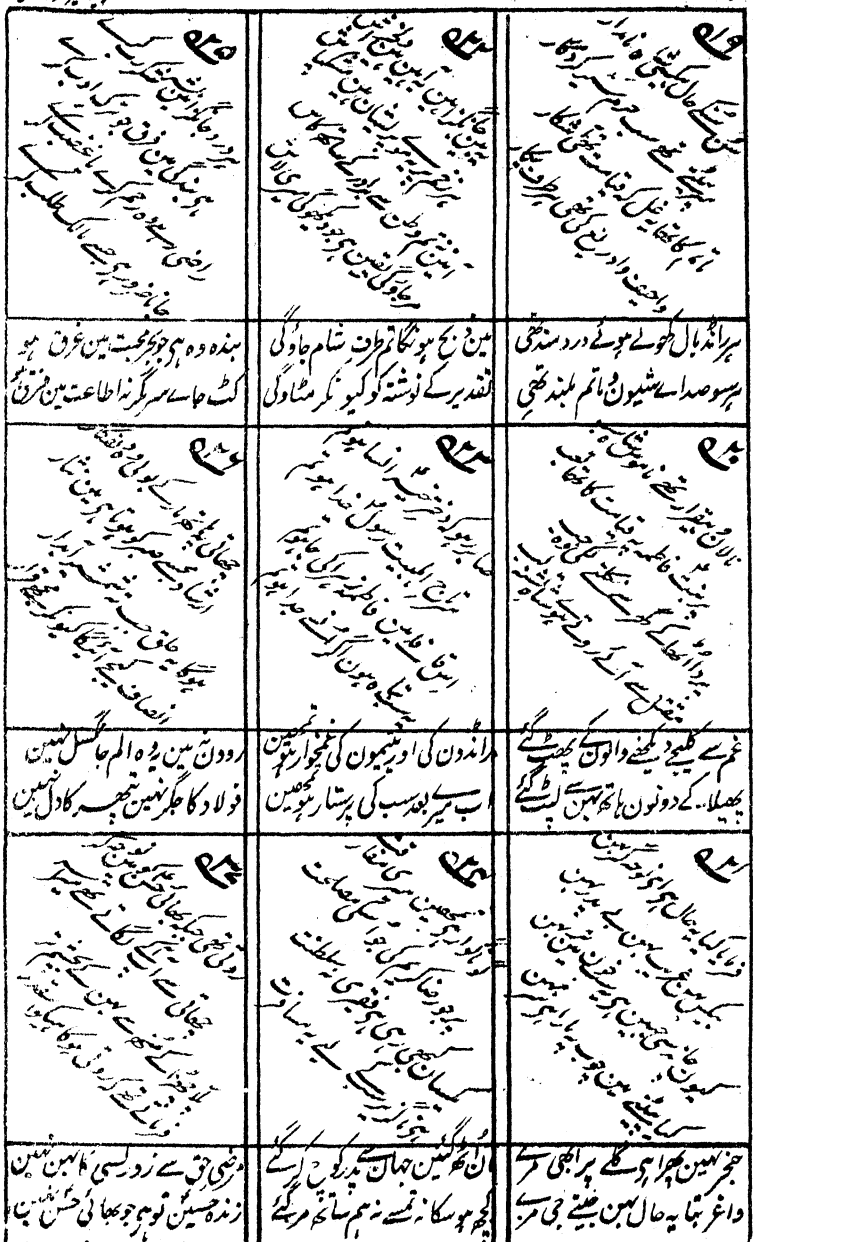

ہر اُنڈبال کھولے ہوئے درد مند تھی
ہر سو صدائے شیون و ماتم بلند تھی

بندہ وہ ہے جو بحر محبت مین غرق ہو
کٹ جاے سر مگر نہ اطاعت مین فرق ہو

غم سے کلیجے دیکھنے والون کے پھٹ گئے
پھیلا۔ کے دونون ہاتھ بہن سے لپٹ گئے

رونون مین یہ الم جا گسل نہین
فولاد کا جگر نہین پتھر کا دل نہین

جنجر نہین پھرا ہے گلے پر ابھی مرے
داغ نہ بتا یہ حال بہن جیتے جی مرے

رضی حق سے زور بسی کا بہن نہین
زندہ حسین تو ہے جو بھائی حسن نہین

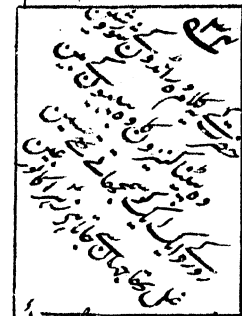

حضرت جو گئے تو یہ سمجھتی تھی بھی بات کو
نادان ہم مر جائے گے کہیں خوف و بیم سے

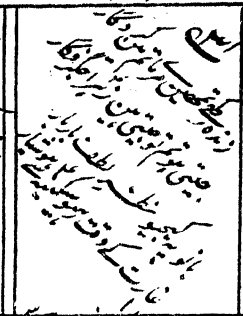

مرنے پہ تھے جو سبط پیمبر تلے ہوئے

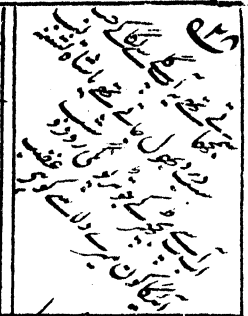

اب پائوں کی کہاں جو میں ہوند ہو گئی آپ کو
گوہر یہ چھپے کوئی گو مثل یتیم سے
ماتم کو ہاتھ اٹھے ہوئے تھے سر کھلے ہوئے

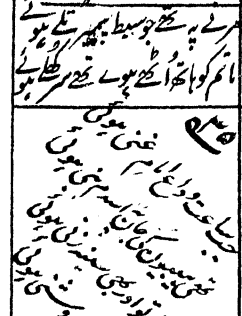

جینا نہیں قبول بہتر ہے موت جان سے
مجکو کفن پہنا کے سدھارو جہان سے

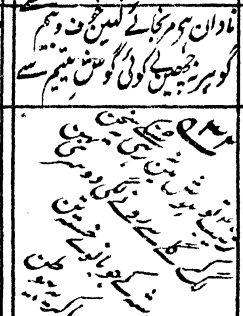

دولت لٹے گی لوٹ میں حد سے حبیب کی
رخصت یا آخری ہے حسین غریب کی

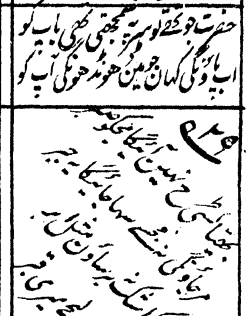

ڈیوڑھی سے عکس رو کے حضور آگے بڑھ گیا
در پر ابھی تھے آپ کہ نور آگے بڑھ گیا

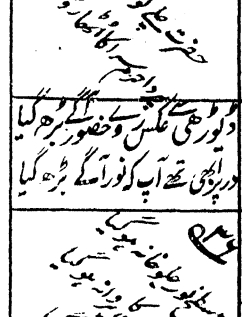

غم سے جگر لہو میں ٹپکنے لگے دیم ہیں
بھولے نہ اسکی یاد سحر ہو کہ شام ہو

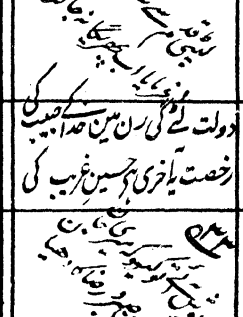

خبر نہ کی دیا اس ملازم کو کوئی نے تھا
خاک اڑ رہی تھی ڈیوڑھی پہ چاروں کوئی نہ تھا

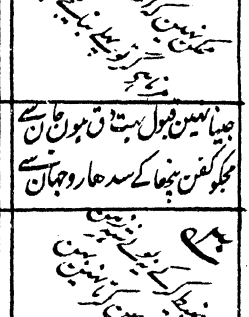

۳۶

گر حکم ہو تو ہو کے مجسم نثار ہوں
ہم سب شہید کے ساتھ میں حضرت سوار ہوں

ہارون آکر نسیم گلستان سے بڑھ نہ جائے
محراکرین جو تخت سلیمان سے بڑھ نہ جائے

ماجائے باغ خلد وہ رتبے حصول ہو
مصرع جو ڈوبا اسماں ہو تو نقطوں کے پھول ہو

۳۷

اسوار جب ہوا شہ ذی الجلال
گرد کے مثل بیٹھ گئے سب یہ بال

بولے عدو کہ دل ہوئے جلنے میں خاک
نکلی جو منہ سے آگ تو بجھنے لگی یہ خاک

یوں کج نہ نامیہ کام نہیں خوشخرام کا
اعجاز ہے حسین علیہ السلام کا

۳۸

کیا شوکت سواری سے کرتے ہیں وہ قدم
رفعت ہے آگے آگے دل فاتحہ علم

خورشید چرخ ہے شہ گردوں جناب پر
ذرے لپٹتے جاتے ہیں زر آفتاب پر

نور اسمیں جلوہ گر ہے رسالت مآب کا
دیکھو یہ آئینہ ہے اسی آفتاب کا

۳۹

پرواز اسکی رشک رم آہو باز ہے
لمحات شاخ گل بھی تو یاں نازیانہ ہے

شملہ اودھر چھٹا ہوا سینہ تنا ہوا
زیر علم کا لال جاتا ہے دوطما بنا ہوا

تشبیہ ہاتھ آئی نئی ذہن لڑ گیا
اسپر نشان سول کے بوسوں کا مڑ گیا

۴۰

تھوڑی میں شوق سے جو ہوا ہے جبیں فگار
جانباز ہے جری ہے وفادار ہے نثار

زلف سیاہ رخ پہ پریشاں ہے مشک بار
مصرع ہے یہ ورق پہ ہوا سایہ سے نگار

۴۱

گلشن میں جا بجا نظر آتے ہیں لالہ زار
بھیگی ہیں رات بھر جو یہ باغ میں ہیں نثار

مصرع کھلے ہیں پھول یہ گلزار میں کہاں

۴۸

اپنے خدا حسین حجاز و عراق مین
مردم مین خود مگر کہ یہ آنکھون چڑھے نہین

لڑنے کی تپ ہر اک کو چڑھی منھ اُتر گیا
دشتِ نبرد رعب لاورے سے بھر گیا

لڑکا ہوا اُدھر کہ پُرھین ول جوالون کے
گوشون سے گوشے ملکے لگے کھنچکر کمانون کے

۴۹

عنقا کھلینگے آج سیم بہار کے
رکھے ہین آفتاب مین نافے تتار کے

تھرا کے زرد سب شجر مینوا ہوے
مرغان دشت جان بچاکر ہوا ہوے

باہر ہوئی غلاف سے وہ تیغ اسطرح
مضمون تیز دل سے نکل آئے جسطرح

۵۰

ماہیت انکی عاطفی ہو دشمن کی فوج مین
یہ پھرتے ہین دُوب کے تیغون کی موج مین

دُھالین اُٹھی ہوئی تھین کہ آندھی چلی تھی وہ
تلوارین اتنی کھنچ گئین جنگی سیاہ تھی

بجلی اک اک سی جگر آفتاب مین
گرمی سے خشک ہوگیا پانی سحاب مین

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۴
نکلا یہ جسکے منھ سے کہ یاں ہی میں تا ابد
پھرتا تھا تیلیوں وہ اور پھر کہیں نہ تھا

۵۵
نقش شادہ لوگ نے منھ پر گرے گئے
چھالے ہر ایک تیغ میں گویا پڑے گئے

۵۶
سر اڑ گئے فشار ہوا بند بند پر
اسوار پر سمند تھا پیدل سمند پر

۵۷
بھاگے یہ منھ نہ تھا کسی جا پک سکے ارکا
قبضہ تھا چار لاکھ پہ اک ذوالفقار کا

۵۸
بھاگے کہ ایک جا نہ تھی عمل درود تھا
پاؤں کسی کا تھا اور کسی کا کمر پہ ہاتھ

۵۹
کشتوں کا ڈھیر اک قد آدم بلند تھا
رستہ اُدھر کی فوج میں جانے کا بند تھا

۶۰
پریان منھ اسکا دیکھے کو بھر اتی تھیں
سر تھے نہ پھاور اُسپہ تو جانیں نثار تھیں

۶۱
شہرہ اڑا چکی تھی یہ فضل خدا ہوا
روح الامین نے اُسکو جو رد کا تو کیا ہوا

۶۲
دونوں گرے مرے ہوئے دوزخ کی آگ میں
بھڑکے سمند فرق پہ اُن کی جو ناگہاں

۶۳
بھاگے جو اُس طرف سے اُنکا کام ہو چکا
پیچھے سے اُنکے آن کے اُنکا کام ہو چکا

۶۴
ٹکڑے ہوا اُڑا اُسکے ہر اک عضو کے پرخچے
بھنا نہ تھا لوہ یہ صفائی کے واسطے

۶۴
دم تھا لبون پہ تن سے اگر خون بہا نہ تھا
قصہ تمام ہو کوئی سالم رہا نہ تھا

۶۵
جب دیکھو اسکے زیر قدم غرب و شرق ہے
کھلتا نہیں یہ پل بندھے ہیں کہ برق ہے

۶۶
شہرہ تھا اسکی تیغ زنی کا عراق میں
شیطان پہ فوق تھا اسے بغض و نفاق میں

۶۷
کہتے تھے مرکے میں ظفر اسکے ساتھ ہی
یہ میرا ہاتھ ہی کا ہاتھ تھا یہ میرا ہاتھ ہی

۶۸
برپا ہی غل کرا ہر دم سیر ہی یہی
چومو قدم بُراق فلک سیر ہی یہی

۶۹
اسپر کبھی غضب کبھی اسپر عتاب ہی
گویا کہ اسپ وقت کا افراسیاب ہی

۷۰
راکب کے یہ روش پہ طرار سے پسند تھے
وہ بھی تھے بانکے جو بالا بلند تھے

۷۱
اُڑ جائے جنبش مژہ شہسوار سے
جیسے صدا تڑپ کے نکل جائے تار سے

۷۲
نام آجیں دل کرکا ابر دمین مل پڑا
چتون دمین بگڑ گئی غصہ نکل پڑا

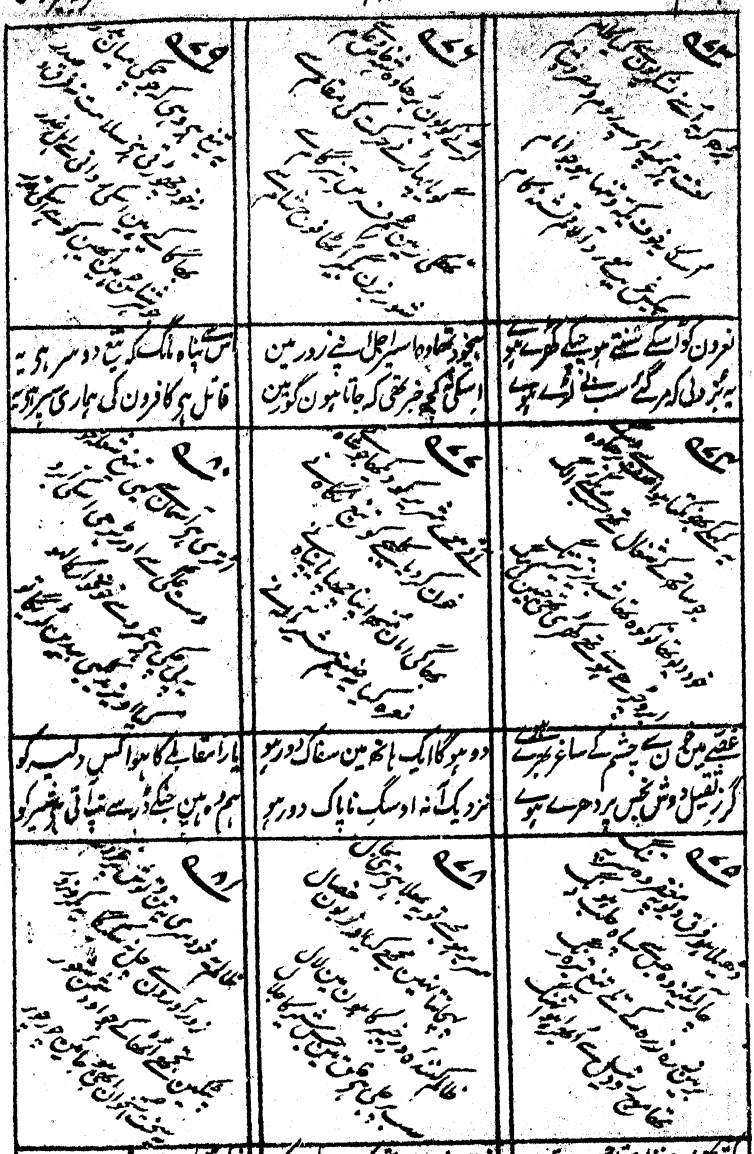

نعروں کو اسکے سنتے ہی جیسے کھڑے ہوئے
یہ خبر دی کہ مر گئے سب لڑنے والے ہوئے

ہمچو دلھا وہ اسیر اجل نے زور میں
اسکی کچھ خبر تھی کہ جاتا ہوں گور میں

اس بے پناہ مارنے کو تیغ دو سر ہی یہ
قاتل ہی کافروں کی ہماری سپر ہی یہ

غصے میں جن کے چشم کے ساغر بھرے ہوئے
گرد نقیل دوش پہ بکھرے پڑے ہوئے

دو ہوگا ایک ہاتھ میں سفاک دور ہو
نزدیک آنہ اوسکو ناپاک دور ہو

یارا مقابلے کا ہوا کس دلیر کو
ہم وہ ہیں جسکے ڈر سے بنائی ہے شیر کو

گر بھی بہر حفظ تھا جسم درست پر
لوہے کی سخت ڈھال تھی گینڈے کی پشت پر

خالق نے اپنا ہاتھ کیا جس حساب کو
مغرب سے کھینچ لایا ہے جو آفتاب کو

غائب ہوئے سر تن پر جو ن زمین میں
ہو جائے غرق جوں رستہ قارون میں

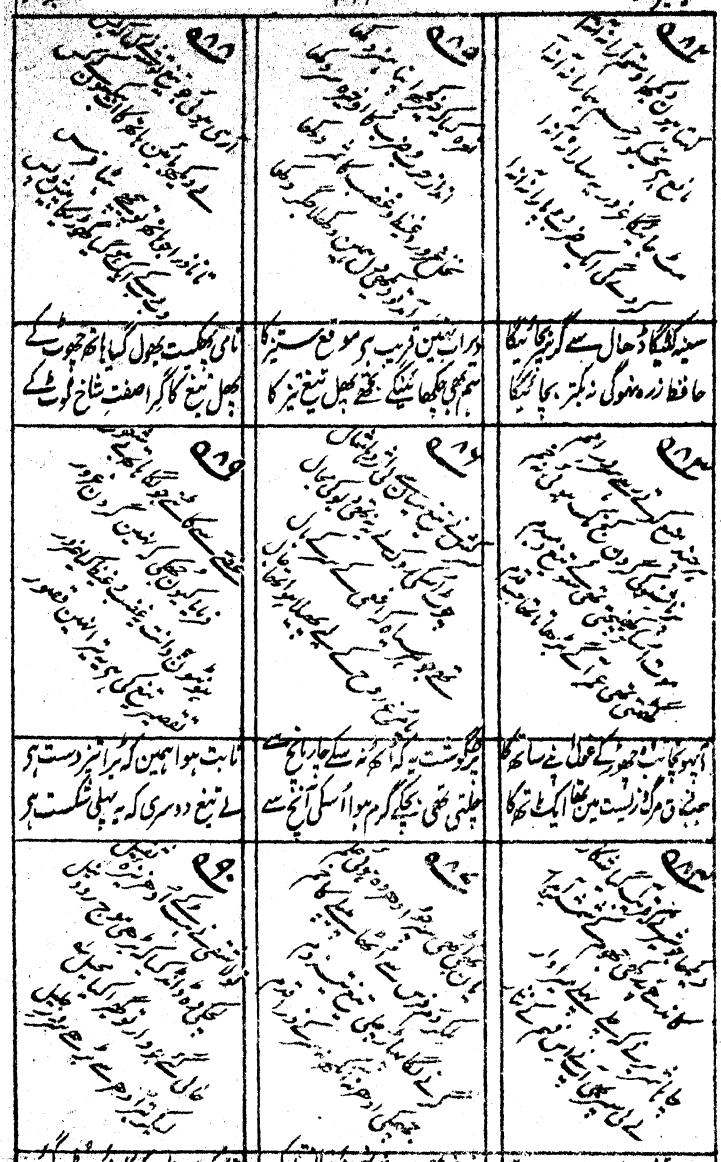

۸۱
کہا یہ سن کے علی نے کہ ہاتھ مارا ہے
مرے پسر کے گلے پر جو تیغ کاری کی
سنبھالو ڈھال کہ اب تیغ کا ہے وار اس پر
ہے ہاتھ میں ابھی تلوار کاٹ ڈالے گا
حافظ زرہ نہ ہوگی نہ بکتر بچا سکیگا

۸۲
کہا یہ سن کے علی نے کہ ہاتھ مارا ہے
مرے پسر کے گلے پر جو تیغ کاری کی
سنبھالو ڈھال کہ اب تیغ کا ہے وار اس پر
ہے ہاتھ میں ابھی تلوار کاٹ ڈالے گا
ادراب نہیں قریب ہے موقع ستیز کا
تم بھی دکھائینگے مجھے پھل تیغ تیز کا

۸۳
کہا یہ سن کے علی نے کہ ہاتھ مارا ہے
مرے پسر کے گلے پر جو تیغ کاری کی
سنبھالو ڈھال کہ اب تیغ کا ہے وار اس پر
ہے ہاتھ میں ابھی تلوار کاٹ ڈالے گا
نامی بھکیت بھول گیا ہاتھ چھوٹ کے
پھل تیغ کا گرا صفت شاخ ٹوٹ کے

۸۴
یہ ہاتھ تیغ پر دم رزم میں یہ ہاتھ ہے
برسوں سے برق وار کا دنیا میں ساتھ ہے
ثابت ہوا ہمیں کہ برابر تیز دست ہے
اے تیغ دوسری کہ یہ پہلی شکست ہے

۸۵
یہ ہاتھ تیغ پر دم رزم میں یہ ہاتھ ہے
برسوں سے برق وار کا دنیا میں ساتھ ہے
جنبش بھی دوش پر نہ ہوئی ذوالفقار کو
روکا علی نے ڈھال پہ ہر حملہ وار کو

۸۶
یہ ہاتھ تیغ پر دم رزم میں یہ ہاتھ ہے
برسوں سے برق وار کا دنیا میں ساتھ ہے
تیغوں کے پاس جا کے گلائی جو مڑ گئی
ڈنڈا اسطرح کٹی کہ سنان سی اڑ گئی

۸۷
اپنا بچاؤ چھوڑ کے عمداً نے ساتھ کا
جھپٹا جو مرگ زیست میں تھا ایک ہاتھ کا
چلتی تھی بجلی گرم ہوا اسکی آنچ سے
بگڑو گشت یہ کہ آنکھ نہ سکے چار پانچ سے

۸۸
اپنا بچاؤ چھوڑ کے عمداً نے ساتھ کا
جھپٹا جو مرگ زیست میں تھا ایک ہاتھ کا
چلتی تھی بجلی گرم ہوا اسکی آنچ سے
بگڑو گشت یہ کہ آنکھ نہ سکے چار پانچ سے

۸۹
اپنا بچاؤ چھوڑ کے عمداً نے ساتھ کا
جھپٹا جو مرگ زیست میں تھا ایک ہاتھ کا
ثابت ہوا ہمیں کہ برابر تیز دست ہے
اے تیغ دوسری کہ یہ پہلی شکست ہے

۹۰
یہ ہاتھ تیغ پر دم رزم میں یہ ہاتھ ہے
برسوں سے برق وار کا دنیا میں ساتھ ہے
تیغوں کے پاس جا کے گلائی جو مڑ گئی
ڈنڈا اسطرح کٹی کہ سنان سی اڑ گئی

۹۱

نالہ ہوا جو نعرۂ حیدر سے آشنا
ہلنے لگا زمین کا کلیجہ دہل گیا
للکارا جو شیر خدا عالی کا نام لے
دیکھا جو ذوالفقار کا منھ منھ نکل گیا

۹۲

ڈر سے طپانچے مارنے لگے تھے بدحواس
آئی صدا یہ ساتھ کہ ہے ہے سنبھل گیا
موقع کہیں نہ دشت میں پایا نہ ٹھہرا
سبزے نے منھ پہ مل لیا دامن پھسل گیا

۹۳

آئی صدا یہ ساتھ کہ ہے ہے سنبھل گیا
منظور ہی کہ اُمت جدّ ستمگار ہو
بیٹا تری سمجھ کے محمد نثار ہو

۹۴

سمجھا کہ کاٹ جائیگی یہ تیغ خود کو
بڑھ کر کمر سے بھی نہ فرس بیٹھیں زین میں
سر پر رکھا سپر کو سپر پر عمود کو
گھوڑا اسوار پر تھا وہ بجلی زمین میں تھی

۹۵

اُس دن خدا کا شیر لڑا آج تو لڑا
عقدے میں جلم سبط پیمبر بھی دیکھ لو
کرتا ہے تیغ صبر کے جوہر بھی دیکھ لو

۹۶

چہرہ ہوا غبار سے زرد آسمان کا
اکبر جی آگے بھیجئے جو برسون دعا کرو
بہتر یہی ہے کہ وعدہ یہ طفل فا کرو

۱۰۱

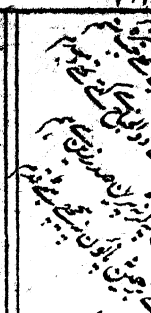

سینے میں آگ بھڑکی ہے صدمہ ہے جان پر
تنہا وہ رہ گذر چکے ہیں میہمان پر

۱۰۲

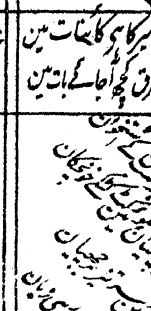

چرچا ہمارے صبر کا ہے کائنات میں
ایسا نہو کہ فرق کچھ آجائے بات میں

۱۰۳

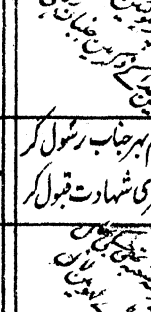

بچے بروں پہ روٹے ہوئے خاک سے تمام
بیرون پردہ حضرت زینب کے ہاتھ تھے

۱۰۴

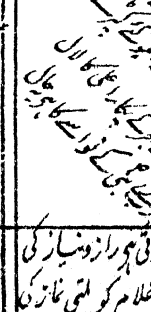

مشتاق مرگ اب پہ اسیر بلا بھی ہے
خنجر اگر ہیں تیز تو حاضر گلا بھی ہے

۱۰۵

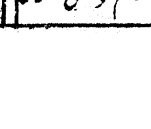

کہتے تھے رحم بہر جناب رسول کر
پروردگار میری شہادت قبول کر

۱۰۶

نشاید بچالیں ملکے وہ سب میر بھائی کو
نکلوں گی منھ پہ خاک لگا کر دوھائی کو

۱۰۷

مارے حجیں پہ تیر ستم تاک تاک کے
تیروں سے پر نکلنے لگے جسم پاک کے

۱۰۸

ساعت تمام ہوتی ہے راز و نیاز کی
فرصت نہیں غلام کو اتنی نماز کی

۱۰۹

ہے ہے حسین کہکے وہ رن کی جو راہ لی
حضرت اُدھر تڑپنے لگے قتلگاہ میں

جوابِ

آوازِ دوستی نہیں سنتا کسی کا میں
ہے جاں کنی یہ وقتِ مناجات کیا کروں

خالق دو عالم ہے مرا حال دیکھتا
بیان خاتمہ ہے ابیاتِ دعا کے بعد

بھائی قریب آلِ منزل پہونچ گیا
شہرگ پہ اب تو خنجرِ قاتل پہونچ گیا

غزل

پیشگوئی دوری نزدیک میں نزدیک سے دور
شمع مزارِ غائب کل ہو گئی اور جا کے

موسمِ خاکہ کفن خاکہ کفن ہو گیا
کاٹی ہے میں کرنے کے پیسے کشادہ ہو

احوال سخت ہے سرِ وطن کی جدائی کا
زینے دیکھا نیرے پسر اپنے بھائی کا

سلام

۱ فرمانِ کبریا سے فرشتوں کو ہوا حکم
نفسِ اجل سے بنا کر لے آئیں

۲ یا شہ تیرے در کے بھکاری ہیں
سلام

۳ سادہ دلی سے کبھی اسے دیکھا
حسن کیسا ہے کیا ادا کیا ہے

۴ ہمرہ سبھی ہے وہ خلائق
دنیا یار آئینہ فولاد کا ہے

۵ کرو دعا کہ آئینہ دوستی
سینہ آئینہ ہے قلب شیشہ

۶ ہے عبرت کہ آئینہ

۷ ہے عبرت کہ آئینہ

۸

سلام

۱ فرمانِ کبریا سے فرشتوں کو ہوا حکم
نفسِ اجل سے بنا کر لے آئیں

۲ یا شہ تیرے در کے بھکاری ہیں
سلام

۳ سادہ دلی سے کبھی اسے دیکھا
حسن کیسا ہے کیا ادا کیا ہے

۴ ہمرہ سبھی ہے وہ خلائق
دنیا یار آئینہ فولاد کا ہے

۵ کرو دعا کہ آئینہ دوستی
سینہ آئینہ ہے قلب شیشہ

۶ ہے عبرت کہ آئینہ

۷ ہے عبرت کہ آئینہ

۸

۱۷ ہے کہ دولت کس پہ ناز کرے ۔ ۔ ۔

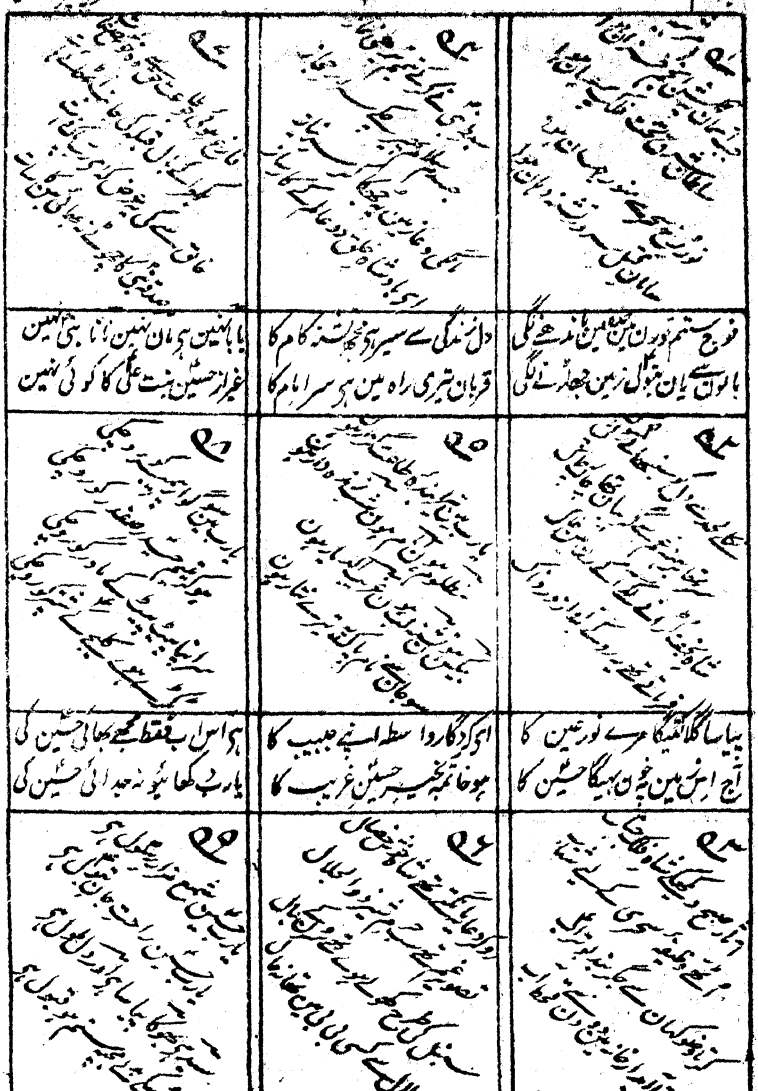

۱۰

مہمان کوئی گھر میں کسی کے نہ آئیگا
نوبت ہمارے قتل کی آئی جہان میں

۱۱

پامال کوئی دم میں محمد کا باغ ہے
بھیا ہمیں تمہاری جدائی کا داغ ہے

۱۲

کشتی بھی بھنور کے پیار سے کی مدد کیجیے
یا حضرت خضر اسکی مدد کیجیے

۱۳

بابا بچانا فاطمہؑ کے نور عین کو
اللہ اپنے سایہ میں رکھو حسینؑ کو

۱۴

غربال اج تیروں سے یہ جامہ ہوئیگا
تیغوں سے کرے آج یہ عمامہ ہوئیگا

۱۵

آج حسین بے کسی لشکر اشک بار ہے
ان پیاسوں کو کوئی نہ پانی پلائیگا

۱۶

مرنے ہوئے بھی کوئی نہ پانی پلائیگا
پہسینہ آج زانو سے قاتل بہائیگا

۱۷

پیاسو گلا تو شمر ہمارا فعال کاٹیگا
بھوبخون سے میرے ہاتھون کو جمال کاٹیگا

۱۸

فرمایا راہ دیکھتے ہونگے پدر مری
بس اب میان غلاف ہوئی کمر مری

۱۹

بس اب زمین کی زیست کا نقشہ بدل گیا
تم گھر سے نکلے اور مرا دم نکل گیا

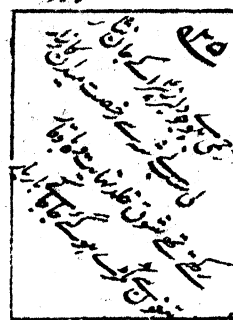

سچ ہے مری جدائی بہت تم پہ شاق ہے
بھیا مگر نصیب میں داغ فراق ہے

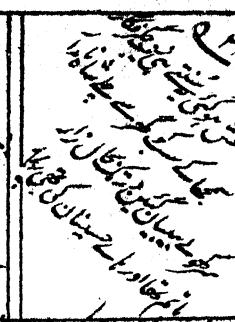

بچے صغیر منہ سے نہ کچھ بول سکتے تھے
حضرت کی ہمت نگہ کی کھول سکتے تھے

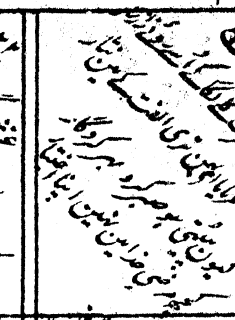

شہ کو ہر ایک یاور و ناصر کا داغ تھا
سب سے زیادہ ابن مظہر کا داغ تھا

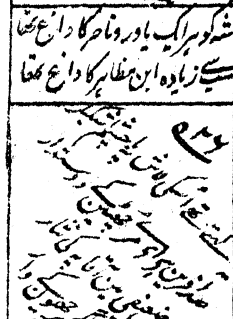

بابا کی طرح صبر دکھانا ضرور ہے
دوزخ سے عاصیوں کو بچانا ضرور ہے

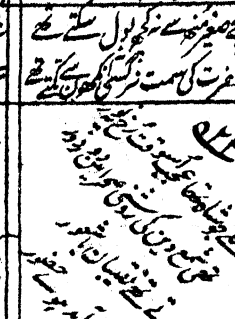

لاؤ سواری بادشہ شہ نشین کی
ہے آج آخری یہ زیارت حسین کی

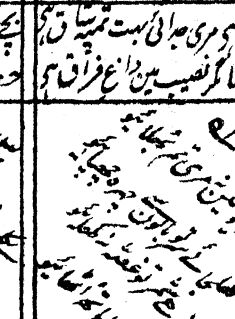

کون اب لے گا آہ مرے عاشق سپر مری
بھائی تری جدائی سے ٹوٹی کمر مری

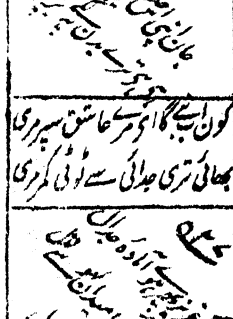

ہاں بعد قتل آئیو بھائی کی لاش پر
سر پیٹنا ہمارے تن پاش پاش پر

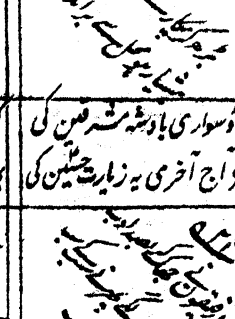

ڈھالوں کا ابر چھا گیا مولا کے سامنے
سینہ سپر غلام تھے آقا کے سامنے

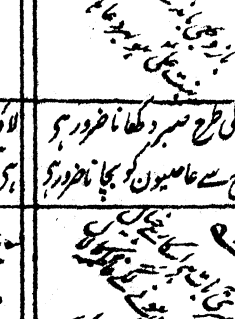

روح نبی و تیر خدا بیقرار تھی
داغ غربتا کی اہل حرم میں پکار تھی

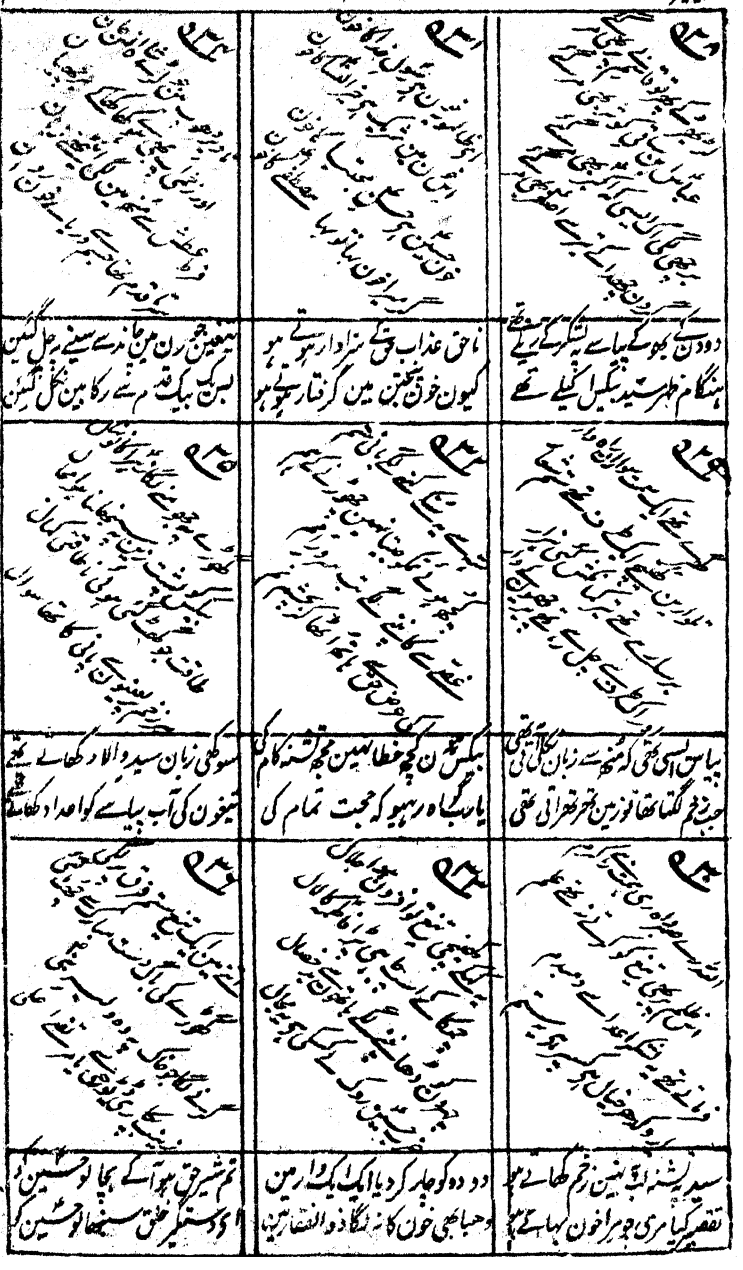

۳۸

شبیر پر لعین بھی ہم قاتل رسول کا
نیزے سے اسکے گزرے ہوا دل نہ ڈر لگا

۳۹

رونا تھا گھوڑا حال شہ تشنہ کام پر
طاری تھا غش حسین علیہ السلام پر

۴۰

اتنی تھی گھر سے گریہ و شیون کی صدا
رو گے سنو جو تم بھی تکبیر کی صدا

۴۰

کر عرض شاہ دین سے کہ صدقہ رسول کا
مقبول ہو یہ مرثیہ مجھ دل ملول کا

۳۹

سلام

۳۸

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام کی بقا کا سبب ان کی ہار ہے

وہ پھول

۱۰

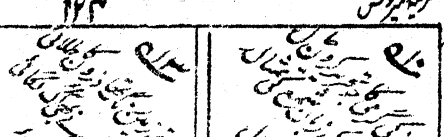

گرمی طراوت کو جو دیکھا تھا چمن سے
غنچوں کی زباں نکل آئی تھی غنچہ دہن سے

۱۱

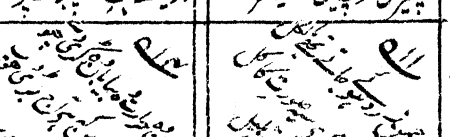

تا لب سکوں نہ تھی صدمۂ سوزِ جگری کی
خواہش بھی اگر تھی تو گلِ نیلوفری کی

۱۲

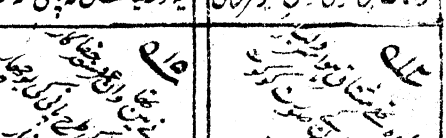

اشارہ دستِ حنا بستہ کا سوئے لب تھا
یہ اور قیامت تھی کہ پانی نہ ملتا تھا

۱۳

وہاں جس عقاباں شتابی گرسنگی تھی
افسوس زمانے میں عجب آگ لگی تھی

۱۴

شیشے وہ حبابوں کے نہ تھے چھاپ پہ تھے
دریا کے لبِ خشک پہ تنجائے پڑے تھے

۱۵

اُس پر بھی نہ شکوہ تھا نہ نام کا گلا تھا
یہ اور قیامت تھی کہ پانی نہ ملا تھا

۱۶

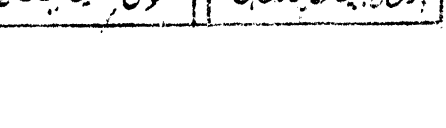

فرماتے تھے بیجا ہے یہ ڈر اہلِ ستم کو
یاں پیاس سے خود بات کی طاقت نہیں ہم کو

۱۷

کانے تھے ہرن شیر کچھار اپنی چھوڑے تھے
شبنم سے اُسی روز میں سایہ کھڑے تھے

۱۸

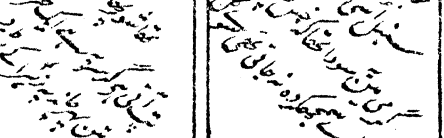

تھی سر پہ اجل تختِ کیان تاج کہاں تھا
خورشید فلک چتر سلیمان جہاں تھا

۱۹

اکرم میں چھری حلق پہ چل جائے گی سولا
آخر ہے دن اب عیب بھی جھلوائے گی سولا

۲۰

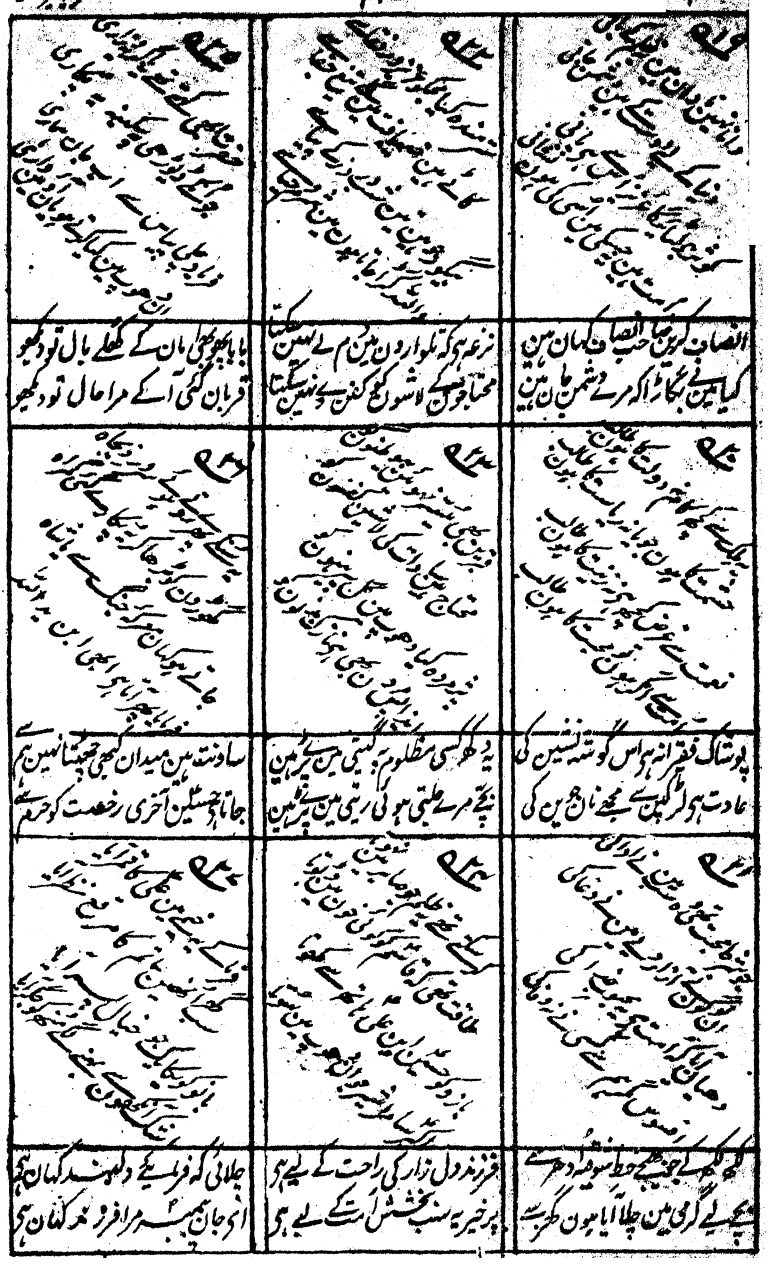

انصاف کریں صاحب انصاف کہاں ہیں
کیا ہیں بے بجا ڈاکہ مرے دشمن جاں ہیں

نرغہ ہے کہ تلوار دو میں دم لے نہیں سکتا
محتاج فسوں کے لاشوں کے کفن سے نہیں سکتا

بابا بھی جلی ماں کے کھلے بال تو دیکھو
قربان گئی آ کے مرا حال تو دیکھو

پوشاک فقیرانہ ہے اس گوشہ نشیں کی
عادت ہے لڑکپن سے مجھے نان جویں کی

یہ دکھ کسی مظلوم پہ غیبی میں پڑے ہیں
بچے مرے جلتی ہوئی ریتی میں پڑے ہیں

سادات ہیں میدان کبھی چھپتا نہیں ہم سے
جاتا ہے حسینؑ آخری رخصت کو حرم سے

لکھے کے جو بھیجے خط سو دیدہ و دل سے
بچے لیے گرمی میں چلا آیا ہوں گھر سے

فرزند دل زار کی راحت کے لیے ہے
ہر خیر یہ سب بخشش امت کے لیے ہے

جلائی کہ فرمایئے دلہن کہاں ہے
اے جان پیمبر مرا فرزند کہاں ہے

۲۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نکلونگی جو مشکل پیسہ نہ نکلینگے
ہی ہی مجھے اب کیا علی اکبر نہ ملینگے

ایسے نہیں مجھڑے کہ انھیں پا نہ سکینگے تو
اب وہ نہیں آئینگے نہیں جائینگے تو

باما ل خزاں فاطمہ کا باغ نہ دیکھو
پہلے مجھے موت آئے کہ یہ داغ نہ دیکھوں

۲۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اچھا وہ نہ آئیگا تو میں آپ سے لونگی
یوسف دلا جائیگا تو میں آپ سے لونگی

جادہ دم شمشیر ہے گاہ ہیں ہم بھی
منزل پہ پہونچے تو سر راہ ہیں ہم بھی

۳۰

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سچ کہتی ہو تم مجھ میں اسی ل کی بو ہے
بانو مرے کپڑوں پہ یہ اکبر کا لہو ہے

اک کوہ الم اور کراستہ غم پر
بچے کو لیے جھک گئی حضرت کے قدم پر

۳۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۲

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۳

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۳۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

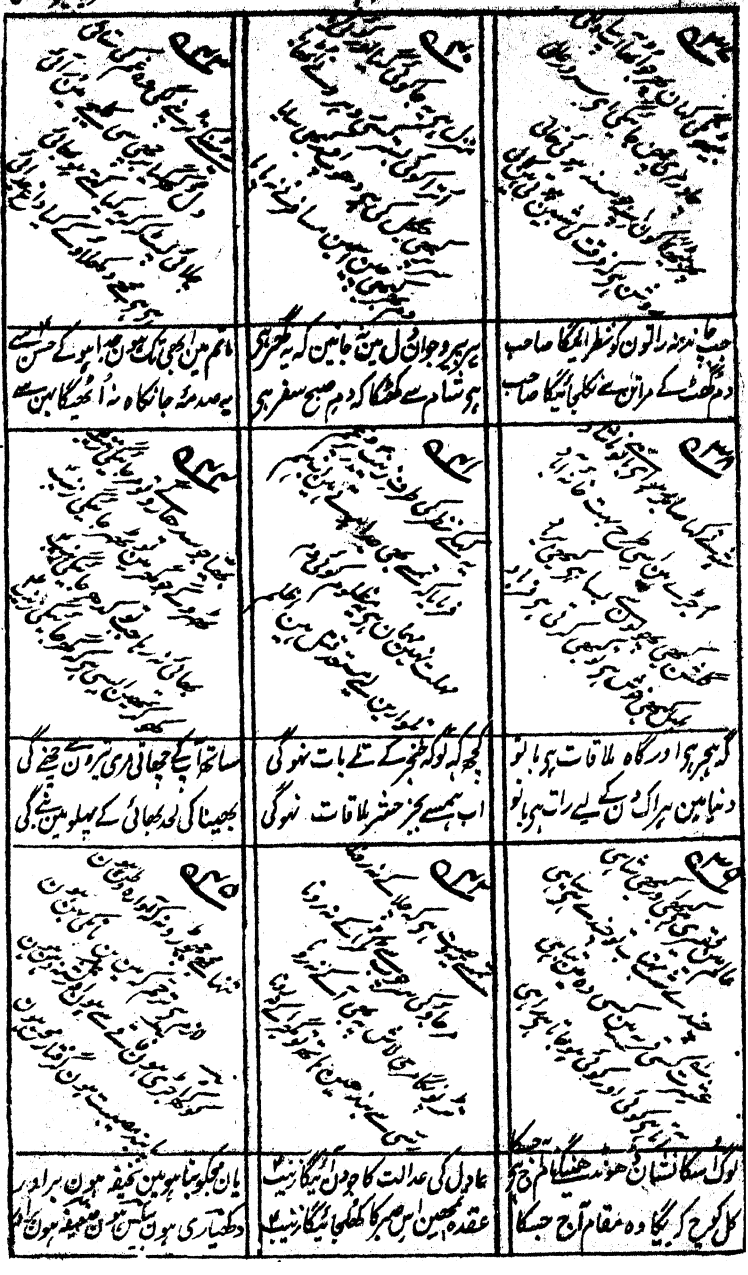

۴۹

[illegible]

ہوں بہت علی بالوں نہ مقتل سے ٹلیگا
خنجر سے بہن بھائی کا سر ساتھ کٹیگا

۵۰

فرمایا کہ ہر مین دل ناشاد نہین ہے
کہکے گئے بیٹے مجھے کچھ یاد نہین ہے

۵۱

کچھ آپکے پریشان ذہن کام نہ آئی
سب مر گئے افسوس بہن کام نہ آئی

۴۹

غربت کو نہ فرزند علی جھیلیگا زینب
گر مرگئین پھر کون ہمین روئیگا زینب

۵۰

اس راہ مین ہم ہین شہ مردان کے چلن پر
بیٹی اسے کہتے ہین جو ہو باپ کے چلن پر

۵۱

دشمن بھی نہ اسطرح کبھی پانی کو ترسے
اس عمر مین ہم پیاسے ہین جو بیس پہر سے

۴۹

موت آئی ہے ہمدرد کو نہ لیجائے ہین بھائی
روتے کو مجھے چھوڑے چلے جاتے ہین بھائی

۵۰

موت آئی نہین جس جگہ بیٹھے ہین زینب
اے وائے جانکاہ مین اور جیتے ہین زینب

۵۱

اکدم مین مٹ جائیگی نہ روئیگی سکینہ
آرام سے اب قبر مین سوئیگی سکینہ

۵۷

۵۸

۵۹

حضرت کے سوا کون ہو مجھ سا تنہ و بن کا
ساماں کیے جاؤ مرے دفن و کفن کا

یاں منہ نہ رکھوائے گا کتا ہی بی بی
چھاتی سے نہ لپٹو کہ جگر بٹتا ہی بی بی

تھی فاطمہ کہتی اسے میرے بال جلیں
جاتا تھا قدم باقدم اقبال جلیں

۶۰

۶۱

۶۲

دل ہل گیا سینے میں لگی چوٹ جگر کو
مرنا ترا اللہ دکھائے نہ پدر کو

دیکھا تو نہ وہ گل نہ وہ گلشن نظر آیا
گردن کو جھکائے ہوئے توسن نظر آیا

گرمی میں لڑائی تھی جو بیداد گروں سے
جبریل میں مژدہ سنانے تھے پروں سے

۶۳

۶۴

۶۵

بیدفن و بے کفن خلق کے محتاج رہینگے
ہم آپ کفن کے لیے محتاج رہینگے

رستے گئے خاک اڑتی ہے زینب کے مکاں میں
تنہا کوئی ہمسا بھی نہ ہوگا جہاں میں

مرکر جا ہا تھا رہوار جو کثرت کے سبب سے
نکل بتا کہ بڑھے جاؤ تفاوت سے ادب سے

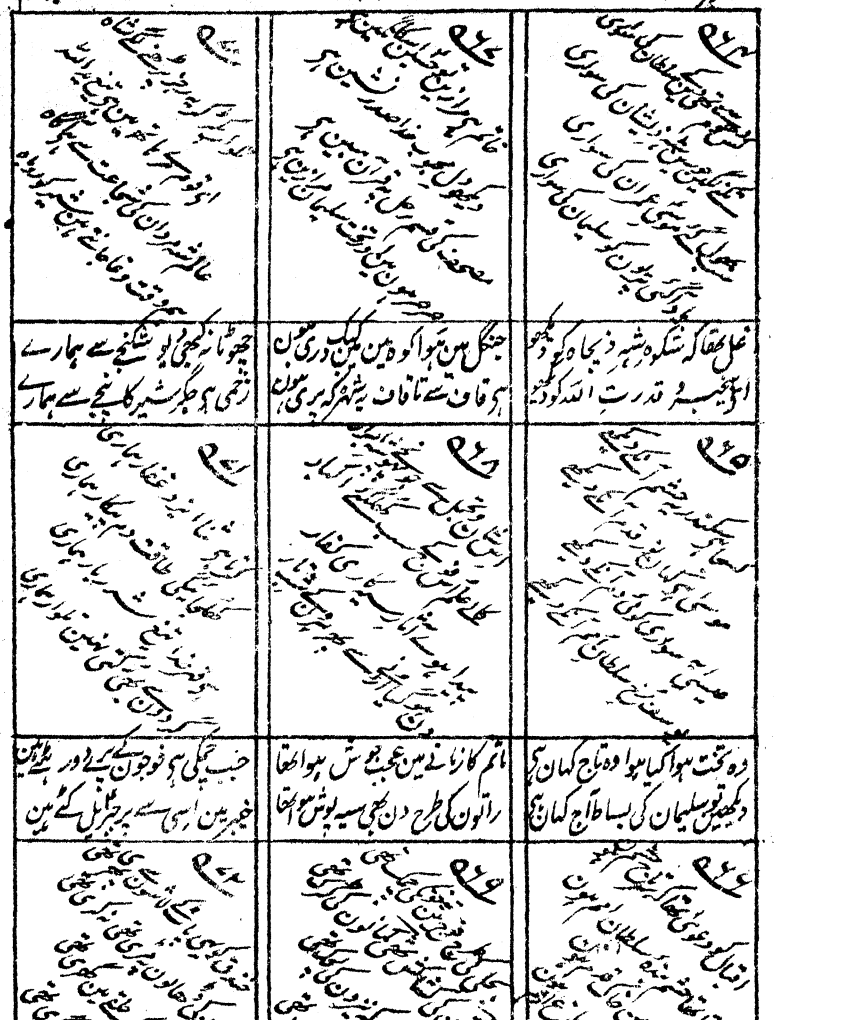

۸۴

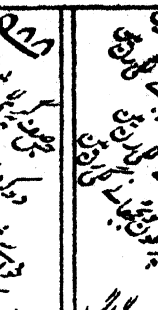

سرسبز ہوا نکل خاصہ سبزل نکل آیا
بدلی سے ہلال شب اول نکل آیا

۸۵

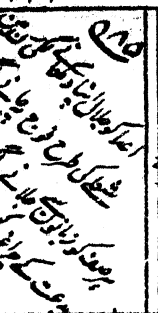

خاموش ہوئے یون کہ زبان جنگلی گویا
جلتے ہوئے جنگل پہ ہوا اچھلی گویا

۸۶

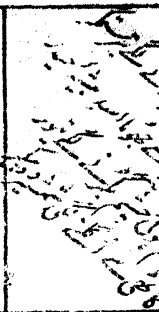

تھا شور کہ ڈوبا جہاز اہل ستم کا
دریا ہے غضب باڑھ پہ شیر دوم کا

۸۷

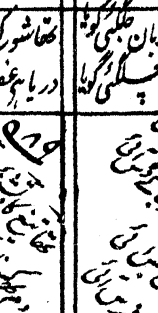

تھا سوکھ کے ہیمر کی مائل نہ بلا ہو
بجھ رہے تھا ان دشمن کیا ہو

۸۸

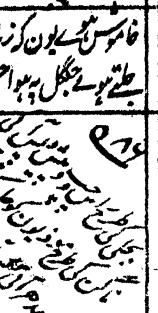

پھل ڈوبے تن میں لہو نہ تھا کبھی ان کا
ہر ہاتھ میں ہر اک کے فولاد کا سامان تھا

۸۹

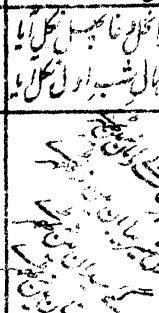

چلتی تھی جہاں تیغ وہ رستا تھا لہو کا
کیا ابر تھا منہ جس سے برستا تھا لہو کا

۹۰

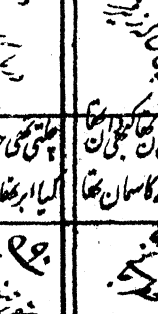

آتش زدہ برق زمانہ نظر آیا
لپکی تو جہنم کا زبانہ نظر آیا

۹۱

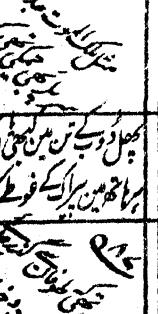

سب خون میں لتھڑے تھے کہ اک وہی تھی
فولاد کے دریا کی بھی ہر اک وہی تھی

۹۲

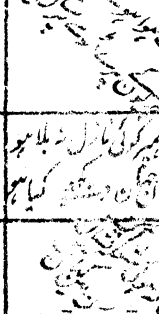

ظاہر تھا لہو سے کہ بدن مشتعل فشاں ہے
ڈھالوں کی سیاہی یہ یقین تھا کہ دھواں ہے

۹۱

گو شوق سے کشاکش میں جی ہٹا نہ تھا
چلّے کے کمانوں سے لپٹ جاتے تھے جلے

۹۲

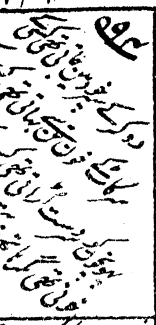

شاہین اجل کو کبھی پاتے نہیں دیکھا
بجلی کو کبھی دام میں آتے نہیں دیکھا

۹۳

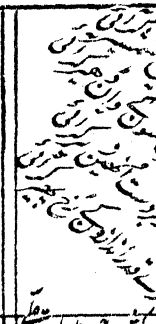

کھولے ہوئے تھی منھ کو نکالے تھی زبان کو
کیا خون کا مزا بھا گیا تھا آفتِ جان کو

۹۴

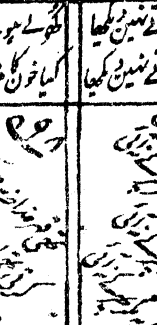

گشتہ ہوا منھ جسکو دمِ جنگ دکھایا
شمشیر کے پانی نے نیا رنگ دکھایا

۹۵

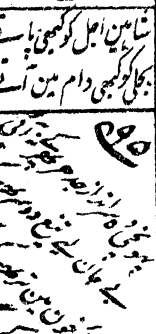

دینے لگے اعدا جو دوہائی تو پھری وہ
جب تیغ گئی ہر صف کی صفائی تو پھری وہ

۹۶

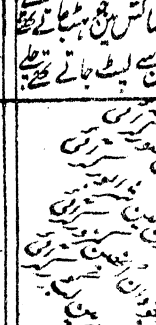

ہر صف میں فیلوں کے بدن مدرا تھا
ہر غول میں بجلی کی طرح کوندرہا تھا

۹۷

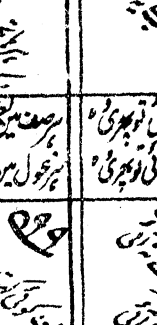

شمشیر دو سر جدم شاہ مدنی تھی
کیوں مدح کے قابل نہ ہو نیچتنی تھی

۹۸

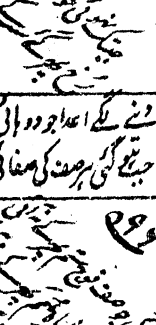

بھولے تھے جو لکھ لکھ کے بلانے کے خطوں کو
پڑھ لے گیا اکدم میں کنھیں خود غلطوں کو

۹۹

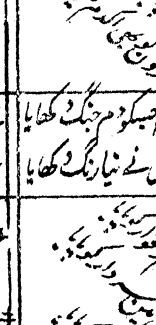

یال اسکی جو کھڑی نظر آتی تھی ہوا میں
گویا کہ پڑی ہالی سکھاتی تھی ہوا میں

۱۰۱

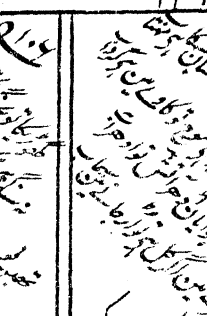

۱۰۲

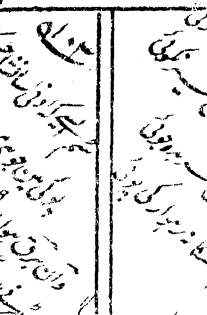

۱۰۳

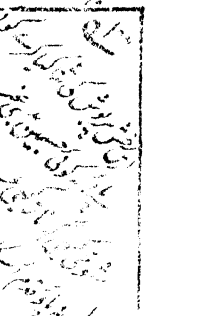

۱۰۴

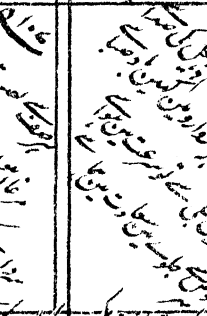

۱۰۵

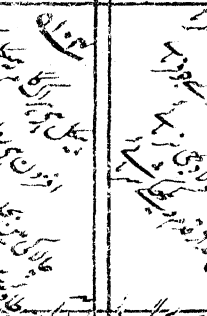

۱۰۶

۱۰۷

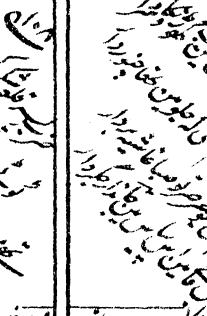

۱۰۸

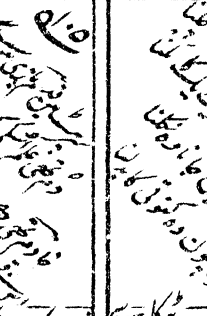

۱۰۹

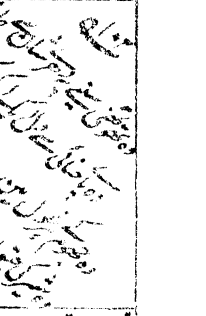

۱۱۰

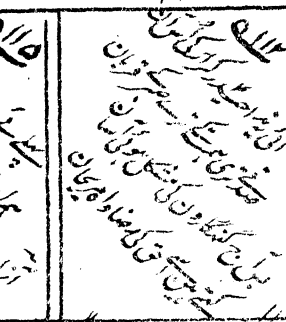

اس کی اس حرب کی طاقت نہیں ہمکو
جبتک کہ زمانے میں عزا خانہ رہیگا
غربال ہوا رخت گہن سبط نبی کا
ہو ٹوٹوں پہ ہیں دم وک اے تیغ دودم کو
اس حرب کا اس رحم کا افسانہ رہیگا
سب چھن گیا تیروں سے بدن سبط نبی کا

۱۱۱

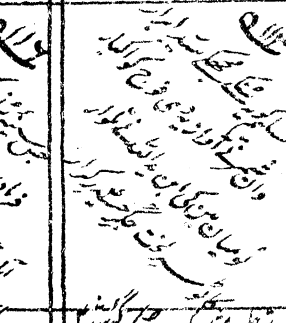

دم بند ہیں اے فجر دو عالم کے نواسے
ہاں تیر چلیں مثل کمان جھک کے سپہ پر
سینے سے کئی تیر جگر پور کے نکلے
اب رحم کر اے ہیں تشنہ ذر کے پیاسے
فتح مبارک ہو تمھیں تک کے سپہ پر
محبوب دہ اکبخ لہو چھڑک کے نکلے

۱۱۲

رحم آگیا امت پہ شہ تشنہ دہان کو
قول فرخ رستم کا جو اُدھر سے اِدھر آیا
ہاتھوں سے کلیجے کو پیمبر نے سنبھالا
جلدی سے کھا میان میں تیغ دو دھاری
پہ لی میں چھپا جانہ ادھر نظر آیا
ہر نے پہ جھکے شاہ خیبر نے سنبھالا

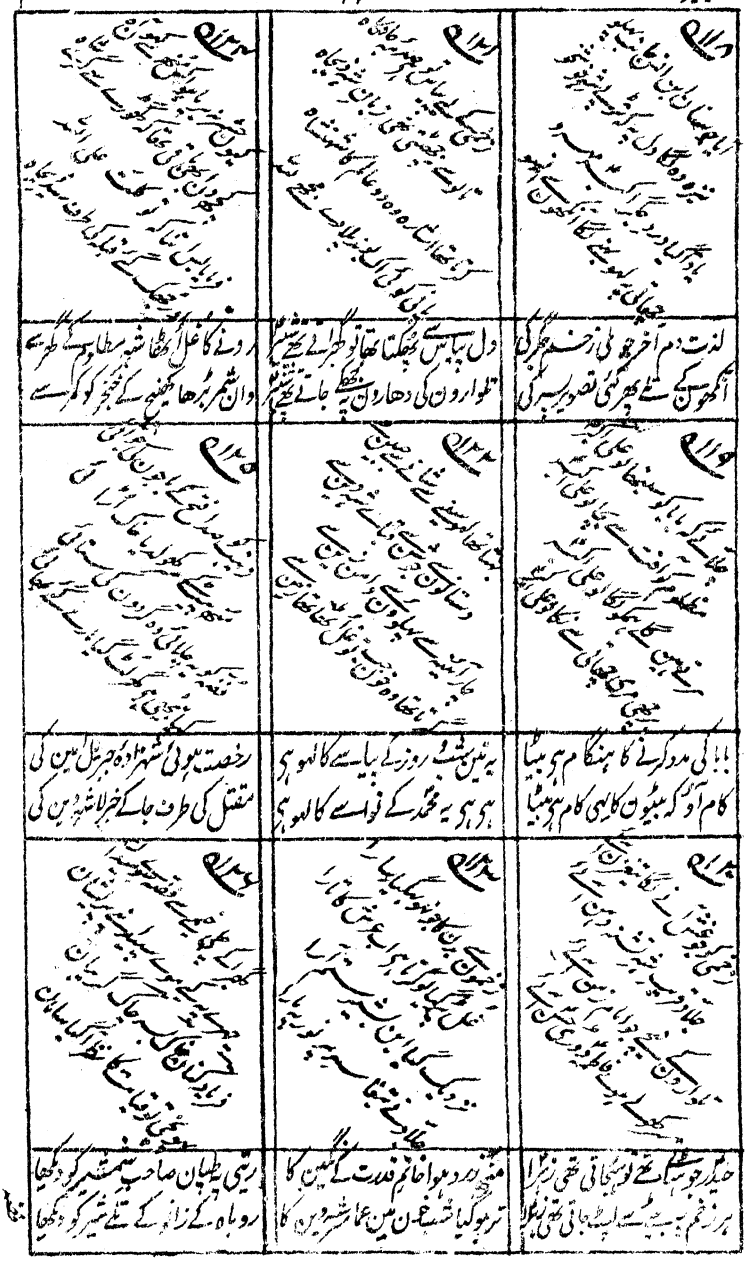

۱۲۶

فریاد کو پردے سے کھلے سر نکل آؤ
بھائی کو بچانا ہو تو باہر نکل آؤ

۱۲۷

میں نے نہ کہا تھا یہ ستم ہو گیا ہو ہو
ہو ہو شہ عشیر تسلیم ہو گیا ہو ہو

۱۲۸

شبیر سے بچھڑ کے سفر کرنے بھائی
شہر سے بچھڑ کے سفر کرنے بھائی
جنگل میں نہ رکھی تم مر گئے بھائی

۱۲۹

فریاد رسول دوسرا سنکے پھری ہوں
نالوں کی میں زہرا کے صدا سنکے پھری ہوں

۱۳۰

تلوار محمد کے کلیجے پہ چلی ہو
ہو ہو یہ سر پاک حسین ابن علی ہو

۱۳۱

بالائے سنان منھ سے کچھ کہتے کے صدقے
اس حلق بریدہ سے لہو بہنے کے صدقے

۱۳۲

سر بھائی کا اک نیزے پہ شبیر نے دیکھا
زینب کو بحسرت سر شبیر نے دیکھا

۱۳۳

کچھ بات تو لیجے کہ مصیبت میں کمی ہو
تسلیم تو لیجے کہ میں سر نگے کھڑی ہوں

۱۳۴

سر کٹنے کا صدمہ ہو نہ لٹ جانے کا غم ہو
زینب کو بھائی سے میں نکل آنے کا غم ہو

۴۷

ماتم کوئی کرتا ہی کوئی خاک سر ہی
اس غم میں ارواح آئمہ کا گذر ہی

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

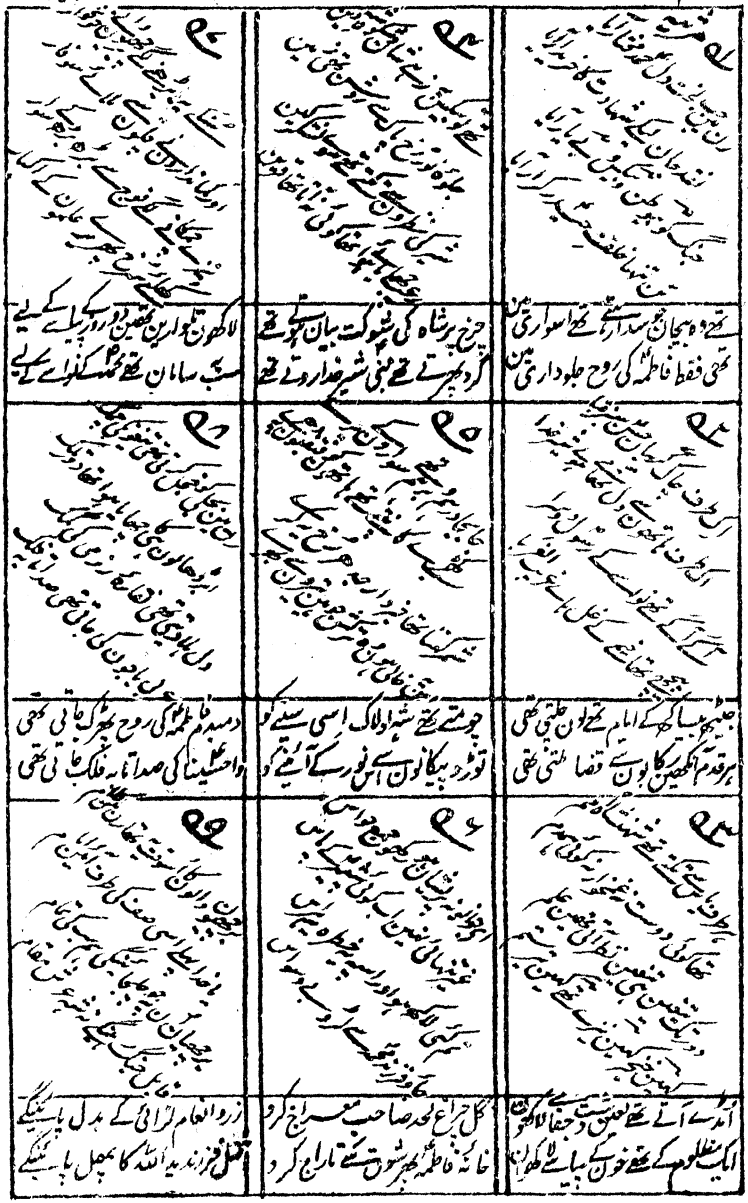

تھے وہ بیجان سب سوار تھے
تھی فقط فاطمہؑ کی روح جلو داری میں

چرخ پر شاہ کی پشت کو بیان پوچھتے تھے
گرد پھرتے تھے بنی شیر ضدا روتے تھے

لاکھوں تلواریں تھیں دو روپے کے لیے
سب سامان تھے تھے کفن کے لیے

جب چھ مہینے کے امام تھے دن چلتی تھی
ہر قدم آنکھیں بکا لوں سے قضا ملتی تھی

چومتے تھے شہ اولاک اسی سینے کو
توڑ دیا پکا لوں اس نور کے آئینے کو

آندے آتے تھے لعین دشت جفا لاکھوں
ایک مظلوم کے تھے خون کے پیاسے لاکھوں

گل چراغ حرم صاحب معراج کرو
خانۂ فاطمہؑ پھر شوق سے تاراج کرو

زر و انعام لڑائی کے بدل پائینگے
قتل فرزند یداللہ کا پھل پائینگے

دور تک

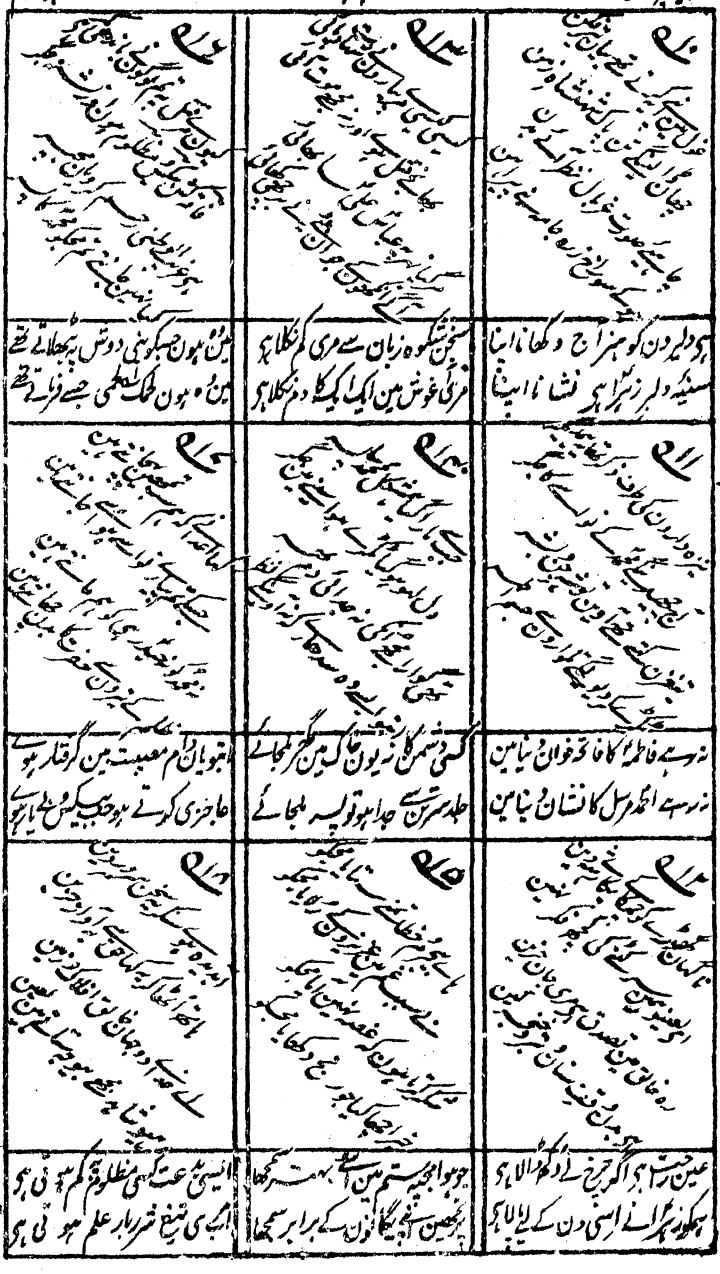

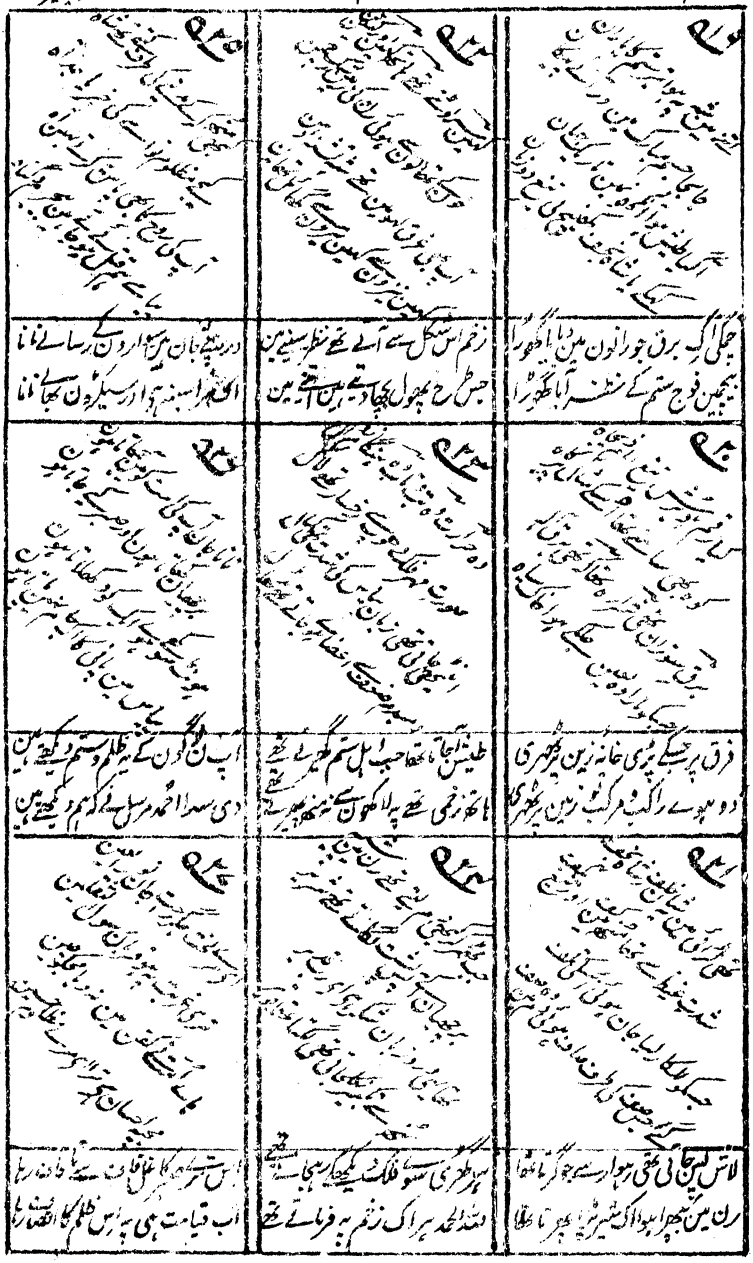

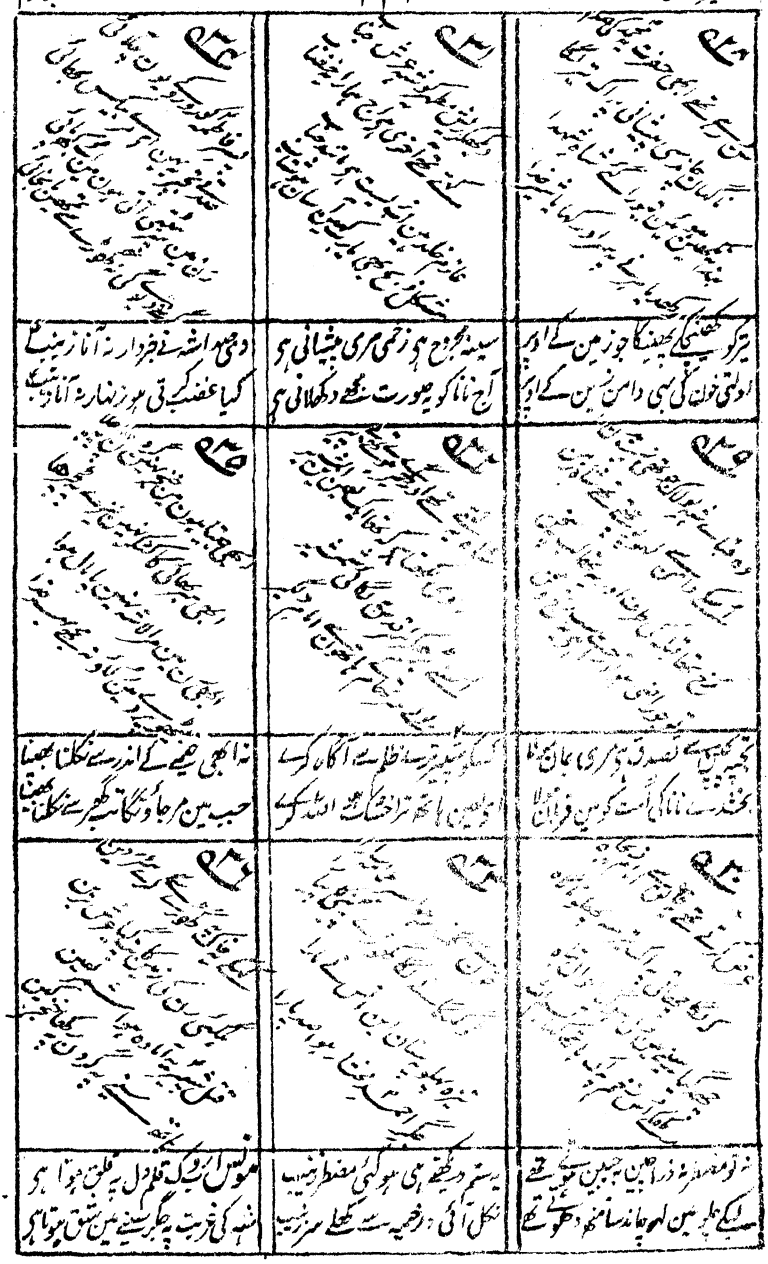

بڑھکر شفق جو رنگ تہا دیکھا گیا
سرخی رخون پہ آل محمدؐ سے چھا گئی

قبضے مین تیغ لشکے اگر آسمین مین
یہ نہر کیا ہی کوثر فردوس چھین لین

بھاگے گا سن کے خون مین وہ سرکش جھرجھرا
خولی خیال ہوگا یہ ترکش بھرا ہوا

آتش ہی خاک و آب ہوا دہر شت کی
یارب کھا دے جلد قضا ابیشت کی

قبضے مین اسکے مملکت غرب و شرق ہی
آتش ہو قصر تن پہ خیر من پہ برق ہی

آواز سن یہ فاطمہ زہرا کے مہین کی
جنگل سے آرہی ہی صدا واحسینا کی

آواز ہی کہ گرکے مدار المہام ہین
کل ہم مہین اور شراب طہور اکے جام ہین

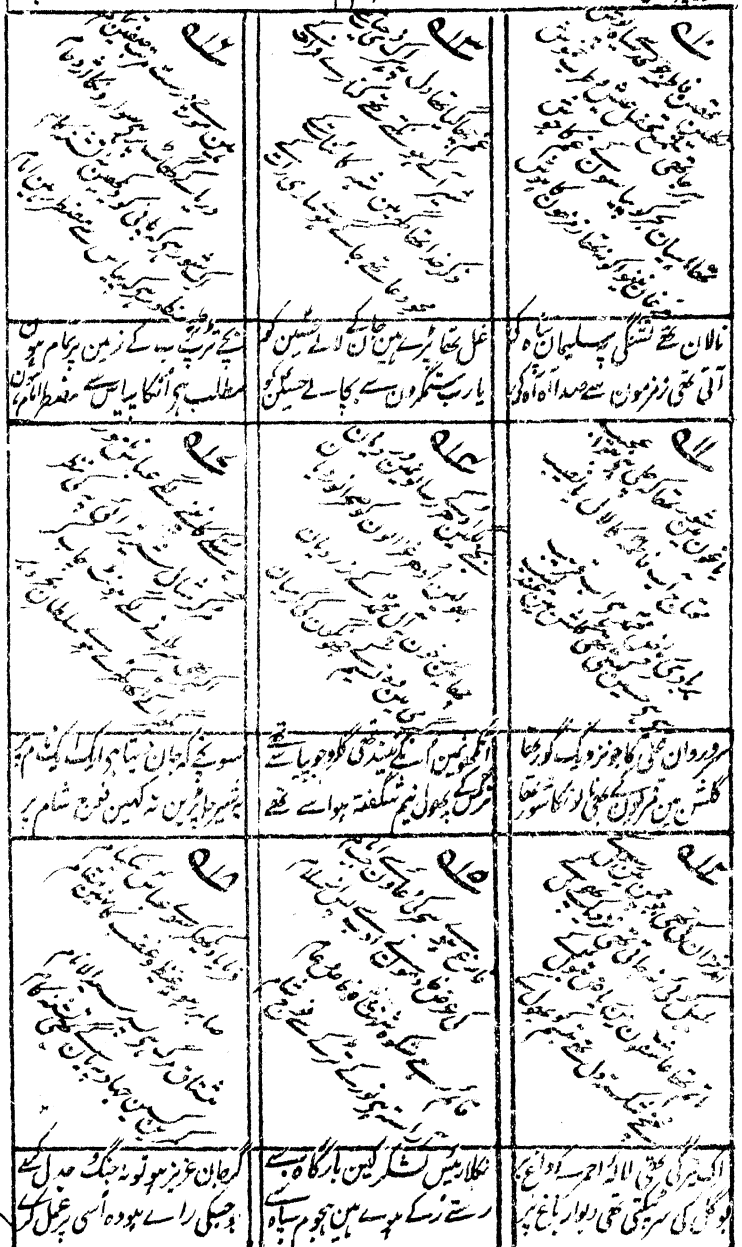

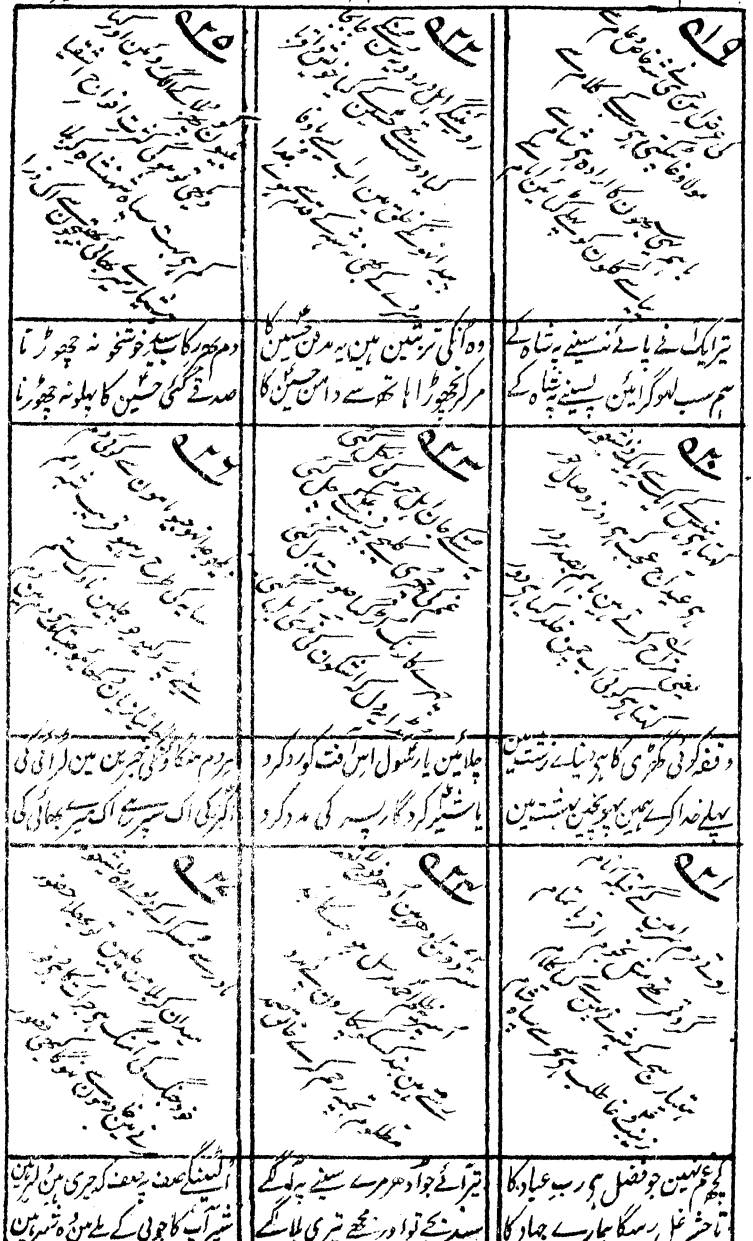

تیر ایک نے پائے نہ سینے پہ شاہ کے
ہم سب لہو گرائیں پسینے پہ شاہ کے

وہ آنکھ تر نہیں ہیں یہ مدفن حسینؑ کا
مر کر نچھوڑا ہاتھ سے دامن حسینؑ کا

دم بھر کا ساتھ خوشتر نہ چھوڑنا
صدقے گئی حسینؑ کا پہلو نہ چھوڑنا

دو فقرہ کرنی گھڑی کا ہے دنیا سے رشتہ ٹوٹا
پہلے خدا کرے ہمیں پہونچیں بہشت میں

چلا میں یا رسولؐ اس آفت کو دیکھ کر
یا شیرؑ کردگار پسر کی مدد کر

ہر دم منگاتی تھی خبر میں لڑائی کی
زینبؑ کی اک پسر سے اک پسر بھائی کی

کچھ غم نہیں جو فضل ہے رب عباد کا
تا حشر غل رہیگا ہمارے جہاد کا

تیرا ئے جو ادھر مرے سینے پہ آ لگے
سید بچے تو اور نہ مجھے تیری بلا لگے

اُلٹینگے صف پہ صف کہ جری ہیں لڑائی میں
شیر آپ کا جو پی کے پلے ہیں وہ شیر ہیں

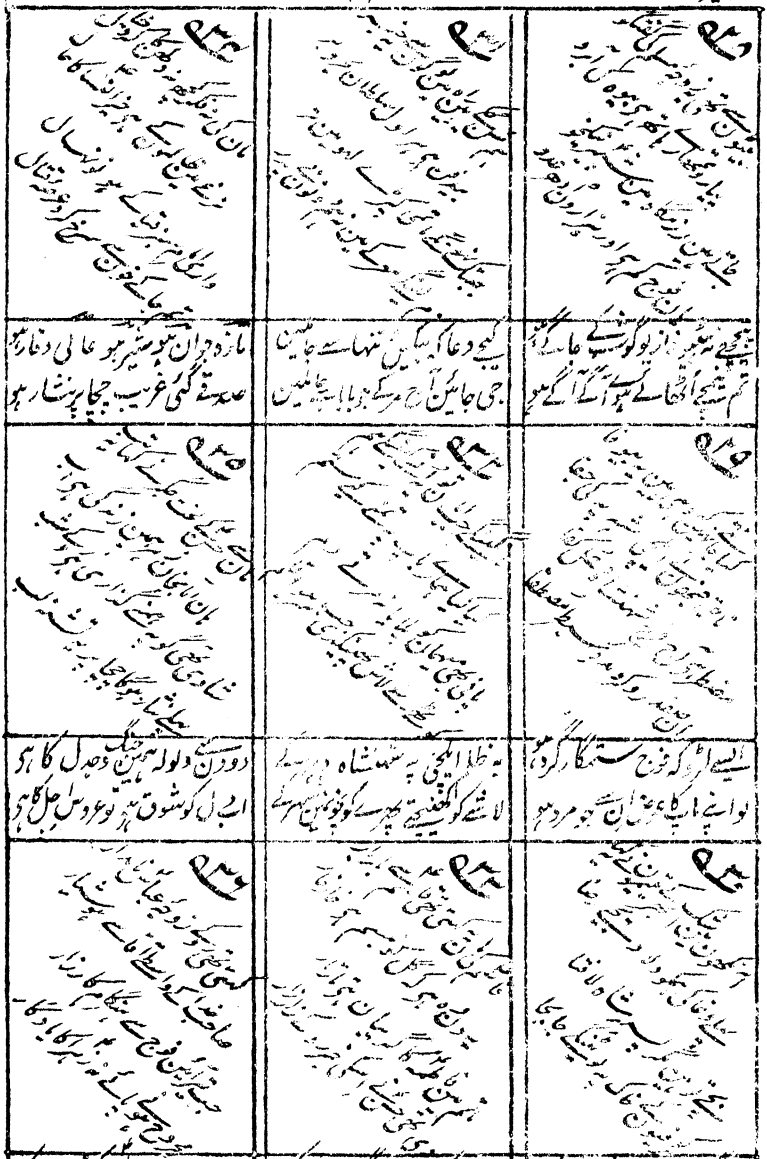

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۴۶

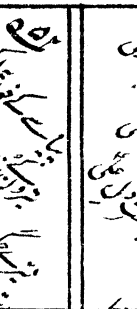

بولے رفیق دیکھکے منھ اپنے شاہ کا
اب حکم کیا ہے قبلۂ عالم پناہ کا

۴۷

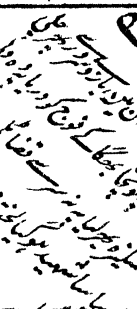

لوٹا اجل نے تیر الٰہی کے باغ کو
بھائی کے دل سے پوچھے بھائی کے داغ کو

۴۸

نکلا بر قبول کے دلدر کے واسطے
یقین ہزاروں کھنچ گئیں اک کے واسطے

۴۹

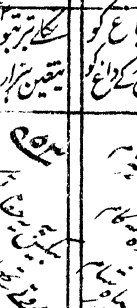

آ آ کے آپ لاش پہ پرسا کے رو گئے
بس قصہ مختصر کہ وہ سب قتل ہو گئے

۵۰

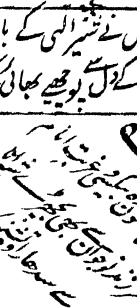

زخمی جگر یقین نے توڑا حسینؑ کا
بچہ بھی شیر خوار نہ چھوڑا حسینؑ کا

۵۱

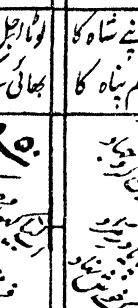

ہو جائے وقت عصر فراغت تو خوب ہو
مغرب سے پہلے پہر امامت غروب ہو

۵۲

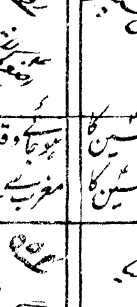

جیتے نہ آئے مر کے سد جا رحسنؑ کے پاس
ہو پنجۂ ردا میں لاش کے مکڑے بدن کے پاس

۵۳

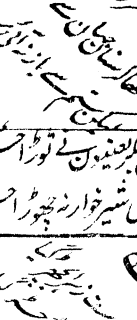

روئے زمیں پہ ملک سماں پر
دو لاکھ کی چڑھائی ہوئی ایک جان پر

۵۴

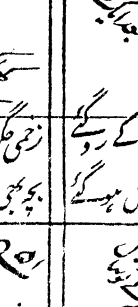

ظرِ جلد لوٹ لو اسدِ ذوالجلال کا
خیمہ جلا دو آگ سے زہراؑ کے لال کا

مطلع - جب کاروان سے یوسف زہراؑ جدا ہوا

۵۵

اٹھا بھوان جب سے ہوئے تیر کے نکال
زینب نے بھائی بھائی کہکے پوکے بعد بال
دوڑا دواع عباس و اکبر کہ ہیں علی کا لال
دوڑے جو چار سو کے تو سیدانیوں کا بال

مانند صبح چاک گریبان کیے ہوئے
نکلے حسین لاشۂ اصغر لیے ہوئے

۵۶

دی فوج کو صدا کہ آ الہی نہ دیر کر
ان بے کسوں پہ ظلم و ستم کا نہ ڈھیر کر
ظالم نہ میرے لال کا لاشہ حقیر کر
آتا ہے تیر کھا کے وہ بے شیر غیر کر

فرصت ہے رو چکا ہوں ہر اک تین کو
اب خود ہوا ہے اپنے قتل کی جلدی حسین کو

۵۷

کی عرض کوہ قاف نے اے شاہ دیں پناہ
کھا کھا کے تیر ہو گئی چھلنی تمام گاہ
ہاتھوں سے ضعف کے ہوئی ہے تیغ کج نگاہ
کس کس کو ہو گا آج وہ دل خستہ کا نباہ

ڈالی جو خاک شدت زخم جگر ہوئی
بیٹے کی قبر باپ کے اشکوں سے تر ہوئی

۵۸

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سایہ تھا قد سیوں کے پروں کا حباب پر
جبریل اپنا ہاتھ دھرے تھے رکاب پر

۵۹

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ماند صبح چاک گریبان کیے ہوئے
نکلے حسین لاشۂ اصغر لیے ہوئے

۶۰

ڈوبا ہوا یہ گوہر غلطان لہو میں ہے
ننھے سے ہاتھ کے زخم جو سب سے گلو میں ہے

پرواز میں ہے خوف ہما کو عقاب پر
ہیں پر حسین ہیں کہ علی ہیں سحاب پر

۶۱

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہے نازیہ کہ چرخ بھی یاں مشت خاک ہے
آنکھوں پہ میرے قائمۂ عرش پاک ہے

۶۲

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

میدان ہے تنگ اسکے لیے غرب و شرق کا
گھوڑا سما دکھاتا ہے باراں و برق کا

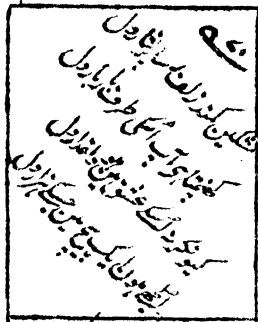

جلوہ ہی اسکے زین مرصع پہ نور کا
کیونکر نہ ہو یہ خاص فرس ہی حضور کا

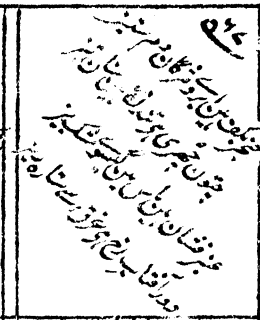

اتنا ہی رشک عرش کو اس پر ہی پاک پر
ابر کرم سے نور برستا ہی خاک پر

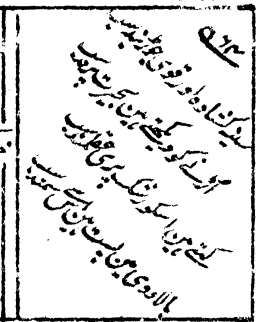

خوشبو سے اسکی وجد میں پریوں کے غول ہین
نافے اُدھر عراق کے مٹی کے مول ہین

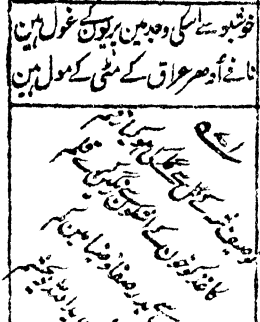

لفظوں ایسے ہین کہ جو ہین اضطراب مین
سطرین ہین کہ جیسے شفق ہو سحاب مین

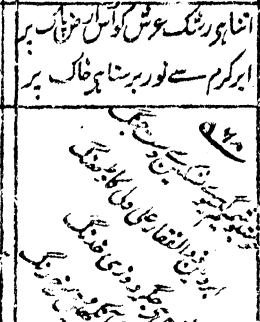

حسن حسین ہی رو سے حسین جناب پر
تاج نمردی ہی سر آفتاب پر

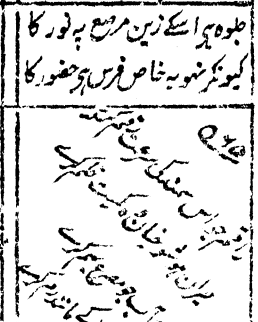

ساطع ہی نور سیدہ والا کے ہاتھ سے
روشن ہی یہ ضیا ید بیضا کے ہاتھ سے

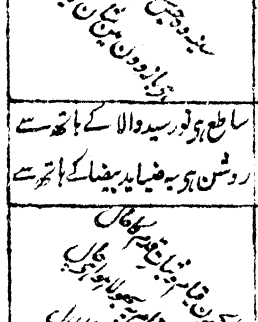

نعروں سے دل لرزتے ہین اہل نفاق کے
اڑتے ہوئے رہے ہین زمین و رق سے

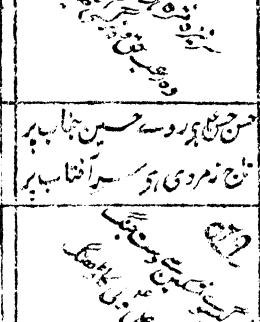

عیسیٰ بغور دیکھتے ہین منحہ جناب کا
نظروں سے گر گیا ہی جلال آفتاب کا

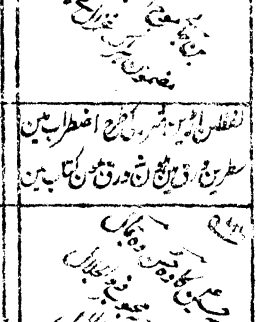

جنگے تلے بفخر ملک پر بچھائے ہین
پر ایسے پاؤن اور کسے ہاتھ آئے ہین

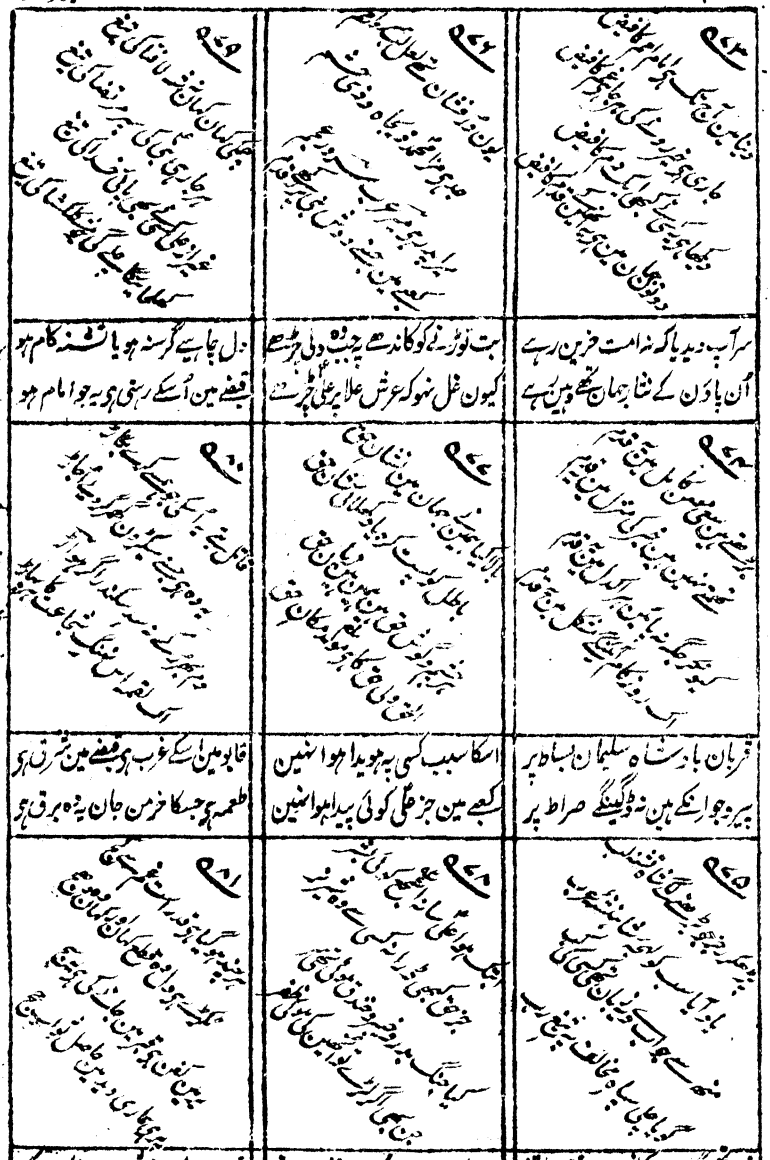

۷۴
دنیا میں آج تک کسے یہ امر مکشف
جاری ہی ہر خبر پہ ہر اک کی خبر مکشف
دیکھا ہی سب کسی کو کبھی اک دم مکشف
دونوں جہان میں ہی ہے یہ امر مکشف

سر آپ دیدہ یا کہ نہ امت فزین رہے
اُن پاؤں کے نثار جہاں تھے وہیں رہے

۷۵
بر فرق سبز سنبل کامل بتن قمر
غنچہ نہیں ہی منہ پہ کہ گل میں دہن قمر
سر پر جو گل عذار کے ہی نسترن قمر
سر سے قدم تلک ہی ہے سنبل بتن قمر

قربان بادشاہ سلیمان بساط پر
پیر و جوان کے ہیں نہ ڈگمگے صراط پر

۷۶
بلبل کو بیکسی میں ہی ہر جا فغان ہے
کیا آگ اس چمن میں ہی کیا باغبان ہے
ہابل کو بیکسی میں ہی ہر جا مکان ہے
ہر جزو میں کل کا ہی وہ مکان لامکان ہے

اسکا سبب کسی پہ ہویدا ہوا نہیں
کعبے میں جز علی کوئی پیدا ہوا نہیں

۷۷
بت توڑنے کو کاندھے پہ جیوڑہ دلی چڑھے
کیوں غل نہو کہ عرش علا پر علی چڑھے
ہر بار ہی یہ جیوڑہ پہ بہتر دفعہ چڑھے
کعبے میں جب چڑھے وہ دوش نبی پہ چڑھے

دل چاہیے گر سنہ ہو یا نشنہ کام ہو
قبضے میں اُسکے رہتی ہی یہ جو امام ہو

۷۸
جس کی زبان پہ نام علی کا ہی ورد ہے
ہر بار ہی علی کی ثنا کا ہی درد ہے
ہر جا علی ہی کی ہی صدا کا ہی درد ہے
غیر از علی کسی کی نہ مدحت سرا کا ہی درد ہے
کہتا ہی یا علی ہے کہ گر نیند سے جگے

۷۹
جس کی زبان پہ نام علی کا ہی ورد ہے
ہر بار ہی علی کی ثنا کا ہی درد ہے
ہر جا علی ہی کی ہی صدا کا ہی درد ہے
غیر از علی کسی کی نہ مدحت سرا کا ہی درد ہے
کہتا ہی یا علی ہے کہ گر نیند سے جگے

۸۰
ہر بار ہی علی کی ثنا کا ہی درد ہے
ہر جا علی ہی کی ہی صدا کا ہی درد ہے
غیر از علی کسی کی نہ مدحت سرا کا ہی درد ہے
کہتا ہی یا علی ہے کہ گر نیند سے جگے

۸۱
ہر بار ہی علی کی ثنا کا ہی درد ہے
ہر جا علی ہی کی ہی صدا کا ہی درد ہے
غیر از علی کسی کی نہ مدحت سرا کا ہی درد ہے
کہتا ہی یا علی ہے کہ گر نیند سے جگے

خون تھے جگر ادھر کے نصیحوں میں نم نہ تھا
فقرہ ایک فقرہ سیفی سے کم نہ تھا

جھیدا بزور شیر علم اُس جناب نے
تلوار میں مارین زیر زین بو تراب نے

فربان جان ہاشم و عبد مناف کی
کعبے کو اوز دی ہی ہمارے خلاف کی

۹۸۴
طاقت اسی اسد کی مرے ہاتھ گئی ہے
یاں ناخنون مین قوت نخچیر کشائی ہے

۹۸۵
جس تیغ پر وہ ہاتھ پڑا اس کی خیر نہ تھی
بجلی سی ایک چمک کے برابر گئی تھی

۹۸۶
جن کیا بنی ہوئی تھی فرشتون کی جان پر
بھڑکی ہوئی تھی آگ زمین آسمان پر

۹۸۷
ڈھالون کا پر چہ نہ سمایا نگاہ مین
مخمل کمین تھا آپ کمین زرم گاہ مین

۹۸۸
دم بھر جدا نہ بن علی سے کمین رہی
سو سو گلے پہ پھرتی اور کھوبین رہی

۹۸۹
جزو والفقار اور کوئی درمیان نہ تھا
برق کا ذکر کیا کہ علم کا نشان نہ تھا

۹۹۰
مالک سقر مین جلد بلائے تو کیا کرین
گردن پکڑ کے موت جو لائے تو کیا کرین

۹۱

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۲

خود دم دبے ہوئے تھی شہ مشرقین پر
چل پھر کے پھر تھی تھی تو دوش حسین پر

۹۳

لشکر کے پانوں اٹھے گئے دشت مال سے
سر پر ہو کون فاتح خیبر کے لال سے

۹۴

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۵

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۷

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۸

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۹۹

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۰۱

جوہر کھلے علی ولی کی حسام کے
نامی وہ پہلوان ہیں کہاں وہ مرد شام کے

۱۰۲

کیا تھا کہ وقت جنگ الٰہی خطر ہوئے
تم سب تو ہو ہزار دلوں سے تنہا لڑے ہوئے

۱۰۳

ظالم ہماری ضربتیں اُفت ہیں قہر ہیں
یہ دیو ہیں تو ہم بھی سلیمان دہر ہیں

۱۰۴

نہ خود سر پہ ہیں نہ زرہ جامہ بر میں ہیں
دستانے ہاتھ میں ہیں نہ دستِ تبر میں ہیں

۱۰۵

لے مال و زر حسین کو جو خون سے تر کرے
ایسا بھی ہے کوئی کہ لڑائی کو سر کرے

۱۰۶

ساعت قرین ہے بندگیٔ ذوالجلال کی
فرصت نہ ہوگی پھر ہمیں جنگ و جدال کی

۱۰۷

جو متصل تھے دیکھ کے اُن سب جوانوں کو
بولا یہ ثمر سے رکِ بلا پہلوانوں کو

۱۰۸

دی نمر نے صدا یہ شہ نامدار کو
آتا ہے دیو رو کیے آپ اُسکے وار کو

۱۰۹

ضرب اسکی ہے کڑی کہ نبی کے لواسے کی
سیراب کی شکست ہے بانجھوں کے پاسے کی

۱۰۹

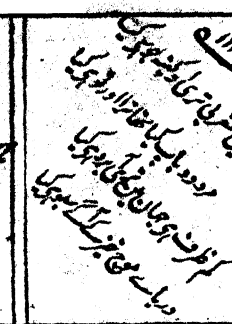

جھپکی کف سدا دم جنگ و جدال ہون
جب اقمر تھا جھکا پد رو ہلال ہون

۱۱۰

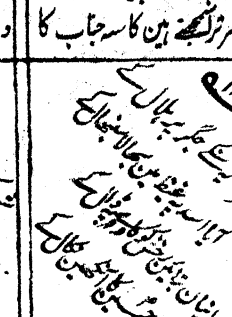

مانے گی خود کو نہ جھلم کو نہ ڈھال کو
یہ کیا فلک تو روک لے تیغ ہلال کو

۱۱۱

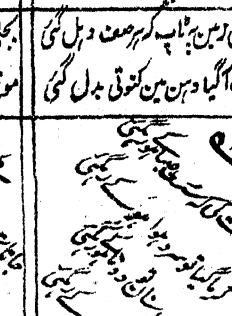

روبت تو کیا نشان تیغ ملیگا جہان مین
چھپ جائیگا نگاہ سے تو ایک آن مین

۱۱۲

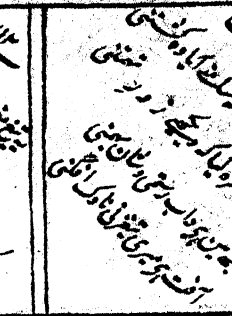

ہر شور اپنی تیغ دو پیکر کی آب کا
ہم سر ترکھتے ہین کاسہ حباب کا

۱۱۳

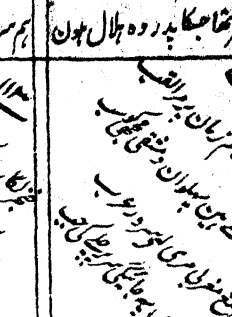

ماری زمین پر تاپ کہ ہر صف دہل گئی
کف آگیا دہن مین کنوتی بدل گئی

۱۱۴

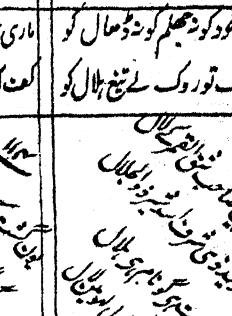

خل تھا قلم ہون ہاتھ بھی گر اب شتاب کرے
تقدیر مین شکست لکھی ہو تو کیا کرے

۱۱۵

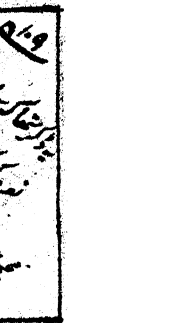

اعجاز تھا کہ ضرب محمدؐ کے لال کی
دو ہو گئی کمان کیسا نی ہلال کی

۱۱۶

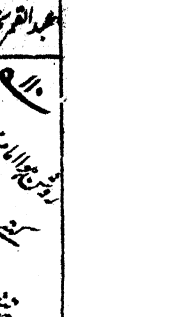

بجلی تھا خشم گرم تھا ہنگامہ حرب کا
موقع مگر نہ پاتا تھا حضرت پہ ضرب کا

۱۱۷

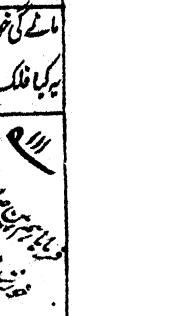

غصے مین تھا عرب بھی جنگ و جدال مین
گرد و بدل تھی قہر کی برد ہلال مین

۱۱۸

سپوں نے ہوا پہ اوہم صرصر نفس کے
اڑکر فرس سے رکھدیے سر پر فرس کے پاؤں

۱۱۹

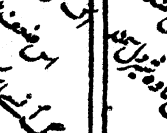

غچہ دست و پا نہ چھوڑ کے سفاک رہگیا
پیچھے سرک کے تو سن چالاک رہگیا

۱۲۰

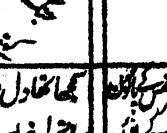

سینے میں دیئے سر بھی ہیا اسکا خود بھی
پیوند خاک ہوگیا وہ بھی عمود بھی

۱۲۱

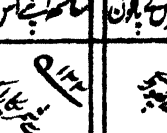

کھایا تھا دل میں کیا جو دغا دلیر خان نے
ساتھ اپنے اس جوان کی بھی لی سے جان لی

۱۲۲

دیتا ہو کیا کھون تجھے ظالم زبان سے
تلوار کی لڑائی تو لڑ آن بان سے

۱۲۳

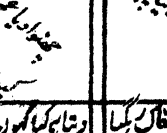

تیغے کی سر سے ضرب اجل کا پیام ہی
پڑ جائے ایک ہاتھ تو قصہ تمام ہی

۱۲۴

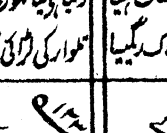

تلوار نے اڑا دے پر کالے ڈھال کے
ابر سیاہ اٹھ گیا رخ سے ہلال کے

۱۲۵

بیکا ہوا نہ بال بھی حیدر کے لال کا
منھ خود سر سے مڑ گیا تیغ ہلال کا

۱۲۶

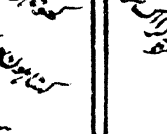

نعروں سے ہوش اڑتے ہیں شیر کے
اپنا طمانچہ پڑتا ہی گلے پہ شیر کے

۱۲۸

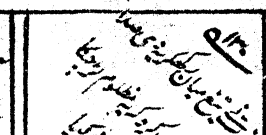

سینہ سپر امام امم پر کیے ہوئے
لو دن کو رات آئی ستارے لیے ہوئے

۱۲۹

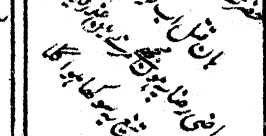

سر کاٹ لو کر سو دن شہیدون میں چین سے
جلدی ادا ہون خالق اکبر کے دین سے

۱۳۰

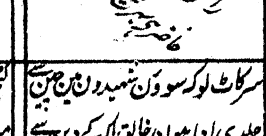

کٹ جائے سر تو درد و غم و رنج و یاس ہو
میری بھی لاش لاشۂ اکبر کے پاس ہو

۱۲۶

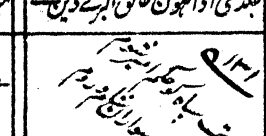

ہاتھون سمیت کٹ کے گرا سر سپر کے ساتھ
سینہ گرا کرے سے جدا ہو کے سر کے ساتھ

۱۲۷

کون اب بجز خدا خبر تشنہ کام لے
اتنا کوئی نہین کہ جو بیکس کو تھام لے

۱۲۸

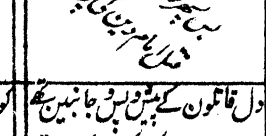

برسا وہ تیر ظلم شہ مشرقین پر
تینون پکڑ کے ٹوٹ پڑے سب حسین پر

۱۲۹

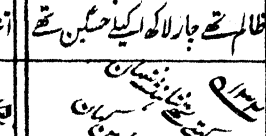

وہ رخ وہ لب وہ زلف گرہگیر دیکھ لون
پھر انکی خون بھری ہوئی تصویر دیکھ لون

۱۳۰

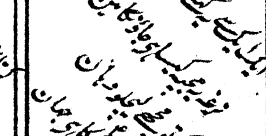

پیاسے کا فائے کس کا کہ کوئی ادب کرے
پتھر للین دہن پہ جو پانی طلب کرے

۱۳۶

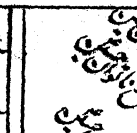

گلشن تھے خشک مرغ چمن آب دیدہ تھا
اوراقِ برگ کاغذِ آتش رسیدہ تھا

۱۳۷

قمریہ کوئی قریب ہی نہ کوئی گاؤں ہی
تنبو کی سر پہ صوف سے ڈھالو نہ چھاؤں ہی

۱۳۸

محشر نہ کیوں بپا ہوا ماتم کے شور سے
دریا نے سینہ اقدس کو زور سے

۱۳۹

رستوں میں جان بلب تھے مسافر پڑے ہوئے
اڑکر ہوا سے گرد کے تھے طائر پڑے ہوئے

۱۴۰

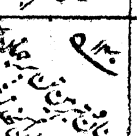

آنکھیں تو فاقہ کش کی نقاہت سے بند تھیں
اور رو محمدؐ اکی صدائیں بلند تھیں

۱۴۱

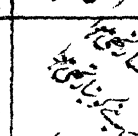

ڈیوڑھی پہ بیبیوں کی سبک خاک اڑاتی تھیں
دو بہنیں گھر سے نکلی ہوئی روتی آتی تھیں

۱۴۲

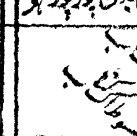

مضطر تھے وہ بھی جنکے مکاں پر تھے گرمی سے مچھلیوں کے کلیجے کباب تھے

۱۴۳

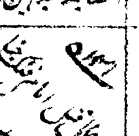

تنبو نے مرنے مرنے نہ مہلت ذرا ہوئی
کعبہ گرا زمیں پہ قیامت بپا ہوئی

۱۴۴

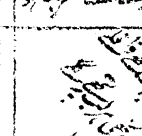

۱۴۵

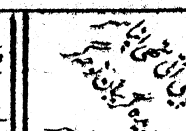

بہنیں دواع لاش سے رونے کو آتی ہیں
زہرا کی بیٹیاں تجھے رونے کو آتی ہیں

۱۴۶

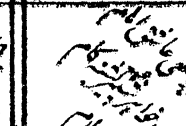

مرتا ہی بھائی ہوش میں ہیں نوحہ کر کہیں
جاور کہاں گری مجھے اسکی خبر نہیں

۱۴۷

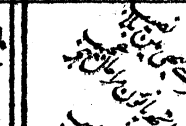

مقتل کی خاک جو ہے گلے کا ہار کو
روندیں کہیں سوار نہ میرے سوار کو

۱۴۸

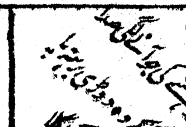

یہ سنکے تو سر پٹکنے لگی سر کو دیکھکر
حضرت کے سر لے رو دیا ہاتھوں پہ دیکھکر

۱۴۹

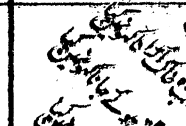

زینب سے لو میں چمکتا ہی تازہ حسینؑ کا
اک حشر بپا کر ہی یہ جنازہ حسینؑ کا

۱۵۰

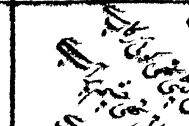

ماتم کرو کہ دفتر عالم الٹ گیا
بیگس مرے سوار کا سر تن سے کٹ گیا

۱۵۱

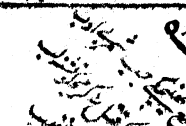

جاتا ہوں روکنے سپہ نابکار کو
روندیں کہیں سوار نہ میرے سوار کو

۱۵۲

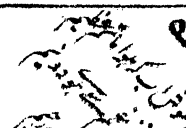

دم سے انھیں کے لطف ہی اپنی حیات کا
یہ مجلسوں میں فیض ہی سب انکی ذات کا

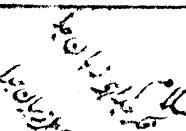

۲۱

بربادی ریاض میں بلبل قفس میں نالہ زن
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۲

کہتے تھے نہ دیکھا کبھی ایسا کسی ماں نے
اب ہمسے تا حشر رہا یہ بھی جدا ہے

۲۳

ہر گھر میں ہے کہتی تھی آہ کیسی اجل ہے
ہوتا ہے شب میں ہمسے سحر زمان خدا ہے

۲۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۳۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۳۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۳۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۳۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۳۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۳۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۳۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۳۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۳۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۳۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۴۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۴۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۴۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۴۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۴۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۴۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۴۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۴۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۴۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۴۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۵۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۵۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۵۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۵۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۵۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۵۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۵۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۵۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۵۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۵۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۶۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۶۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۶۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۶۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۶۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۶۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۶۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۶۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۶۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۶۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۷۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۷۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۷۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۷۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۷۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۷۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۷۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۷۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۷۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۷۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۸۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۸۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۸۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۸۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۸۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۸۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۸۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۸۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۸۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۸۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۹۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۹۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۹۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۹۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۹۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۹۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۹۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۹۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۹۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۹۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۰۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۰۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۰۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۰۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۰۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۰۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۰۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۰۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۰۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۰۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۱۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۱۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۱۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۱۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۱۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۱۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۱۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۱۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۱۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۱۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۲۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۲۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۲۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۲۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۲۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۲۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۲۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۲۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۲۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۲۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۳۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۳۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۳۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۳۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۳۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۳۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۳۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۳۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۳۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۳۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۴۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۴۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۴۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۴۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۴۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۴۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۴۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۴۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۴۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۴۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۵۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۵۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۵۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۵۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۵۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۵۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۵۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۵۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۵۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۵۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۶۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۶۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۶۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۶۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۶۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۶۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۶۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۶۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۶۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۶۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۷۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۷۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۷۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۷۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۷۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۷۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۷۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۷۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۷۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۷۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۸۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۸۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۸۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۸۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۸۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۸۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۸۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۸۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۸۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۸۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۹۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۹۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۹۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۹۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۹۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۱۹۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۱۹۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۱۹۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۱۹۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۱۹۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۰۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۰۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۰۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۰۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۰۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۰۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۰۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۰۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۰۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۰۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۱۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۱۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۱۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۱۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۱۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۱۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۱۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۱۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۱۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۱۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۲۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۲۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۲۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۲۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۲۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۲۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۲۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۲۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۲۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۲۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۳۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۳۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۳۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۳۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۳۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۳۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۳۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۳۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۳۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۳۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۴۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۴۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۴۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۴۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۴۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۴۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۴۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۴۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۴۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۴۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۵۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۵۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۵۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۵۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۵۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۵۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۵۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۵۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۵۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۵۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۶۰

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۶۱

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۶۲

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۶۳

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۶۴

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مجھ
جب سے ہوا ہے اصغر نازک دہان جدا ہے

۲۶۵

غائب کسی کا ہاتھ ہے کسی کا پاؤں ہے
کہتے تھے آہ آگ سے کیسی یہ جان جدا ہے

۲۶۶

ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار
ہر غنچہ جدا شاخ سے ہر گل سے برگ جدا ہے

۲۶۷

کہتے تھے آہ کس سے کہیں یار دل کی بات
ہر جان بلب ہیں بہت بے یار و مددگار

۲۶۸

نالوں سے ہو رہی تھی یہ آواز بار بار
بلبل جدا ہے بچے کو ہے گل جدا چمن

۲۶۹

کہتی تھی ہاں سکھیو یہ جدائی نہیں ہے مج

۱۹

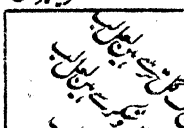

حاصل اُسے اس اوج پہ پرواز اور ہی
حضرت کی اب سپر ہی جُدا دور اور ہی

۲۰

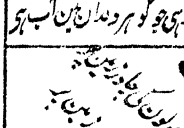

ہی زیب دیں پر بھی اُسی سرفروش کا
تبرہ بھی دوش پر ہے حسن سبز پوش کا

۲۱

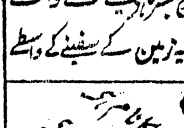

شملہ مثال کاکل پیچاں ہے دوش پر
جائے کمند زلف پریشان ہے دوش پر

۲۲

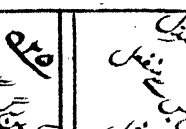

نورانی چہرہ مثل مہ چودھویں کا نور
عارض سے آفتاب ہے پیدا ہے متصل

نور اس شجر کا چشم زلیخا سے پوچھیے
اس رُتبہ کی قدر کو دل ایلیا سے پوچھیے

۲۳

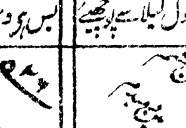

اک نور چھا گیا ہی یہ قدرت خدا کی ہی
دیکھو ستارہ پوش زمین کربلا کی ہی

۲۴

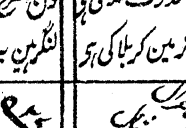

مژگان سے خون ٹپکتا ہی دل ملال میں
بجلی سے ہی عیاں کہ اسد ہی جلال میں

۲۵

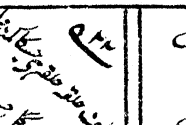

حرف سوال باعث شرم و حجاب ہی
بس ہی وہی جو گوہر دندان میں آب ہی

۲۶

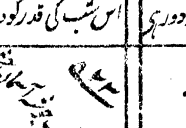

دل جس طرح بشر کا ہی جینے کے واسطے
لنگر ہین یہ زمین کے تھمنے کے واسطے

۲۷

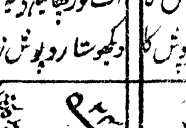

یہ پانون دوش خیمہ سراپا کے زیب ہین
ہی خانہ کہ مہر نبوت کے زیب ہین

لف نشر مرتب یعنی تاریک اور نام سال کی آگہی دراز ہوتی ہی جس آخر میں ہو وہی ہی ہوتی ہی تو یہ لف نشر مرتب ہی اسکے ہندسوں کا ہونا ضرور ہی ورنہ لف نشر غیر مرتب ہی اسکے ہندسوں کا ہونا ضرور نہیں اور یہ لف نشر غیر مرتب ہی

۲۹

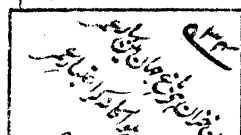

صابر ہون پہلے کیا سر اعدا قلم کردن
وار انکے چل چکین تو مین تجکو علم کردن

۳۰

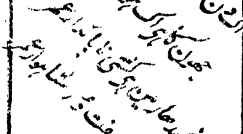

گرد سے ہر اک سوار کا چہرا اتر گیا
سہرا کہین نعلین چڑھا ہوا دریا اتر گیا

۳۱

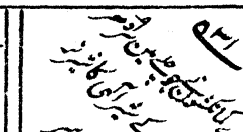

کیا مشورہ ہی ظلم شعاروں کے غول سے
کہدو نکل تو آئے سواروں کے غول سے

۳۲

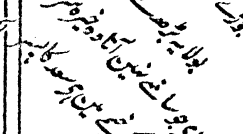

جویا تھا بان ہوا کا سلیمان کربلا
پیاسا کھڑا تھا دھوپ مین مہمان کربلا

۳۳

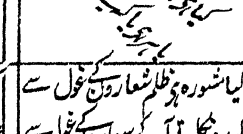

یہ روح چندون ہی نہ ہمسے فساد کر
ای ابن سعد مرگ معین کو یاد کر

۳۴

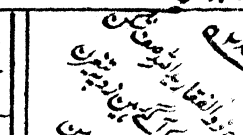

کھویا اگر تو ڈھونڈھکے لانا محال ہی
عنقا کی طرح پھر اسے پانا محال ہی

۳۵

پروانہ وار چند نفس کی حیات ہی
روشن ہی سب پہ یہ کہ جہان ثبات ہی

۳۶

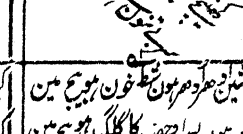

کسکا ہی دل کہ درد و الم سے بھرا نہین
حسرت سرا یہ دہر ہی عشرت سرا نہین

۳۶

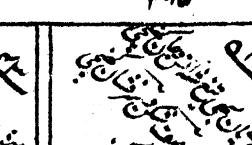

گھیرا ہی دشت ظلم مین مہمان کو پیاسے کو
کرتا ہی قتل اپنے ہی کے نواسے کو

۳۷

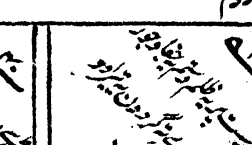

فقرہ ہر ایک رشک مہ نو اسی کا ہی
بجلی جو بنگیا ہی یہ پرتو اسی کا ہی

۳۸

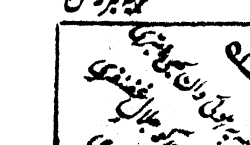

پہونچے جہان نہ طیر پہ وان ون پہ تھے
سر تھے نہ گردنون پہ نہ مغفر سروں پہ تھے

۳۹

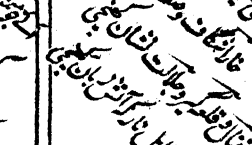

بنتے رحم بادشہ انبیا سے ڈر
آتا ستم نہ چاہیے ظالم خدا سے ڈر

۴۰

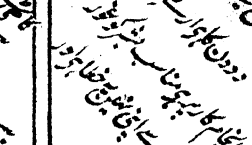

کب آبرو نبرد مین اسکی بڑھی نہین
آتی ہی جب سے چرخ پہ بانک چڑھی نہین

۴۱

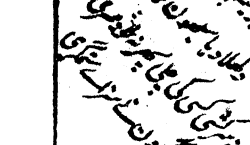

سر گر رہے تھے تیغ سے کٹ کٹ کے سطرح
پتے جھڑ ہوا سے ہوتی ہی جنگل جسطرح

۴۲

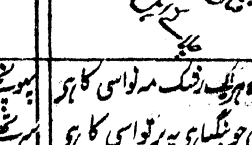

تلوارین کاٹھیون سے برابر نکل پڑین
زیر زرہ تڑپ کے قبر سے باہر نکل پڑین

۴۳

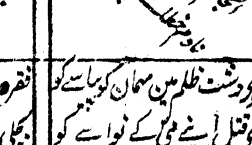

اعضا بھی بڑے بڑے تھے ہر ہر صفات کے
ابزا الٹ پلٹ تھے کتاب حسات کے

۴۴

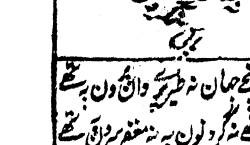

قتل عدو کا کوئی محل چھوڑتی نہ تھی
چھوڑا کبھی تیغ نے تو اجل چھوڑتی نہ تھی

۴۹

نصرت شریک حال ہے اقبال ساتھ ہے
جانبن ہین سیر ہاتھ ظفر تیرے ہاتھ ہے

۵۰

ممکن بچا کے جان کو جانا کہین نہین
دنیا مین ناریون کا ٹھکانا کہین نہین

۵۱

دم مین چراغ گل ہو اسٹیطان کے پیر کا
قندیل تیر بنگیا ہاتھ اُس شریر کا

۴۸

شمشیر جنگری کا نیا آج رنگ ہے
آفت کی ضربین ہین قیامت کی جنگ ہے

۴۹

فقرے یہ گرم قہر خدا کے کریم ہین
شعلے مرے زبانہ نار جحیم ہین

۵۰

مخرے جو ہر رسالے کے کیکما سوار تھے
وان دو ہزار ہوگئے جسجا ہزار تھے

۴۷

غائب نہین ہے برچھی کسی تیز دست کی
کوئی صفون ہے غنا غلبان ہے شکست کی

۴۸

لاشین کہین ہین کہین مرکبون کے تھین
انسان تو کیا جنون کی بھی جانین لہون مین تھین

۴۹

لہرا رہی تھی سر تو جو مگر نہ تھی
چشم طلب سے جانب دریا نظر نہ تھی

۵۵
ہر اک برق تپش تھا خرمن افلاک کی صورت
سیہ آہ الاماں کی صورت افلاک گرتی تھی
ہر اک تیر قضا تھا شعلہ بار افلاک گرتی تھی
زمیں کانپی فلک تھرا گیا ہوا افلاک گرتی تھی

۵۸
فرس پر ذوالفقار حضرت ذوالجلال
چوتھا بگولے سے سوا زیر نعل جلال
گرد رہی نعلوں کی صبح حشر تک لال
اور برق گل کی طرح تھی لال لال

۶۱
آخر تھکے تھے اور لڑنا تھا بہت مشکل بڑی آن میں
ایک ایک جوٹ کھا کھا تھی مشکل لڑائی میں
کر کر کے حملے تھی مشکل لڑائی میں
تھے پیش و پس سوار و پیادے لڑائی میں

۵۵ گل آس میں کی کیفیت میں
۵۸ جبریل کے گھوڑی
۵۹ ہوئے ۵۹ فصل کرنا ۱۲
۶۰ فصل گرنا ۱۲
۶۱ جان ہوئی ۱۲ ہوا
کی ہوا اس جگہ
۶۲ حضرت ابو
اسپ حضرت
سے ہوئے ۱۲

ذرے گرے جو روے تجلی آب پر
افشاں چھڑک گئی ورق آفتاب پر

دکھلا رہی تھی رنگ نمونا کی خاک
دونوں طرف سے تھی شفق کربلا کی خاک

پتھر سر افشاں تھے ہر اک سم پہ سخت تھا
سایہ بھی اسکا دھوپ میں نوکا نخت تھا

۵۶
اندر سی کس پہ ہوئی آفت لڑائی میں
سر کٹ گئے یا ہوئی صورت لڑائی میں
مرغوں کی بھی گئی طاقت لڑائی میں
کر دی تھی جھک کھلے تھے قیامت لڑائی میں

۵۹
نکلی تھی ہوا کی طرح سے کر کر کے ہلکا رکاب
نکلے جس گھڑی کھائی تھی بار بار نکلے کر کے
نکلے جس جگہ سے بھی تھی بھالی تھی وار نکلے کر کے
نکلے تھے خون بھالی تھی وار نکلے کر کے

۶۲
کشتے تھے سب جوانان عرب سر بکف سر بکف
ہر اک ہوا تھا فرس سے جان سے تنگ
ہر اک کی برچھی ہوا تھی کروی تھی ذرا سی
خود پر ہر اک کے تھی کلغی جو تھی سر بسر
ہر اک ستارہ دار تھی کلغی جو تھی سر بسر

کچھ سوجھتا نہ تھا صف فوج یزید کو
گرتا تھا ایک ایک پہر کی رسید کو

مٹی خراب دشت میں ہر رنگ جو کی تھی
گل ہو گئی تھی خاک یہ بارش لہو کی تھی

دورے جو کر رہا تھا وہ کندے کیے ہوئے
پھرتا تھا چرخ فوج کو اکب لیے ہوئے

۶۰
کیا کہیے جو طرف تھی وہی فصل نئی بات
ان نیزوں کی تھی آمد و رفت سر بسر
نیزوں کی تھی صبح آمد و رفت سر بسر
کس کس کے کاٹے نیزوں کی آمد و رفت سر بسر
جس جا جدھر سروں کی آمد و رفت سر بسر

۶۳
بھالی سیاہ دشت سے تھی سر بسر
پیدل وہ دیو ہیکل سے سوار و دن کا وہ
دیکھا تو ٹک کہاں سے تھے سر بسر
کیا کہیں بن تھے سر بسر

۶۱
ایک ایک جوٹ کھا کھا تھی مشکل لڑائی میں
کر کر کے حملے تھی مشکل لڑائی میں
تھے پیش و پس سوار و پیادے لڑائی میں

آخر تھکے تھے اور لڑنا تھا بہت مشکل

بدلی ہوئی تھی فصل نئی بات دیکھیے
اک شور تھا کہ صبح ہے ساعت دیکھیے

شور عطش سے آگ بھڑکتی تھی سینے میں
گھوڑے سمیت غرق تھے عرق پسینے میں

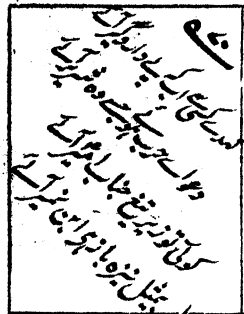

آیا لبون تک نہ اُٹھ کے دھواں دل سے آہ کا
ٹپکا جگر خدیو سلیمان پناہ کا

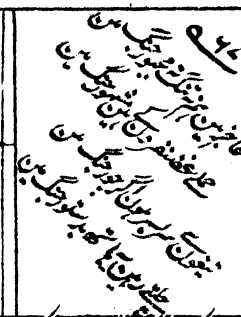

قوت دکھائیں گر اسد کردگار کی
کونے پہ جا کہ برق گرے ذوالفقار کی

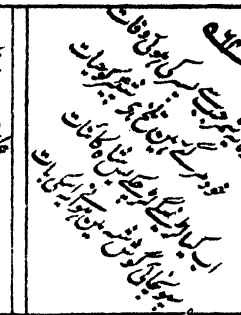

نکلے نجار کچھ تو دل و اعتبار کا
قاتل وہی ہے اکبرِ عالی وقار کا

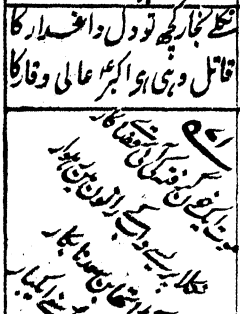

ناحق ستمگروں نے ستایا حسینؑ کو
خالق بچائے غیظ سے پھر آیا حسینؑ کو

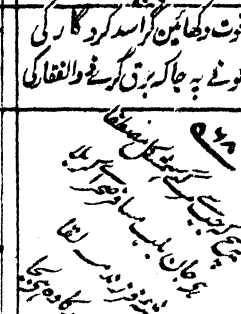

لیکن ہنوز جرأت و ہمت نہیں گئی
بیٹا گیا مگر مری طاقت نہیں گئی

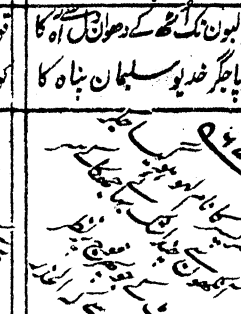

کی عرض میر نے کہ ہے میدان لڑائی کا
حضرت سے مجھکو حکم دے تیغ آزمائی کا

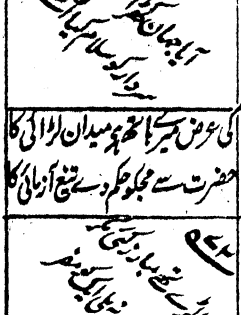

بھاگے نہ جب سپاہ تو ہم کم کے لڑتے ہیں
نسبوں کا قاعدہ ہے کہ تھم تھم کے بڑھتے ہیں

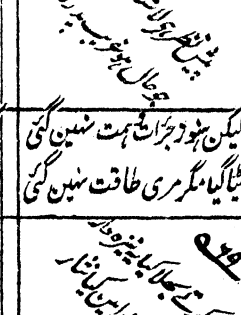

بندے ہیں جسکے آپ سے عطا و صلا کیا
منھ سے نہ آہ کی نہ زباں سے گلا کیا

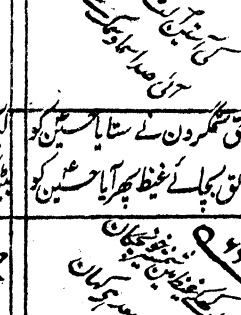

اقبال سے رئیس کے گر فتح پاؤنگا
سر دار اہلبیت کا سر لیکے آؤنگا

۷۵

ظالم کے سر تھے قوی اجل قوی پر گناہ تھا
آنکھیں تو لال لال تھیں چہرہ سیاہ تھا

۷۶

ہمراہ تھے کمک کو سوار ان کے جو بہ جو
بڑھتے تھے ایک ایک سے آگے دلیر ہو

۷۷

بڑھ کر لیا جوان نے جب ان کا نام نام
بولی اجل کہ آ گیا دیکھو مرا شکار

۷۸

ہر ایک طرف سے تیر تھے ہر سو سناں تھے
ہر تیر کے نشانے پہ ابرو کماں تھے

۷۹

خلعت ملی کفن کی کیا قتل نے عطا
عزت طلب جو کی تھی سو ذلت ہوئی ادا

۸۰

حاصل کبھی نہ ہوگی جو تیری مراد ہے
ابن زیاد سے بھی یہ کاذب بادہ ہے

۸۱

سہراب کو نہ مانتا تھا اور نہ گیو کو
رستم کو زال جانتا تھا طفل دیو کو

۸۲

سردار ہے کریم ہے ابن کریم ہے
کردیگا عفو و برز ہر اس رحیم ہے

۸۳

دیدیں کوہ تن جو جلا جان ارمن
شعلے لگے صعوبت دراں ارمن نشاں

۸۴

باجوں کے غل سے زور و غرور اس کا بڑھ گیا
نشہ لعین کو بادۂ نخوت کا چڑھ گیا

۸۵

لیکن عرب کے باجوں کا بجنا بجانہ تھا
نوبت وہ کوچ کی تھی اجل کا بہانہ تھا

۸۶

مرات دین حق پہ جو ظلم انتظارہ تھا
خود جار آنے کا جگر پارہ پارہ تھا

۸۷

ظالم ہوا سمند پہ آیا جو غرۂ نحوست
ہمراہ تھے کمک کو سوار ان کے جو بہ جو

۸۸

ہر ایک طرف سے تیر تھے ہر سو سناں تھے
ہر تیر کے نشانے پہ ابرو کماں تھے

۸۹

سب یاوران ابن علی زد و سپید ہیں
دکھلاتی تھی زرہ کہ کلیجے میں چھید ہیں

سے مراد یعنی
بلاد بیرون ۱۲
علے رزیل
سبق بکس د
زنانہ خیال ہوتے
صحیح ہے اور
زاسے ہوتے
عادات دیوتا ہوتے
علے رزیل سبق
غرض ۱۲

۸۴

کافر ہو اس ولی سے جو رد و بدل کرے
ظالم کے بائیں ہاتھ کو اللہ نل کرے

۸۵

راکب تھا پیل تن تو فوی راہوار تھا
اک دیو تھا کہ دیو کے اوپر سوار تھا

۸۶

واضح دلیل تھا کہ قد اسکا طویل تھا
کامل تھا عقل کیا کہ قد اسکا طویل تھا

۸۷

یارب یہ انقلاب میان زمانہ ہو
سینہ اسی کا تیروں سے اسکا نشانہ ہو

۸۸

جاہل تھا بے ہنر تھا فصیحوں کا ننگ تھا
ڈر سے ردیف قافیہ ظالم کا تنگ تھا

۸۹

ہاں سر ہری جو سر جہاں سے تو کو رد دیکھ
ٹوٹے ہوئے حسین کے بازو کا زور دیکھ

۹۰

خلعت رئیس فوج سے بے اشتراک ہے
فرزند فاطمہ کے کلیجے کو ناک ہے

۹۱

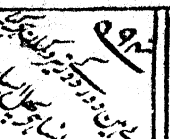

سر تک جو اسکے پر تو تیغ دو سر گیا
گوشے کمان کے اڑ گئے چلہ اتر گیا

۹۲

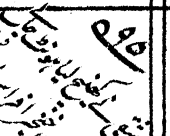

ہاتھوں بلند ہوکے جو وہ سر فشاں گری
کٹکر آہ پھر تو ڈانڈ گری وہاں سنان گری

۹۳

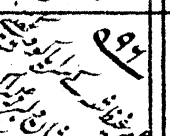

بودا ہی تیرا خود فرس تیز دم ہٹا
ثابت قدم ہی گر تو نہ پیچھے قدم ہٹا

۹۴

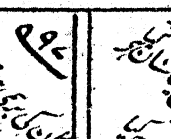

آکر رے لعو میں سرخ ہوں میدان لال ہو
اڑ تیغ سے کہ جلد کہیں اتصال ہو

۹۵

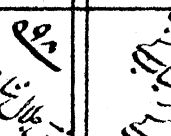

کھنچتے ہی تیغ آپ کے تیور بدل گئے
مولا بھی آستین کو چڑھا کر سنبھل گئے

۹۶

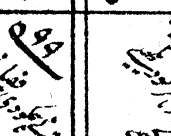

آنکھیں ہیں سرخ فاطمہ زہرا کے لال کی
تصویر بن گئے ہیں غضب کے جلال کی

۹۷

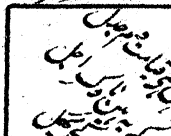

برق نگہ سے آنکھ جھپکتی ہی سر کی
نعروں سے سقف ہلتی ہی قصر سپہر کی

۹۸

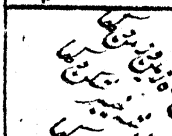

معنی جو ڈانک ہو تو عبارت نگلنہ ہو
مضمون نئے وہ ہوں کہ ہوا بھی لگی نہ ہو

۹۹

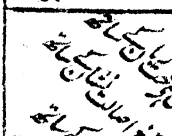

چھیڑیں جو ذکر جنگ فصاحت بھی ننگ ہو
حافظ تو کیا ہو بلبل شیراز دنگ ہو

۱۰۰

تصویر سامنے ہو وصف کا رزار کی
مصرع ہر اک دکھائے چمک ذوالفقار کی

۱۰۱

بیگانی بات بیت مین آتھا روا نہین
خود اپنے گھر مین غیر کا لانا روا نہین

۱۰۲

انشا زبان تو ہی یہ یہ قصہ ہی پاک کر
حاسد جو مین جلا کے انھین آج خاک کر

۱۰۳

روکی ہی راہ آپ کے کاوون مین گھیر کے
جائے کہان اب آگیا نیچے مین شیر کے

۱۰۴

ہستے نہین وہ بڑھ کے کبھی جو دلیر ہین
مرحب ہو دھری اور ادا دھرق کے تیر ہین

۱۰۵

جیدر سے جو لڑے تھے وہ للکارتا ہوے
جب ٹل گیا حق باطل جدا ہوے

۱۰۶

روکی ہی راہ آپ کے کاوون مین گھیر کے
جائے کہان اب آگیا نیچے مین شیر کے

۱۰۷

ہی ذوالفقار موت کا چہرہ بنی ہوئی
کیا منھ پہ لے سپر تو ہی سہرا بنی ہوئی

۱۰۸

جلے کی شہ کے شکل ہر اک ید مین سوج ہے
نزدیک ہی کہ صید کو ضیغم دبوچ لے

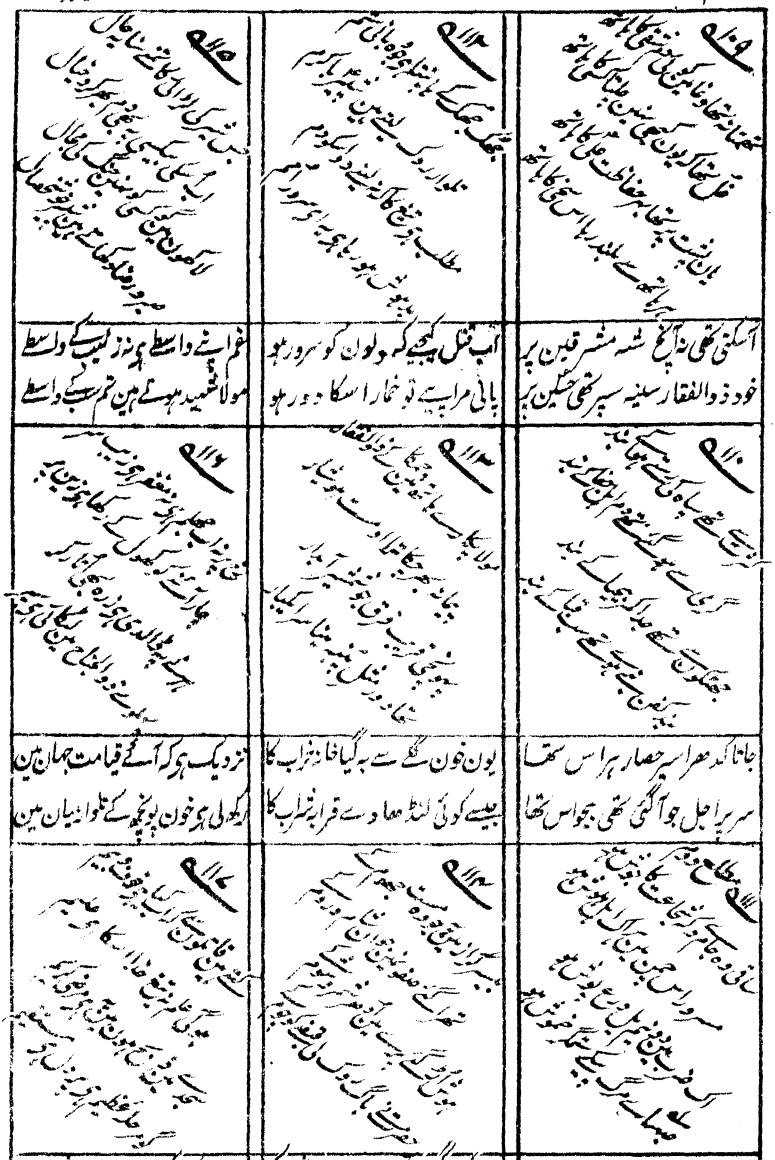

۱۰۹
تھا نہ تھا یا نہ تھا مین کون اس کا تھا
غل تھا کہ کون ہی ہین یا آپ کا تھا
ابن نبی ہے یا ہے حضرت علی کا تھا
ہر ایک سے پوچھتے تھے یہ کس کا تھا

آسکتی تھی نہ آنچ شہ مشرقین پر
خود ذوالفقار سینہ سپر تھی حسین پر

۱۱۰
آیا جو شہ کے پاس یہ کہکر کہ ہے ہے بھائی
گر کہی سے ہو مدد اب تو بلا ہے بھائی
جھکنے لگی ہے بیچ سے قامت رسا کے بھائی
بیٹھے ہین شہ کے پاس سے تب بھائی بھائی

جانا کہ پھر اسیر حصار ہراس تھا
سر پر اجل جو آگئی تھی بیحواس تھا

۱۱۱
مطلع دوم
ساقی وہ جام کوثر کا جس نے پیا ہے
مسرور اس جہان مین سب اس کا ہے
کس طرف سے بیٹھا ہے بیچ مین ہے
جیسا ہے ویسا ہے تیرا خدا ہے

یون بیکسی سے تیغ شہ لافتا پڑے
بدمست لڑکھڑا کے جہنم مین جا پڑے

۱۱۲
جھک جھک کے پاؤن چومتے تھے ہاتھ باندھ کر
تلوار روک لیتے تھے بڑھ بڑھ کے دوڑ کر
مطلب تھا جو کہ تیغ کا کاٹے گلا ادھر
پیاسے ہو شہ ہو بھوکے ہو کہتے تھے بار بار

یون خون گنگے سے بہ گیا خانہ خراب کا
جیسے کوئی لنڈھا دے قرابہ شراب کا

۱۱۳
مولا کا پاس کرتے تھے جی سے نثار ہو
چاہا جو جس نے وقت وہ اس نے شکار ہو
ہر ایک کے نصیب مین یہ افتخار ہو
ہر ایک کہتا تھا کہ الٰہی نثار ہو

نزدیک ہے کہ آئے قیامت جہان مین
رکھ لی ہے خون پونچھ کے تلوار میان مین

۱۱۴
نعرہ کیا کسی نہین طاقت حسین کی
اکنون تو دیکھی ضعف مین قوت حسین کی
جلدی کرو کہ وقت عبادت ہے فوت ہو
اب افتراق ہے کہ کہین جلد موت ہو

۱۱۵
جب تیر کی کمان کو زہرا نے مانگا
اب کس کی یہ مجال ہے جو کھینچے کمان کو
لاکھون مین ہے کسی کو نہین جگ کی مجال
مجبور ہو کے کہتے ہین تب فاطمہ کے لال

غم اپنے واسطے ہے نہ زینب کے واسطے
مولا شہید ہوتے ہین تم سب کے واسطے

۱۱۶
خنجر کو اپنے ہاتھ مین لے کر جھکا ہوا
ہر ایک آنکھ سے کھول کے کھا ہوا ہے
ہر ایک کہتا تھا کہ الٰہی بلا ہے
ہر ایک کہتا تھا کہ الٰہی بلا ہے

۱۱۷
ہر ایک کہتا تھا کہ الٰہی بلا ہے

۱۱۹

مشکل کا وقت ہو تو بہ جب یاد آتی ہے
مرتے ہوئے ہر ایک کو ماں یاد آتی ہے

۱۲۰

خیمہ کوئی کھڑی نہیں عورت سے فارغ ہے
گر ہے تو بس کلیجہ پہ بچوں کا داغ ہے

۱۲۱

بچے جو آنکھ میں کبھی پھرتا ہوا ہوں میں
بھولی بہن کو مان کو بھولا ہوا ہوں میں

۱۲۲

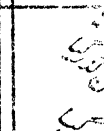

خونسر و تھا افتخار جہاں تھا وجیہ تھا
سر تا قدم رسول خدا کی شبیہ تھا

۱۲۳

بھولے جو حشر تک وہ نہیں غم حسینؑ کا
غربت میں تین دن تو ہوا ماتم حسینؑ کا

۱۲۴

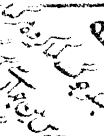

سر کا نہ کچھ خیال تھا نہ فکر اپنے تن کی ہے
امت سے مرتے دم بھی شفاعت سخن کی ہے

۱۲۵

زانو سے سر اب مرا سینہ دبائیگا
تجھ سے ترا بھائی کا دکھایا جائیگا

۱۲۶

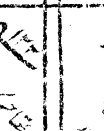

سر کاٹ کر حسینؑ کا جب لے چلے یزید
خالی پھرے نہ ہاتھ میں خنجر کو دیکھ کر

۱۲۷

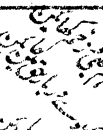

بچوں کو لیکے جائینگی سب بانیان گھر
خالی پھرے نہ ہاتھ میں خنجر کو دیکھ کر

۱۲۸

بچھڑی کی آج نہر پہ کھلے بندھے گی
مر جائیگا حسینؑ نکلیو نہ گھر سے تم

۱۲۶

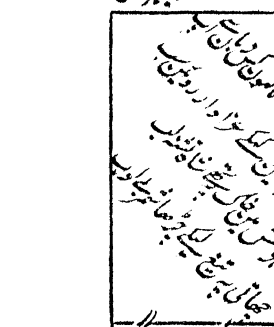

بدلے عصا کے ہاتھ مین فضہ کا ہاتھ لو
چادر مین تم چھپا کے سکینہ کو ساتھ لو

۱۲۷

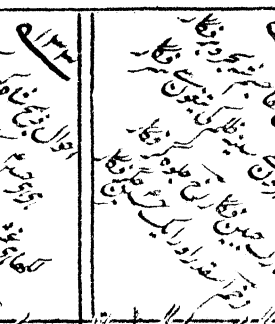

کٹ کٹ گئین بھین تو کی رگین جی نڈھال تھا
غنچہ تھی جسکو ہار یہ اس گل کا حال تھا

۱۲۸

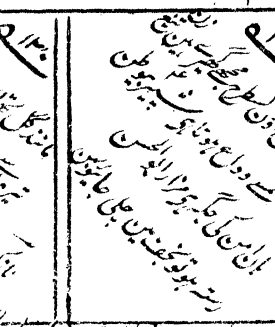

سیدنے کی وہ آہ کہ دنیا لرز گئی
سب ارض کربلاے معلی لرز گئی

۱۲۹

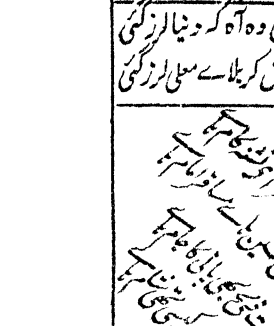

غش ہوگئے نہ ہوش پھر آیا حسینؑ کو
نوکوں نے برچھیون کی گرایا حسینؑ کو

۱۳۰

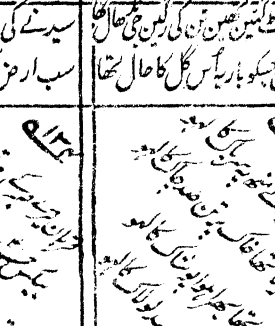

باقی نہ تھا لہو تن زار و نزار مین
دل پر جو زخم تھے وہ نہین اس شمار مین

۱۳۱

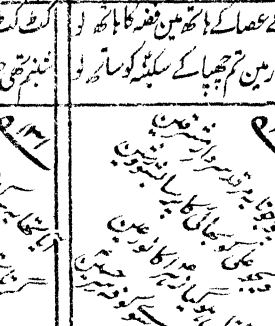

فرق لب کھلے تھے نہ تشنہ کام کے
نیزے مین تھے بندھے ہوے گیسو امام کے

۱۳۲

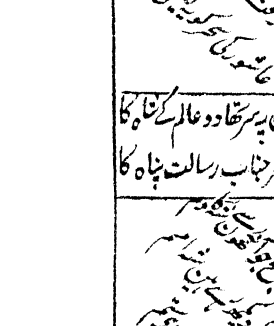

اندوہ بعد مرگ بھی جان حزین ہی
بیگور و بیکفن تن بے سر زمین ہی

۱۳۳

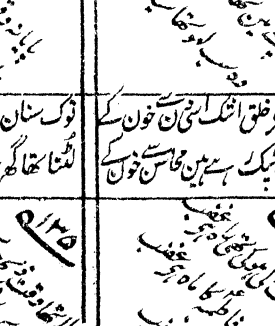

رونی ہی خلق اشک اڑی ان سے خون کے
قطرے ٹپک رہے ہین محاسن سے خون کے

۱۳۴

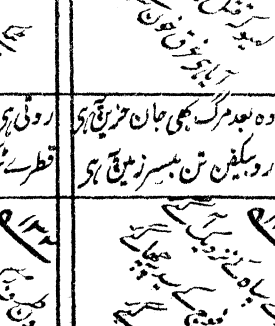

نوک سنان پہ سر تھا دو عالم کے شاہ کا
لٹتا تھا گھر جناب رسالت پناہ کا

۱۳۵

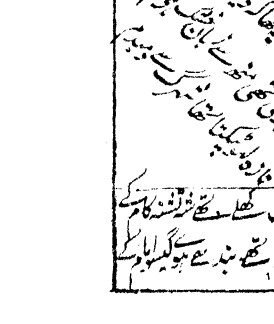

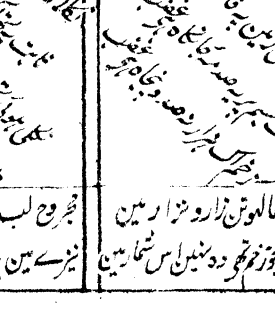

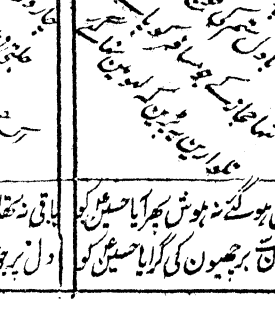

۱۳۷

زینب کا لاش پر فغاں کرنا ہوئیں غش کھا کے
مقتل سے پھیرے ہوئے سپاہ کا کوہوں میں آنا
حضرت کے سر کا نیزے پر اونچا ہونا
فیضی بھی دیکھ دیکھ کے انبوہ کا کوہوں میں آنا

۱۳۸

زین سے لوٹنا تھا تازہ حسین کا
اک حشر تھا کہ ہے یہ جنازہ حسین کا

۱۳۹

ہوتا ہے کوچ بادشہ مشرقین کا
دو فاطمہ کی روح کو برسا حسین کا

۱۴۰

اس بین سے جگر پہ جو صدمہ گذر گیا
گھوڑے سے نعش پر زمین پہ ٹپکا کہ مر گیا

۱۴۱

پیاسے کے خون سے دست ستم لال ہو گیا
لاشا مرے حسین کا پامال ہو گیا

۱۴۲

مقبول ہے امام کمین جو زبان سے
آمین کی آرہی صدا آسمان سے

رباعی

عازم ہوا طرف عالم بالا ہوئیں میں
اب ہے نشان کوچ جناب والا ہوئیں میں
بارب ترا ثنا ہے یہ کس کے لئے
گویا کہ ہیں کلام الا ہوئیں میں

ف

اگر اس مرثیہ کے پڑھنے کا اتفاق چہلم میں ہو تو یہ بند بڑھا جائے

اس بند کو

پڑھنا چاہئے

۱

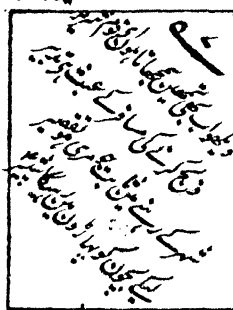

تیرے نزدیک سے خونخوار لگا جاتے ہیں
تیر کیا آتے ہیں پیغام اجل آتے ہیں

۲

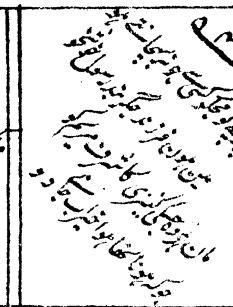

سب پہ روشن ہے کہ خورشید امامت ہوں میں
کلمہ گو جسکے ہو تم اُسکی امانت ہوں میں

۳

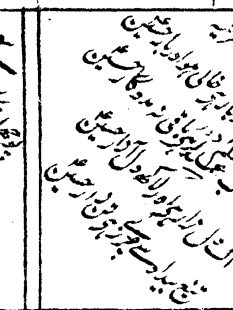

اک مسافر ہوں عبث برسر کین ہو مجھسے
پھر جو اس ملک میں آؤں تو قسم لو مجھسے

۴

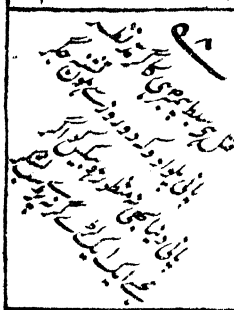

پاس محمدؐ کا نہ کچھ خوف خدا کرتے ہو
تیر مہمان کو لگاتے ہو خطا کرتے ہو

۵

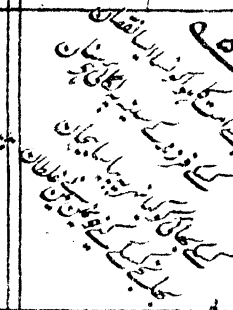

کہو کس شخص کا سر تن سے جدا میں نے کیا
کس کا اصغر سا پسر تیر سے مارا میں نے

۶

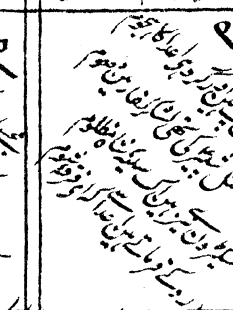

بعد میرے مرے بچوں کو نکونا بدا دینا
روضۂ پاک نبیؐ پر انھیں پہونچا دینا

۷

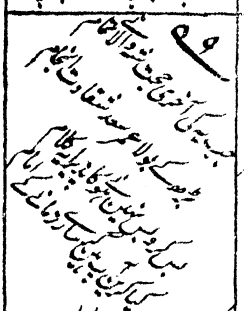

دیکھو مظلوم کا سر کاٹ کے پچتاؤ گے
دوسرا ڈھونڈھو گے جسکو نہ پھر پاؤ گے

۸

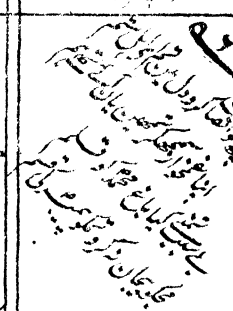

شہر چھوڑا طرف دشت و جبل جانے دو
اپنی سرحد سے کہیں مجھکو نکل جانے دو

۹

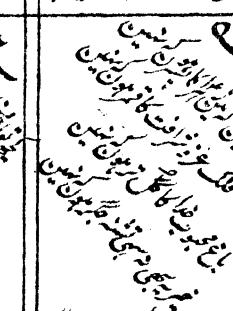

دیکھیں اب امن کی جا آج کہاں ملتی ہے
ہاں کرو بیعت حاکم تو امان ملتی ہے

۱۰

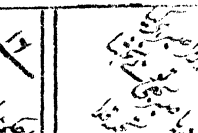

آگے بڑھے نہ ساتھ بہت دار کے رہے کر نیکو بھلائی اب نہیں آتے ہیں مدد کر نیکو

۱۱

مجھ بے وفا کو یہ جفا کار جفا کرتے ہیں میں دعا کرتا ہوں وہ نکوئی برائی کرتے ہیں

۱۲

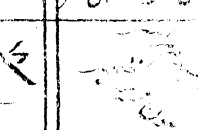

اب تمنا ہے کہ دنیا سے اٹھا لے مجھکو اپنے در بازمیں ہیں بلا لے مجھکو

۱۳

جو کہ عاشق ہیں وہ قربان سکینہ ہیں بچیر لاکھ بیٹے علی اکبر سے فدا ہیں تجھپر

۱۴

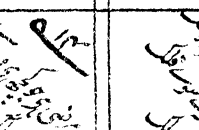

تیری حسرت بھلا اے مجھے پانی کا مزا کیسے پوچھے کوئی اس تشنہ دہانی کا مزا

۱۵

یاد تیری جو نہ زیارت دو عالم سے بکا آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھوں جو پذیرائی کرے

۱۶

خانہ بربادی کو جانوں کہ یہ آبادی ہی قید نہیں ہوں تو سمجھوں کہ آزادی ہی

۱۷

کس نبی پر ہوئی ہو مجھ عنایات ہوئی رات کا دن ہوا اور دن کی کبھی رات ہوئی

۱۸

تو خداوند جہاں ہے میں ترا خادم ہوں حسین بندگی بھی نہ ادا ہو سکی نادم ہوں حسین

۱۹

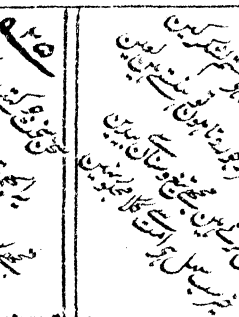

جسم میں جان حزیں خوف سے تھراتی ہی
ترے دربار میں آتے مجھے شرم آتی ہی

۲۰

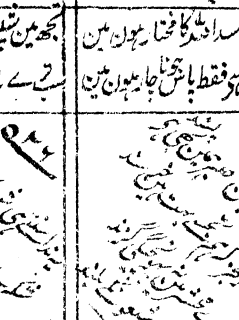

ٹھہر ٹھہرانا ہو دربار میں آتا ہی حسین
ایک سرہی سو اُسے نذر کو لاتا ہی حسین

۲۱

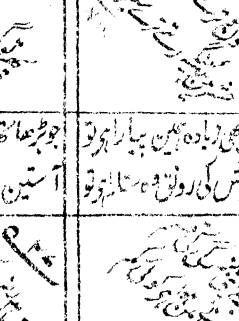

غم نہیں آج جو عریاں مرا لاشہ رہ جائے
بر قیامت میں گنہگار دن پہ دا رہ جائے

۲۲

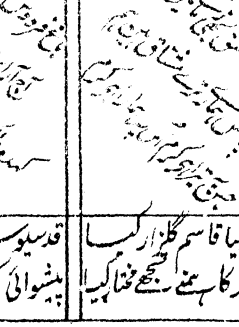

مالک نار کیا قاسم گلزار کیا
اپنی سرکار کا ہمنے سبھی دربار کیا

۲۳

ذوالفقار اسد اللہ کا فتاح ہون مین
روح جد کا ہی فقط باش جناح ہون مین

۲۴

تجھ مین شبیر شرف حیدر کرار کے ہین
سب ترے ہاتھ مین جوہر مری تلوار کے ہین

۲۵

جو بڑھا تھا وہ اُلٹے پاؤن پھرا
آستین شاہ نے اُلٹی کہ زمانہ اُلٹا

۲۶

قدر سیو سبط رسول الثقلین آتا ہی
پیشوائی کو بڑھو سب کہ حسین آتا ہی

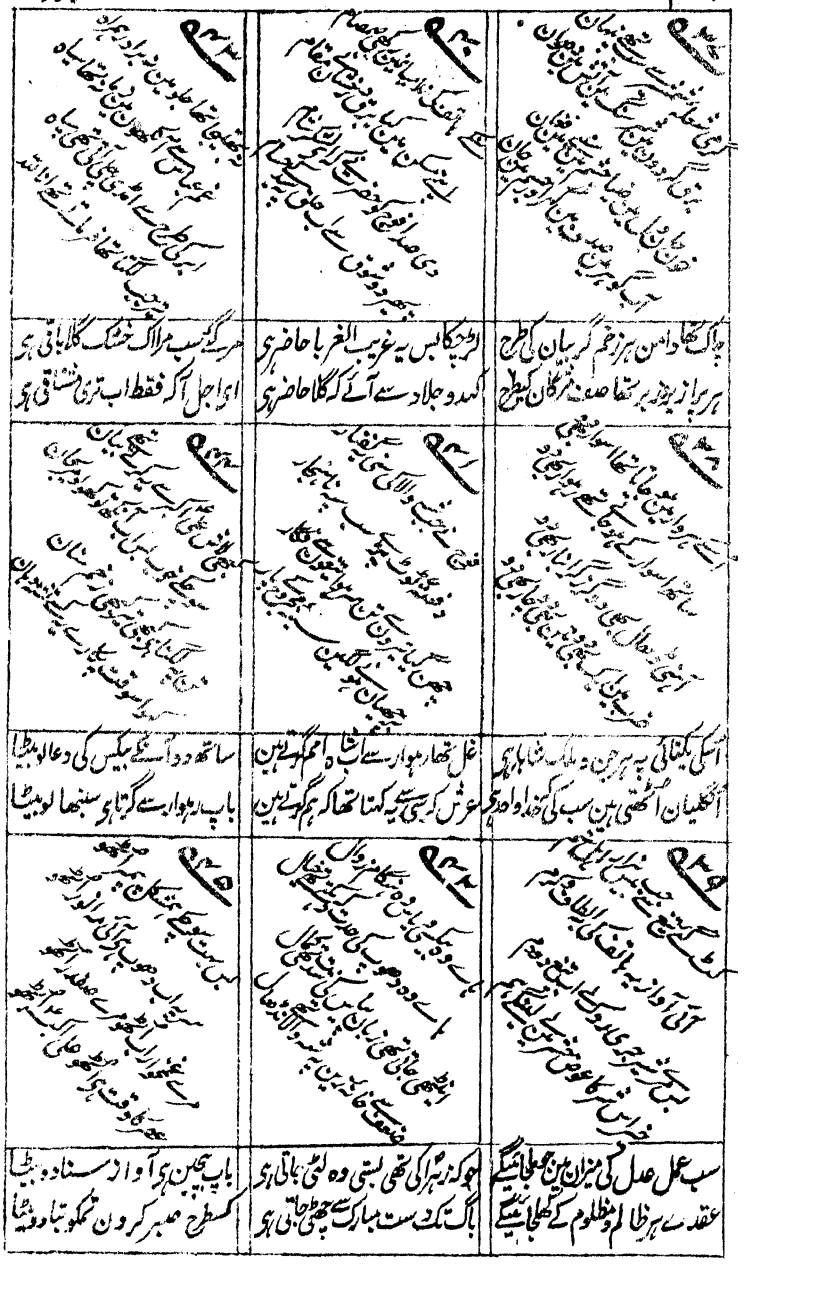

۴۴۶

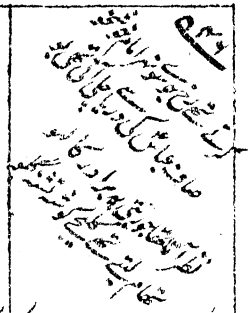

رو کے فرماتے تھے عباس سنبھالو مجھکو
تن چھنا جاتا ہے تیروں سے بچالو مجھکو

۴۴۷

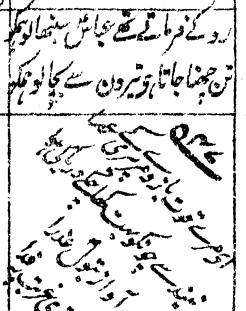

اس گھڑی شب تری کی آنکھوں سے نہاں ہیں ہیں ملتا
کسکو چلاتے ہو عباس کہاں ہیں ہیں ملتا

۴۴۸

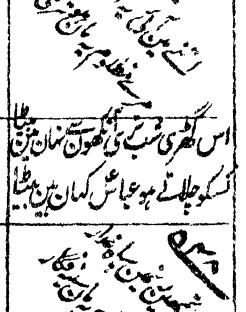

کبھی ماتم میں گریبان کفن پھاڑتی ہوں
ترے مقتل کو میں آ آن کے بھی چھاڑتی ہوں

۴۴۹

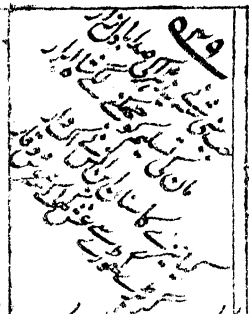

کیا کہوں آج شہ دیں کو الم کیا پہونچا
بسلیماں ہو گئیں سب چور ریہ پہونچا

۴۵۰

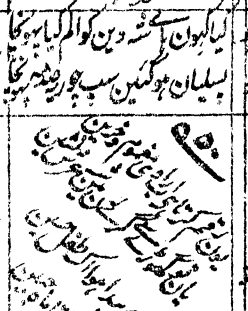

رخ روشن کی چمک تا بہ فلک جاتی تھی
بندے ہلتے تھے تو بجلی سی چمک جاتی تھی

۴۵۱

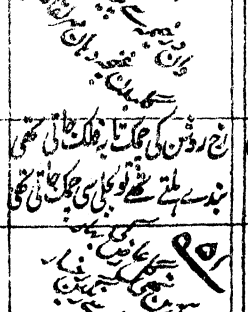

تھا عیاں حسن حسن چہرہ کو رانی سے
مہر ہوتا تھا خجل چاند سی پیشانی سے

۴۵۲

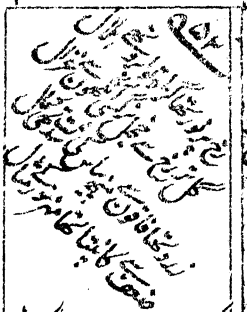

کھینچی تھی جو اجل دست بلا کی جانب
گھر سے دوڑا چلا آتا تھا چچا کی جانب

۴۵۳

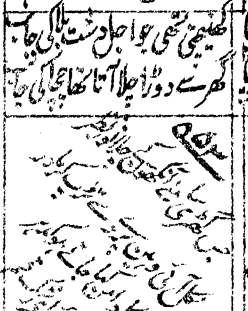

پانے کا ہے مرثیہ جو آسے یاد کرد
دیکھو مجھ رانڈ کی محنت کو نہ برباد کرد

۴۵۴

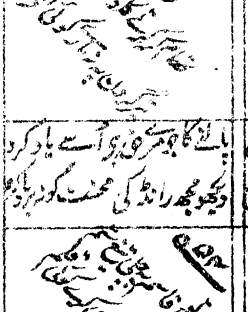

داغ کس کس کلیجے پہ سہیگی واری
مان تو دنیا میں کہیں کی نہ رہیگی واری

۴۵

بسکہ ہر تن کے اعضا کے بدن جھانا تھا
بلکہ ہر جنبش پہ تیغے میں بدن جھانا تھا

۴۶

جب حضرت شبیر کا ہر ہر بدن کاٹا گیا
تب کلیجہ سب کا ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بٹ گیا

۴۷

یہ کرے ہاتھ کے اوپر میں گر جاتی ہے
سر شبیر کے بے سر اسر جاتی ہے

۴۸

غرض اس تلملا کر دیر سے جانے کا ہے
انتظار اب ملک الموت کے آنے کا ہے

۴۹

اب تو بس ٹھہرو سپاہ سے نکلوانے دو
ہم بھی گھر جا کر سو جائیں جو جانے دو

۵۰

خون کے دریا میں جگر بند ان کا ڈوب گیا

۵۱

پیاس میں جام شہادت کا پیا لگتے ہم بھی
آپ مرتے ہیں تو ہم نہ جیتے رہیں ہم بھی

۵۲

شمع جس وقت چمکتی تھی تو بٹ جاتا تھا
دور کر دہ شہ والا سے لپٹ جاتا تھا

۵۳

در خیمہ کے جوان رو رو کے چلانے لگی
گریہ حضرت شبیر کی صدا آنے لگی

۴۳

[illegible]

خیر تحریر یہی قسمت شبیر میں تھا
آخری وقت ترا داغ بھی تقدیر میں تھا

۴۴

[illegible]

او ستم گار یہ کیا ظلم و ستم کرتا ہے
کس کا سر ہے جسے خنجر سے قلم کرتا ہے

۴۵

[illegible]

اے لعین تیرے پیمبر کا نواسا ہے یہ

۴۶

دل کھولا ہے یہ ظالم نے جو جان بھائی ہے
بھائی جس بھائی پہ سلمان بھائی ہے
جاں بلب ہے یہ مسافر جو یہاں بھائی ہے
پانی تھوڑا سا پلا دے کہ اب آخر ہے حسینؑ
قبر زہراؑ کا مجاور ہے مسافر ہے حسینؑ

۴۷

[illegible]

اب چراغ آپ کی تربت کا بجھا جاتا ہے

۴۸

[illegible]

کس سے فریاد کرے کس کو بلائے زینبؑ
آپ فرمائیے بھائی تو خود آئے زینبؑ

۴۹

[illegible]

ابھی جیتا ہوں میں تیغ سے خلیدہ ہوں میں
[illegible]
خل ہوا قتل ہوئے سر و سر آوارہ وطن

روح حضرت کی گئی خلد معنبر کی طرف
آنکھیں تیرائی ہوئی رہ گئیں فواہر کی طرف

۵۰

[illegible]

عرض کر دیجیو پیمبر سے یہ خونیں آب
مرے مولا مجھے اب قرب حضوری ہو جائے
دور مجھ سے در پر نور کی دوری ہو جائے

سلام
سلامی کہ ملک بقا نمیں ملتا

ساقیا آمدن عید مبارک بادت
کہ من از عمر خود ہمیں یک روز شاد ندیدم

کہ من از عمر خود ہمیں یک روز شاد ندیدم
کسان کہ گرد کسی نمیں پھرتے ہیں ملتا

کسان کہ گرد کسی نمیں پھرتے ہیں ملتا
علی مرتضیٰ کے سوا اور کسی سے وہ ملتا نمیں ملتا

علی مرتضیٰ کے سوا اور کسی سے وہ ملتا نمیں ملتا
کہ ہر ایک ذرہ کی دولت کو فنی سمجھتا ہے

کہ ہر ایک ذرہ کی دولت کو فنی سمجھتا ہے
کہ بادشاہ سے بھی جن جن کو ملتا نمیں ملتا

کہ بادشاہ سے بھی جن جن کو ملتا نمیں ملتا
بغیر حرص کے خاک شفا نمیں ملتا

بغیر حرص کے خاک شفا نمیں ملتا
صدف سے بھی کہ گوہر ہے وہ بھی ملتا نمیں ملتا

صدف سے بھی کہ گوہر ہے وہ بھی ملتا نمیں ملتا
خدا کی فوج میں تو یہ جان جاں نمیں ملتا

خدا کی فوج میں تو یہ جان جاں نمیں ملتا
کسی کو شیشہ کسی کو پیمانہ ملتا ہے

کسی کو شیشہ کسی کو پیمانہ ملتا ہے
بجز خمار کسی سے شراب نمیں ملتا

بجز خمار کسی سے شراب نمیں ملتا
نشان کہکشاں کا تو ذرہ ذرہ ملتا ہے

نشان کہکشاں کا تو ذرہ ذرہ ملتا ہے
کہ طلسم دہن کا بھید نمیں ملتا

کہ طلسم دہن کا بھید نمیں ملتا
بھگا دیں نوکر اگر کہیں ہم سے کچھ خطا ہو

بھگا دیں نوکر اگر کہیں ہم سے کچھ خطا ہو
کہ ایسا نوکر ہمیں کبھی نمیں ملتا

کہ ایسا نوکر ہمیں کبھی نمیں ملتا
کہاں تو آب بقا ہے دوا نمیں ملتا

کہاں تو آب بقا ہے دوا نمیں ملتا
بجا ہے غم جو غم شاہ دیں کا ہو نہ ہمیں

بجا ہے غم جو غم شاہ دیں کا ہو نہ ہمیں
کہ ایسا نوکر ہمیں نمیں ملتا

کہ ایسا نوکر ہمیں نمیں ملتا
ملازمان شہ دیں سا نمیں ملتا

ملازمان شہ دیں سا نمیں ملتا
ریاض خلد کا موسم سدا نمیں ملتا

ریاض خلد کا موسم سدا نمیں ملتا
ایسا نہیں ہے زبان دہ پیدا ہوگا

ایسا نہیں ہے زبان دہ پیدا ہوگا
اسطرح کا زبردان نہ پیدا ہوگا

اسطرح کا زبردان نہ پیدا ہوگا
خاکسار اگرچہ حق تعالیٰ لیکن

خاکسار اگرچہ حق تعالیٰ لیکن
ایسا فارسی بیان نہ پیدا ہوگا

ایسا فارسی بیان نہ پیدا ہوگا

۱
باباں بھائی جو خط لکھنے میں دلاتے تھے
حرف اشکوں کی تراوش سے مٹے جاتے تھے
روح بیتاب ہے دم سینے میں گھبراتا ہے
اب تو آنسو بھی نکلنے میں غش آجاتا ہے
لو گریباں نہیں اب چاک جگر چاک تو ہوں
خیر بیٹی نہ سہی آپ کی بیمار تو ہوں

۲
خاطر میں الفت کیا بیٹے کی باپ نے
آفتاب فلک اجلال و جاہ و حشمت
اوج پر سرور و جاہ کا اقبال ہے
خلق میں آپ کا سایہ صدوی سال رہے
سر اٹھاتی نہیں تکیے سے یہ کروٹ ہو نہیں
مدوای عیسیٰ دوراں لب لگ رہوں میں
لاڈلی بیٹی پہ اپنی مجھے وارد بابا
مگر اب ہجر میں تڑپا کے نہ مار دبابا

۳
دلھنیں بیاہنے فرزند بصد شان پڑھیں
آپ کے سایہ میں لال آپ کے پروان پڑھیں
غم سے مجھکو بھی چھڑا دو کسی عنوان بابا
جان بلب ہوں مری مشکل کو آسان بابا
بہروں لیتی ہوں کہ اس گھر میں مرا کوئی نہیں
گھر میں اک نانی ضعیفہ کے سوا کوئی نہیں

۱۲ علو شمسی ہے

۱۰

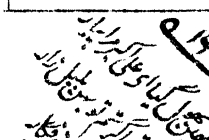

خالی خبر دن سے عیان ہو کہ بلا آتی ہے
در و دیوار سے رونے کی صدا آتی ہے

۱۱

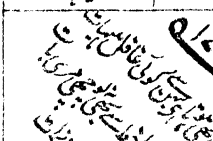

ہی تا حشر یہ فرقت پہ حدائی صغرا
بستی جنگل مین غریبون نے بسائی صغرا

۱۲

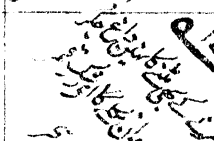

دن ہاتھون سے نہ حضرت مین نہ ہاتھ
رخ اسکا ہو کہ مٹی مری برباد ہوئی

۱۳

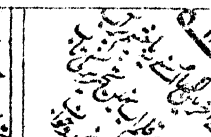

نامہ آدیگا تو تعویذ شفا پاؤنگی
دیر قاصد کو اگر ہو گی تو مرجاؤنگی

۱۴

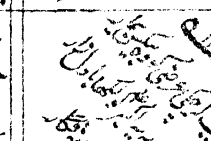

یاد رکھی رہ مری گریہ وزاری بھائی
اچھا وعدہ تھا کہ لی جان تمہاری بھائی

۱۵

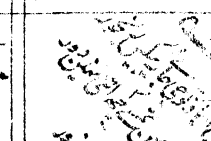

جان اس سرو سے قامت کی قسم جاتی ہے
مین تو قمری کی طرح عشق کا ہیرا ہی ہون

۱۶

ایسی فریاد و فغان سے ہو قیامت برپا
پھر کہے تم بھی یہ تقریر ہمارے بھائی

۱۷

خیر اب شہر مدینہ مین جو آنا بھائی
خاک کے ڈھیر کو چھاتی سے لگانا بھائی

۱۸

چاندنی نکل دکھائی نہ دوبارا مجکو
بے اجل حسرت دیدار نے مارا مجکو

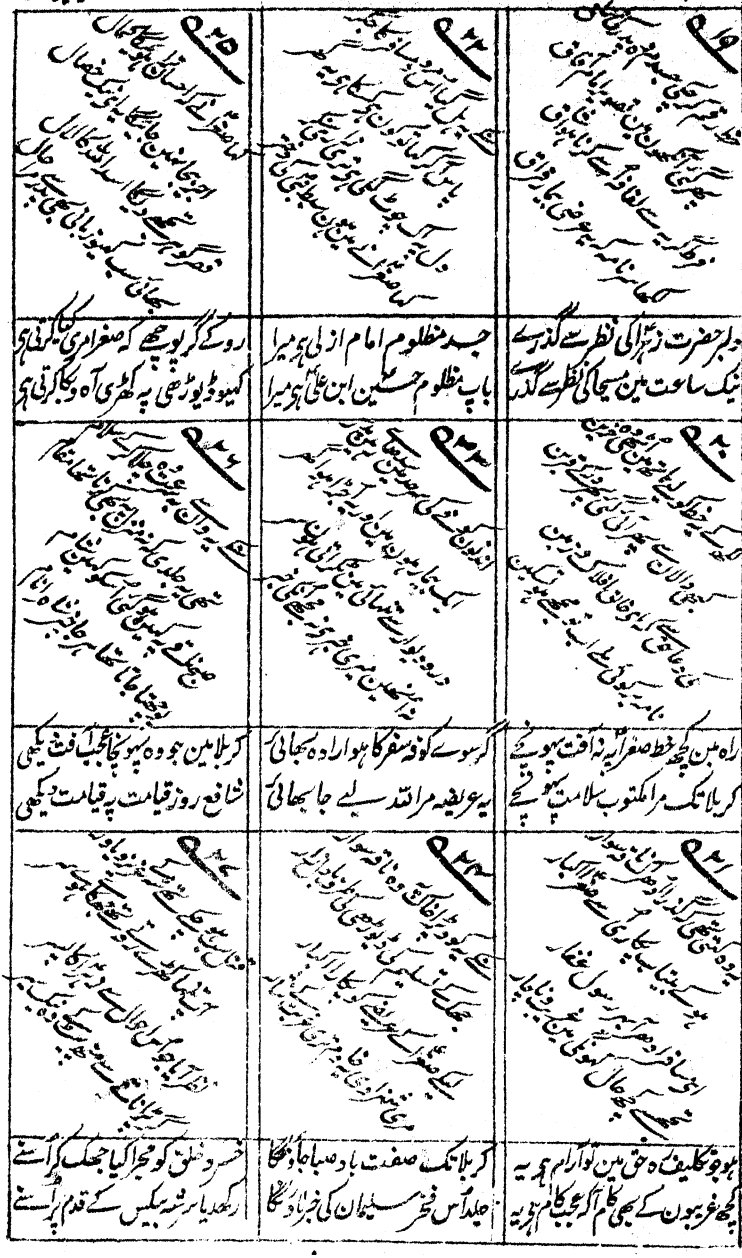

۳۰

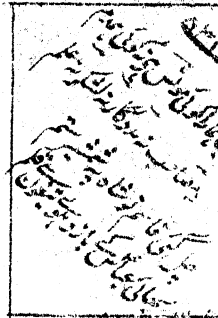

شہ دیں سے خبر لینے کو آیا ہوں مین
یا حسینؑ ابن علیؑ قاصد صغرا ہوں مین

۳۱

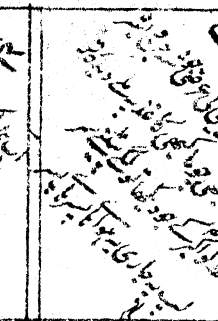

کہا قاصد سے کہ ہم چھوٹے ہیں بیماروں سے
خط یہ جنکا ہی وہ پر ہیں ہوئے تلواروں سے

۳۲

لطف کیا کہوں کہ بظاہر کوئی دم جیتے ہین
مر گئے ایسے جوان اور ابھی ہم جیتے ہین

۲۹

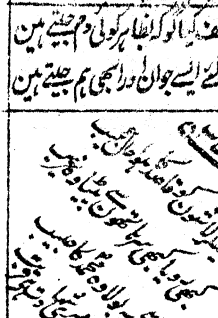

غم کے مضمون سے چھری قلب پہ چلاتی تھی
آہ ہر لفظ پہ سینے سے نکلی جاتی تھی

۳۰

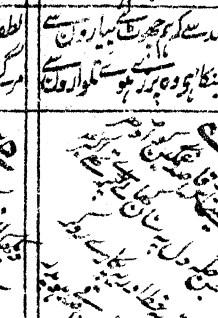

درد زخمون کا للچہ پیاس کی ایذا لکھو
اٹھوا ولال جواب خط صغرا لکھو

۳۱

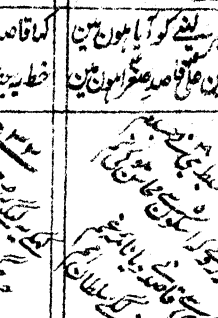

لاکھ تلوارین ہین عریان ہر اک تن کے لیے
دیکھ خنجر ود علم ہین مری گردن کے لیے

۳۵

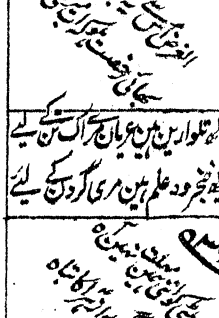

میرا تقدیر سے کچھ بس نہین ناچار ہون مین
ایسا خبر اسکو کہ آفت مین گرفتار ہون مین

۳۶

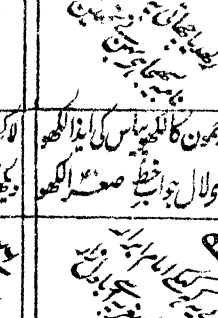

ساتھ منظور رکھا کچھ نہین ہمارا اسکو
تیر بیداد سے جلاد نے مارا اسکو

۳۷

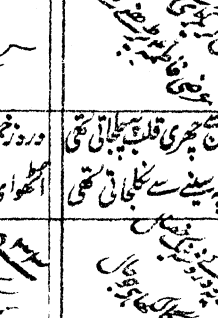

جیتے جی ہو کا نہ اس تشنہ جگر سے ملنا
اب قیامت مین مریحان پدر سے ملنا

۳۷

پیارو حسین جاؤ بھائی اور جنگ یار و جلیل
پیارو عباس جاؤ خوشی ہو گا خدا و نبی جلیل
پیاسا دو روز کا ہے بھوکا ہوں میں قتیل
باپ کے نام کی دے دو لاؤ پیارے بچو سبیل
کھیو پی لے وہ جسے تشنہ لبی ہو لوگو
پانی یہ نذر حسینؑ ابن علیؑ ہو لوگو

۳۸

سقا بنا وہ سبط رسول ہادی و نام دار
پھر کہتا ہے بیان صفا عدل امین امام ابرار
ہر کہ کہ آوے پیاسا لے پانی ہو سوار
دیں نفع جا بجا ہے کہ لے ران میں کنار
مڑ کے فاصد نے جو دیکھا تو یہ سامان دیکھا
دست قاتل میں سر سرور ذیشان جو دیکھا

۳۹

ہو کر سوار ابن نبی جاتا ہے
دل کا بھال ہو بخشش ہو جاتا ہے
ایک دریا بھرا ہے گوہر سے
تجھ پہ ہر دم کرم سرور عالی ہوئے
کوئی مصرع نہیں جو در سے خالی ہوئے

۴۰

سلام

۱ سلام اس پر کہ جس نے دن کو خوشی میں بسر ہو جانا
۲ سلام اس پر کہ جس نے دن کو خوشی میں بسر ہو جانا
۳ سلام اس پر کہ جس نے دن کو خوشی میں بسر ہو جانا
۴ سلام اس پر کہ جس نے دن کو خوشی میں بسر ہو جانا
۵ سلام اس پر کہ جس نے دن کو خوشی میں بسر ہو جانا
۶ سلام اس پر کہ جس نے دن کو خوشی میں بسر ہو جانا
۷ سلام اس پر کہ جس نے دن کو خوشی میں بسر ہو جانا
۸ سلام اس پر کہ جس نے دن کو خوشی میں بسر ہو جانا
۹ سلام اس پر کہ جس نے دن کو خوشی میں بسر ہو جانا
۱۰ سلام اس پر کہ جس نے دن کو خوشی میں بسر ہو جانا

۱۱۱		
۱۱۲		
۱۱۳		
۱۱۴		
۱۱۵		
۱۱۶		
۱۱۷		
۱۱۸		
۱۱۹		
۱۲۰		
۱۲۱		
۱۲۲		
۱۲۳		
۱۲۴		
۱۲۵		
۱۲۶		
۱۲۷		
۱۲۸		
۱۲۹		
۱۳۰		
۱۳۱		
۱۳۲		
۱۳۳		
۱۳۴		
۱۳۵		
۱۳۶		
۱۳۷		
۱۳۸		
۱۳۹		
۱۴۰		
۱۴۱		
۱۴۲		
۱۴۳		
۱۴۴		
۱۴۵		
۱۴۶		
۱۴۷		
۱۴۸		
۱۴۹		
۱۵۰		
۱۵۱		
۱۵۲		
۱۵۳		
۱۵۴		
۱۵۵		
۱۵۶		
۱۵۷		
۱۵۸		
۱۵۹		
۱۶۰		
۱۶۱		
۱۶۲		
۱۶۳		
۱۶۴		
۱۶۵		
۱۶۶		
۱۶۷		
۱۶۸		
۱۶۹		
۱۷۰		
۱۷۱		
۱۷۲		
۱۷۳		
۱۷۴		
۱۷۵		
۱۷۶		
۱۷۷		
۱۷۸		
۱۷۹		
۱۸۰		
۱۸۱		
۱۸۲		
۱۸۳		
۱۸۴		
۱۸۵		
۱۸۶		
۱۸۷		
۱۸۸		
۱۸۹		
۱۹۰		
۱۹۱		
۱۹۲		
۱۹۳		
۱۹۴		
۱۹۵		
۱۹۶		
۱۹۷		
۱۹۸		
۱۹۹		
۲۰۰		
۲۰۱		
۲۰۲		
۲۰۳		
۲۰۴		
۲۰۵		
۲۰۶		
۲۰۷		
۲۰۸		
۲۰۹		
۲۱۰		
۲۱۱		
۲۱۲		
۲۱۳		
۲۱۴		
۲۱۵		
۲۱۶		
۲۱۷		
۲۱۸		
۲۱۹		
۲۲۰		
۲۲۱		
۲۲۲		
۲۲۳		
۲۲۴		
۲۲۵		
۲۲۶		
۲۲۷		
۲۲۸		
۲۲۹		
۲۳۰		
۲۳۱		
۲۳۲		
۲۳۳		
۲۳۴		
۲۳۵		
۲۳۶		
۲۳۷		
۲۳۸		
۲۳۹		
۲۴۰		
۲۴۱		
۲۴۲		
۲۴۳		
۲۴۴		
۲۴۵		
۲۴۶		
۲۴۷		
۲۴۸		
۲۴۹		
۲۵۰		
۲۵۱		
۲۵۲		
۲۵۳		
۲۵۴		
۲۵۵		
۲۵۶		
۲۵۷		
۲۵۸		
۲۵۹		
۲۶۰		
۲۶۱		
۲۶۲		
۲۶۳		
۲۶۴		
۲۶۵		
۲۶۶		
۲۶۷		
۲۶۸		
۲۶۹		
۲۷۰		
۲۷۱		
۲۷۲		
۲۷۳		
۲۷۴		
۲۷۵		
۲۷۶		
۲۷۷		
۲۷۸		
۲۷۹		
۲۸۰		
۲۸۱		
۲۸۲		
۲۸۳		
۲۸۴		
۲۸۵		
۲۸۶		
۲۸۷		
۲۸۸		
۲۸۹		
۲۹۰		
۲۹۱		
۲۹۲		
۲۹۳		
۲۹۴		
۲۹۵		
۲۹۶		
۲۹۷		
۲۹۸		
۲۹۹		
۳۰۰		
۳۰۱		
۳۰۲		
۳۰۳		
۳۰۴		
۳۰۵		
۳۰۶		
۳۰۷		
۳۰۸		
۳۰۹		
۳۱۰		
۳۱۱		
۳۱۲		
۳۱۳		
۳۱۴		
۳۱۵		
۳۱۶		
۳۱۷		
۳۱۸		
۳۱۹		
۳۲۰		
۳۲۱		
۳۲۲		
۳۲۳		
۳۲۴		
۳۲۵		
۳۲۶		
۳۲۷		
۳۲۸		
۳۲۹		
۳۳۰		
۳۳۱		
۳۳۲		
۳۳۳		
۳۳۴		
۳۳۵		
۳۳۶		
۳۳۷		
۳۳۸		
۳۳۹		
۳۴۰		
۳۴۱		
۳۴۲		
۳۴۳		
۳۴۴		
۳۴۵		
۳۴۶		
۳۴۷		
۳۴۸		
۳۴۹		
۳۵۰		
۳۵۱		
۳۵۲		
۳۵۳		
۳۵۴		
۳۵۵		
۳۵۶		
۳۵۷		
۳۵۸		
۳۵۹		
۳۶۰		
۳۶۱		
۳۶۲		
۳۶۳		
۳۶۴		
۳۶۵		
۳۶۶		
۳۶۷		
۳۶۸		
۳۶۹		
۳۷۰		
۳۷۱		
۳۷۲		
۳۷۳		
۳۷۴		
۳۷۵		
۳۷۶		
۳۷۷		
۳۷۸		
۳۷۹		
۳۸۰		
۳۸۱		
۳۸۲		
۳۸۳		
۳۸۴		
۳۸۵		
۳۸۶		
۳۸۷		
۳۸۸		
۳۸۹		
۳۹۰		
۳۹۱		
۳۹۲		
۳۹۳		
۳۹۴		
۳۹۵		
۳۹۶		
۳۹۷		
۳۹۸		
۳۹۹		
۴۰۰		
۴۰۱		
۴۰۲		
۴۰۳		
۴۰۴		
۴۰۵		
۴۰۶		
۴۰۷		
۴۰۸		
۴۰۹		
۴۱۰		
۴۱۱		
۴۱۲		
۴۱۳		
۴۱۴		
۴۱۵		
۴۱۶		
۴۱۷		
۴۱۸		
۴۱۹		
۴۲۰		
۴۲۱		
۴۲۲		
۴۲۳		
۴۲۴		
۴۲۵		
۴۲۶		
۴۲۷		
۴۲۸		
۴۲۹		
۴۳۰		
۴۳۱		
۴۳۲		
۴۳۳		
۴۳۴		
۴۳۵		
۴۳۶		
۴۳۷		
۴۳۸		
۴۳۹		
۴۴۰		
۴۴۱		
۴۴۲		
۴۴۳		
۴۴۴		
۴۴۵		
۴۴۶		
۴۴۷		
۴۴۸		
۴۴۹		
۴۵۰		
۴۵۱		
۴۵۲		
۴۵۳		
۴۵۴		
۴۵۵		
۴۵۶		
۴۵۷		
۴۵۸		
۴۵۹		
۴۶۰		
۴۶۱		
۴۶۲		
۴۶۳		
۴۶۴		
۴۶۵		
۴۶۶		
۴۶۷		
۴۶۸		
۴۶۹		
۴۷۰		
۴۷۱		
۴۷۲		
۴۷۳		
۴۷۴		
۴۷۵		
۴۷۶		
۴۷۷		
۴۷۸		
۴۷۹		
۴۸۰		
۴۸۱		
۴۸۲		
۴۸۳		
۴۸۴		
۴۸۵		
۴۸۶		
۴۸۷		
۴۸۸		
۴۸۹		
۴۹۰		
۴۹۱		
۴۹۲		
۴۹۳		
۴۹۴		
۴۹۵		
۴۹۶		
۴۹۷		
۴۹۸		
۴۹۹		
۵۰۰		
۵۰۱		
۵۰۲		
۵۰۳		
۵۰۴		
۵۰۵		
۵۰۶		
۵۰۷		
۵۰۸		
۵۰۹		
۵۱۰		
۵۱۱		
۵۱۲		
۵۱۳		
۵۱۴		
۵۱۵		
۵۱۶		
۵۱۷		
۵۱۸		
۵۱۹		
۵۲۰		
۵۲۱		
۵۲۲		
۵۲۳		
۵۲۴		
۵۲۵		
۵۲۶		
۵۲۷		
۵۲۸		
۵۲۹		
۵۳۰		
۵۳۱		
۵۳۲		
۵۳۳		
۵۳۴		
۵۳۵		
۵۳۶		
۵۳۷		
۵۳۸		
۵۳۹		
۵۴۰		
۵۴۱		
۵۴۲		
۵۴۳		
۵۴۴		
۵۴۵		
۵۴۶		
۵۴۷		
۵۴۸		
۵۴۹		
۵۵۰		
۵۵۱		
۵۵۲		
۵۵۳		
۵۵۴		
۵۵۵		
۵۵۶		
۵۵۷		
۵۵۸		
۵۵۹		
۵۶۰		
۵۶۱		
۵۶۲		
۵۶۳		
۵۶۴		
۵۶۵		
۵۶۶		
۵۶۷		
۵۶۸		
۵۶۹		
۵۷۰		
۵۷۱		
۵۷۲		
۵۷۳		
۵۷۴		
۵۷۵		
۵۷۶		
۵۷۷		
۵۷۸		
۵۷۹		
۵۸۰		
۵۸۱		
۵۸۲		
۵۸۳		
۵۸۴		
۵۸۵		
۵۸۶		
۵۸۷		
۵۸۸		
۵۸۹		
۵۹۰		
۵۹۱		
۵۹۲		
۵۹۳		
۵۹۴		
۵۹۵		
۵۹۶		
۵۹۷		
۵۹۸		
۵۹۹		
۶۰۰		
۶۰۱		
۶۰۲		
۶۰۳		
۶۰۴		
۶۰۵		
۶۰۶		
۶۰۷		
۶۰۸		
۶۰۹		
۶۱۰		
۶۱۱		
۶۱۲		
۶۱۳		
۶۱۴		
۶۱۵		
۶۱۶		
۶۱۷		
۶۱۸		
۶۱۹		
۶۲۰		
۶۲۱		
۶۲۲		
۶۲۳		
۶۲۴		
۶۲۵		
۶۲۶		
۶۲۷		
۶۲۸		
۶۲۹		
۶۳۰		
۶۳۱		
۶۳۲		
۶۳۳		
۶۳۴		
۶۳۵		
۶۳۶		
۶۳۷		
۶۳۸		
۶۳۹		
۶۴۰		
۶۴۱		
۶۴۲		
۶۴۳		
۶۴۴		
۶۴۵		
۶۴۶		
۶۴۷		
۶۴۸		
۶۴۹		
۶۵۰		
۶۵۱		
۶۵۲		
۶۵۳		
۶۵۴		
۶۵۵		
۶۵۶		
۶۵۷		
۶۵۸		
۶۵۹		
۶۶۰		
۶۶۱		
۶۶۲		
۶۶۳		
۶۶۴		
۶۶۵		
۶۶۶		
۶۶۷		
۶۶۸		
۶۶۹		
۶۷۰		
۶۷۱		
۶۷۲		
۶۷۳		
۶۷۴		
۶۷۵		
۶۷۶		
۶۷۷		
۶۷۸		
۶۷۹		
۶۸۰		
۶۸۱		
۶۸۲		
۶۸۳		
۶۸۴		
۶۸۵		
۶۸۶		
۶۸۷		
۶۸۸		
۶۸۹		
۶۹۰		
۶۹۱		
۶۹۲		
۶۹۳		
۶۹۴		
۶۹۵		
۶۹۶		
۶۹۷		
۶۹۸		
۶۹۹		
۷۰۰		
۷۰۱		
۷۰۲		
۷۰۳		
۷۰۴		
۷۰۵		
۷۰۶		
۷۰۷		
۷۰۸		
۷۰۹		
۷۱۰		
۷۱۱		
۷۱۲		
۷۱۳		
۷۱۴		
۷۱۵		
۷۱۶		
۷۱۷		
۷۱۸		
۷۱۹		
۷۲۰		
۷۲۱		
۷۲۲		
۷۲۳		
۷۲۴		
۷۲۵		
۷۲۶		
۷۲۷		
۷۲۸		
۷۲۹		
۷۳۰		
۷۳۱		
۷۳۲		
۷۳۳		
۷۳۴		
۷۳۵		
۷۳۶		
۷۳۷		
۷۳۸		
۷۳۹		
۷۴۰		
۷۴۱		
۷۴۲		
۷۴۳		
۷۴۴		
۷۴۵		
۷۴۶		
۷۴۷		
۷۴۸		
۷۴۹		
۷۵۰		
۷۵۱		
۷۵۲		
۷۵۳		
۷۵۴		
۷۵۵		
۷۵۶		
۷۵۷		
۷۵۸		
۷۵۹		
۷۶۰		
۷۶۱		
۷۶۲		
۷۶۳		
۷۶۴		
۷۶۵		
۷۶۶		
۷۶۷		
۷۶۸		
۷۶۹		
۷۷۰		
۷۷۱		
۷۷۲		
۷۷۳		
۷۷۴		
۷۷۵		
۷۷۶		
۷۷۷		
۷۷۸		
۷۷۹		
۷۸۰		
۷۸۱		
۷۸۲		
۷۸۳		
۷۸۴		
۷۸۵		
۷۸۶		
۷۸۷		
۷۸۸		
۷۸۹		
۷۹۰		
۷۹۱		
۷۹۲		
۷۹۳		
۷۹۴		
۷۹۵		
۷۹۶		
۷۹۷		
۷۹۸		
۷۹۹		
۸۰۰		
۸۰۱		
۸۰۲		
۸۰۳		
۸۰۴		
۸۰۵		
۸۰۶		
۸۰۷		
۸۰۸		
۸۰۹		
۸۱۰		
۸۱۱		
۸۱۲		
۸۱۳		
۸۱۴		
۸۱۵		
۸۱۶		
۸۱۷		
۸۱۸		
۸۱۹		
۸۲۰		
۸۲۱		
۸۲۲		
۸۲۳		
۸۲۴		
۸۲۵		
۸۲۶		
۸۲۷		
۸۲۸		
۸۲۹		
۸۳۰		
۸۳۱		
۸۳۲		
۸۳۳		
۸۳۴		
۸۳۵		
۸۳۶		
۸۳۷		
۸۳۸		
۸۳۹		
۸۴۰		
۸۴۱		
۸۴۲		
۸۴۳		
۸۴۴		
۸۴۵		
۸۴۶		
۸۴۷		
۸۴۸		
۸۴۹		
۸۵۰		
۸۵۱		
۸۵۲		
۸۵۳		
۸۵۴		
۸۵۵		
۸۵۶		
۸۵۷		
۸۵۸		
۸۵۹		
۸۶۰		
۸۶۱		
۸۶۲		
۸۶۳		
۸۶۴		
۸۶۵		
۸۶۶		
۸۶۷		
۸۶۸		
۸۶۹		
۸۷۰		
۸۷۱		
۸۷۲		
۸۷۳		
۸۷۴		
۸۷۵		
۸۷۶		
۸۷۷		
۸۷۸		
۸۷۹		
۸۸۰		
۸۸۱		
۸۸۲		
۸۸۳		
۸۸۴		
۸۸۵		
۸۸۶		
۸۸۷		
۸۸۸		
۸۸۹		
۸۹۰		
۸۹۱		
۸۹۲		
۸۹۳		
۸۹۴		
۸۹۵		
۸۹۶		
۸۹۷		
۸۹۸		
۸۹۹		
۹۰۰		
۹۰۱		
۹۰۲		
۹۰۳		
۹۰۴		
۹۰۵		
۹۰۶		
۹۰۷		
۹۰۸		
۹۰۹		
۹۱۰		
۹۱۱		
۹۱۲		
۹۱۳		
۹۱۴		
۹۱۵		
۹۱۶		
۹۱۷		
۹۱۸		
۹۱۹		
۹۲۰		
۹۲۱		
۹۲۲		
۹۲۳		
۹۲۴		
۹۲۵		
۹۲۶		
۹۲۷		
۹۲۸		
۹۲۹		
۹۳۰		
۹۳۱		
۹۳۲		
۹۳۳		
۹۳۴		
۹۳۵		
۹۳۶		
۹۳۷		
۹۳۸		
۹۳۹		
۹۴۰		
۹۴۱		
۹۴۲		
۹۴۳		
۹۴۴		
۹۴۵		
۹۴۶		
۹۴۷		
۹۴۸		
۹۴۹		
۹۵۰		
۹۵۱		
۹۵۲		
۹۵۳		
۹۵۴		
۹۵۵		
۹۵۶		
۹۵۷		
۹۵۸		
۹۵۹		
۹۶۰		
۹۶۱		
۹۶۲		
۹۶۳		
۹۶۴		
۹۶۵		
۹۶۶		
۹۶۷		
۹۶۸		
۹۶۹		
۹۷۰		
۹۷۱		
۹۷۲		
۹۷۳		
۹۷۴		
۹۷۵		
۹۷۶		
۹۷۷		
۹۷۸		
۹۷۹		
۹۸۰		
۹۸۱		
۹۸۲		
۹۸۳		
۹۸۴		
۹۸۵		
۹۸۶		
۹۸۷		
۹۸۸		
۹۸۹		
۹۹۰		
۹۹۱		
۹۹۲		
۹۹۳		
۹۹۴		
۹۹۵		
۹۹۶		
۹۹۷		
۹۹۸		
۹۹۹		
۱۰۰۰		

۱ مرثیہ

دونو سے جب بسر سے اٹھا کر چھپر کھٹ
بیکس نے بیکسی سے کیا دونوں پر نظر جھک
بعد ایک سال کے وہ دونوں ہوئے تھے جب بڑے
دیکھے حسین سن سے بڑے بھائی کے بھی بڑے

دوڑتے تھے کبھی ٹھہر کے کبھی گرتے تھے
شب تاریک میں وہ چاند سے کچھ لگتے تھے

۲

قید سے چھٹکے نہ راحت کی کبھی صورت دیکھی
شہر سے نکلے تو جنگل کی مصیبت دیکھی

جو مقدر میں ہو وہ جور و جفا دیکھینگے
کیا خبر تھی کہ یتیمی کی بلا دیکھینگے

۳

دل الجھتے تھے بدن سیج پہ تھراتے تھے
رنگ مہتاب سے پھر دونوں کے اڑے جاتے تھے

اور راحت نہ کہیں گیسوؤں والوں کو ملی
امن کی جا وہیں اُن تازہ نہالوں کو ملی

۴

پتے جھونکوں سے ہوا کے جو کھڑکنے لگتے
نتھنے سینوں میں اُنکے دھڑکنے لگتے

یہ تو میں سمجھی کہ آوارۂ وطن ہیں دونوں
کون سے باغ کے تم غنچہ دہن ہو دونوں

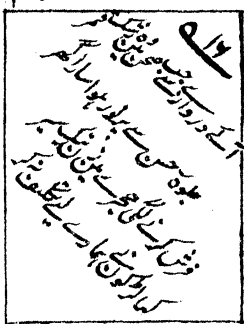

ہائے اس عمر میں بچوں سے نہ مادر چھوٹے
یہ تو بتلاؤ کہ تم باپ سے کیونکر چھوٹے

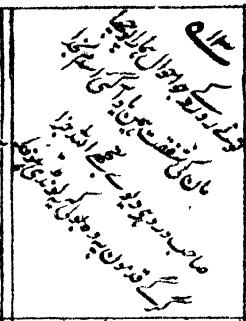

سمجھی میں ہم شرافت کے ستارے ہو تم
ہو غضب مسلم مظلوم کے پیارے ہو تم

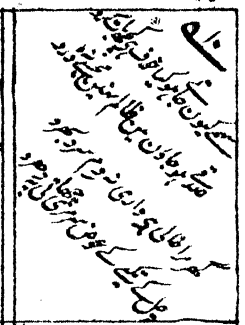

جب سے بابا سے چھٹے رنج و الم سہتے ہیں
اب تو عادت ہو کہ ہم خاک بسر رہتے ہیں

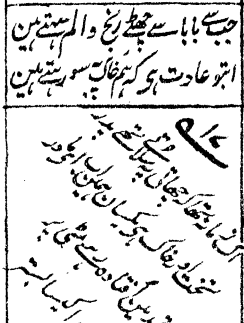

دو دو دن تک نہیں غربت میں غذا ملتی ہو
نہ تو موت آتی ہو نہ امن کی جا ملتی ہو

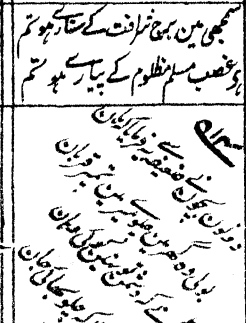

آنے والی ہو بلا جو نہ وہ ٹالے گی کوئی
روک رکھیگا کوئی کیا جو اجل آویگی

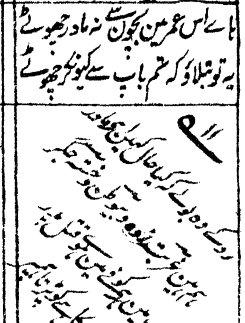

باد ان بحر میں طوفان میں گلے رہتے تھے
ہاتھ تکیے کے عوض سر کے تلے رہتے تھے

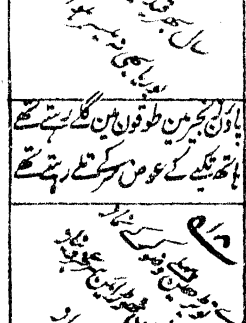

ہو کیا ان بیکسی میں ہر سمت جفا کاروں کی
کون غربت میں خبر لے وطن آواروں کی

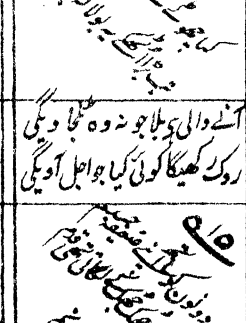

صادق الوعدہ ہیں اک دن سر کام آویگے
ہم اسی طرح تجھے خلد میں لیجاویگے

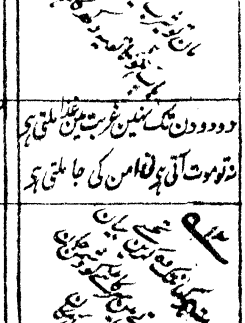

وقت فرصت ہو فریضہ تو ادا ہو دیگا
کسے معلوم ہو کل صبح کو کیا ہو دیگا

۱۹

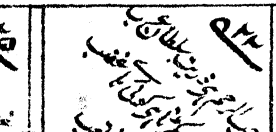

طاعت حق سے ہیں یہ بیکس و مجبور بہت ہی
ہاتھ سے ان کے ہے دونوں کے ضعیف والی
دن تو اور احت سے کٹا رات مصیبت کی آئی
سو گیا بھائی جو سر پر سے یہ سایہ اٹھا

نصف شب تھی جو وہ ملعون بد انجام آیا
نیند یاں آئی وہاں موت کا پیغام آیا

۲۰

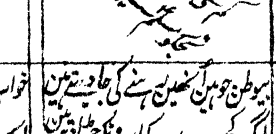

کہتا تھا دل کو یہ خواہش ہے کہ زر ہاتھ لگے
سخت غم ہے کہ نہ مسلم کے پسر ہاتھ لگے

۲۱

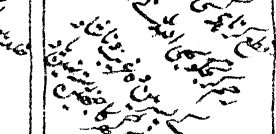

حق تعالیٰ سبھی یتیموں پہ کرم کرتا ہے
کوئی بن باپ کے بچوں پہ ستم کرتا ہے

۲۲

سیوطن جو ہیں انھیں یہ ہنسے کی جا دیتے ہیں
لوگ کچھ دے کے اسیروں کو چھڑا لیتے ہیں

خواب میں سید نولا کو کہا یہ ہنس کر
ابھی بابا کے گلے مل کے گئے ہیں گھر پر

۲۳

لیلے گا جو وہ کونے میں نظر بند رہے
کام وہ کر کہ خدا تجھ سے رضامند رہے

۲۴

در کا خوان ہیں اگر انکو نہیں پاویں گے
ابھی دربار میں سرکار کے لیجاویں گے

۲۵

خواب میں سید نولا کو کہا یہ ہنس کر
ابھی بابا کے گلے مل کے گئے ہیں گھر پر

۲۶

در بدر پھرتے ہیں پر ان کے پائے سلام
دونوں فرزند دریا پہ پاس نے سلام

۲۷

ماں کا دیدار میسر نہ دوبارا ہوگا
کوچ اب صبح کو دنیا سے ہمارا ہوگا

۲۹
پوچھا مادر سے یہاں آہ و بکا کس کی ہے
گھر کے حجرے میں یہ رونے کی صدا کس کی ہے

۳۰
دونوں بچوں پہ جھکا تیغ جفا جو کڑکے
ایک کے ہاتھ اور ایک بھائی کے گیسو پکڑے

۳۱
پوچھا جو بدبخت یہ کر ظالم مدخواہ نے
کس کے اک رسی میں آدی دونوں کے بازو باندھے

۳۲
دونوں معصوموں کو کھینچے لیے جاتا تھا وہ
ملتیں کرتی تھی پر رحم نہ کھاتا تھا وہ

۳۳
خاک پر کر کے پکاری کہ میں واری یہ بچو
حق کو سونپا تمہیں بخصت ہے ہماری بچو

۳۴
پھینک کر نہر میں لاشوں کو ستمگار چلا
دونوں سر جانب سے لیکر سوئے دربار چلا

۳۵
در کے کھلتے ہی عجب طرح کا عالم دیکھا
ایک گھر میں مہ و خورشید کو باہم دیکھا

۳۶
آنکھ اٹھائے تھے جدھر موت نظر آتی تھی
اب یقین ہو کہ قضا یہ ہی کے آنے والی

۳۷

ساری صحبت نے جو آنکھوں سے بہائے آنسو
چشمہ حاکم سے بھی اُس دم نکل آئے آنسو

۳۸

کہا ظالم نے کہ دشت سے مرے جاتے تھے
ضعف سے ہاتھوں کو جوڑے ہوئے تھرّاتے تھے

۳۹

پاؤں پیچھے نہ کسی بھائی کا ہٹتا تھا
دو دلاور تہ شمشیر سے اک ایک لپٹ جاتا تھا

۴۰

شیر حق بیٹتے تھے فاطمہؑ چلاتی تھی
ہائے بچوں کی برابر سے صدا آتی تھی

۴۱

حشر تک ماتم شاہ دو جہاں تازہ ہے
گو کہ کہنہ ہے یہ مضموں پہ بیاں تازہ ہے

ہلاں میں ظلم کو بیکس پہ آسمان رہیگا
زمیں پہ کوئی نہ ظالم کا مہربان رہیگا
ہوا بھی گل پہ چلے اور بلبلوں پہ عتاب
جو سر کو کاٹ کے نیزے پہ تو سنان رہیگا
جلیں چراغ کہ ظلمت نہ خاندان میں ہو
وہ دور یاد میں ہر شخص کو جہان رہیگا
لگا کے آگ جلا کر جو خاک کر دیں گے
تو ان کے گھر پہ نہ کوئی بھی سائبان رہیگا
کسی کا ظلم نہ ہرگز رہیگا دنیا میں
کہ ظلم کرکے ستم گر کہاں امان رہیگا
ظالم کا ظلم نہ ہرگز رہیگا دنیا میں
کہ ظلم کرکے ستم گر کہاں امان رہیگا
ظالم کا ظلم نہ ہرگز رہیگا دنیا میں
کہ ظلم کرکے ستم گر کہاں امان رہیگا
ظالم کا ظلم نہ ہرگز رہیگا دنیا میں
کہ ظلم کرکے ستم گر کہاں امان رہیگا
ظالم کا ظلم نہ ہرگز رہیگا دنیا میں
کہ ظلم کرکے ستم گر کہاں امان رہیگا
ظالم کا ظلم نہ ہرگز رہیگا دنیا میں
کہ ظلم کرکے ستم گر کہاں امان رہیگا

۱

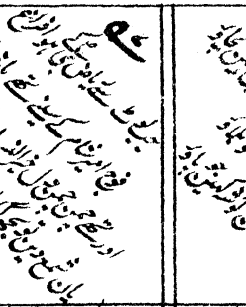

عالم کا بادشاہ شہید آج ہو گیا
کنبہ رسول پاک کا محتاج ہو گیا

۲

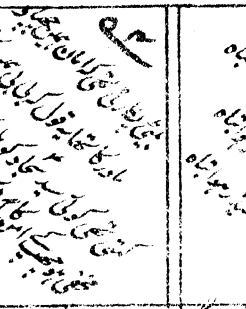

موتی سے اشک پانی سے بچہ رونے لگے تھے
تلوار میں منگی دیکھے بچے دہلنے لگے تھے

۳

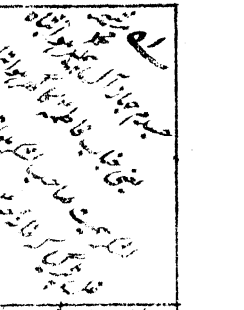

آل رسول کو تو غم و رنج و طیش تھا
واں صحبتیں تھیں جشن کی ساماں عیش تھا

۴

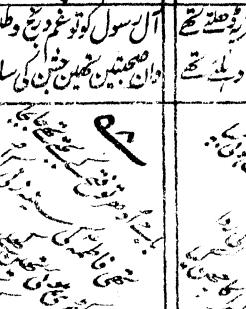

کبرا کا اور سکینہ کا رونا رلا لو
سر سے علی کی بیٹی کے چادر اتار لو

۵

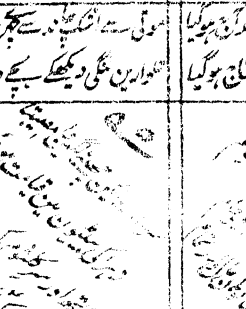

بچوں کے دل دکھا کے اگر کوئی جائے گا
پہلے سے بد طمانچے سکینہ کو مار کر

۶

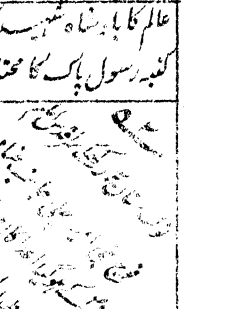

سنیوں سے سب کے آنسوؤں کے شعلے نکلتے تھے
خیمے بھی جل رہے تھے کلیجے بھی جل رہے تھے

۷

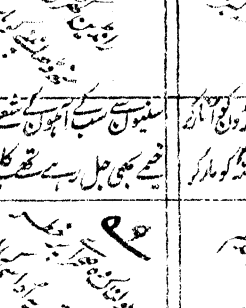

آسودم زمین بھی پاؤں کے نیچے سے ہٹتی تھی
مادر سے بیٹی بیٹی سے مادر لپٹتی تھی

۸

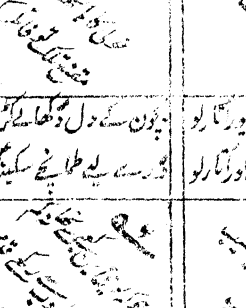

جو سنگدل خلق تھا وہ دسنگیر تھا
پوتا علی کا طرہ دستار میں اسیر تھا

۹

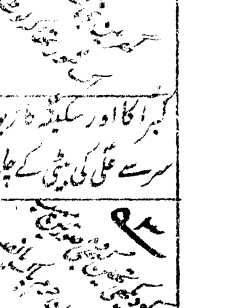

جاتی تھی آسمان پہ صدا شور و شین سے
اور زمین سے آتی تھی ہر دم حسین کی

۱۰

[illegible]

خبر سے فوج لخت دل فاطمہ ہوا
لے پنجتن کا روز دہم خاتمہ ہوا

۱۱

[illegible]

پھولا پھلا رسول کا گلزار مٹ گیا
جس سے تجھے خلش تھی سو وہ خار مٹ گیا

۱۲

[illegible]

ہنگام عصر قتل کا قاتل پدید تھا
فرزند فاطمہ کا گلا زیر تیغ تھا

۱۳

[illegible]

قیدی ہین سارے ایک سے سر پر دا نہین
اب تک کسی جوان کو کفن بھی ملا نہین

۱۴

[illegible]

لے آؤن تیر کر کے انھین یا رہا کروان
یا گردنین کٹون کی خوشی سے جدا کروان

۱۵

[illegible]

اور عرش کی حضور کا اقبال در ہوا
قتل عمر کو شہید علی کا پسر ہوا

۱۶

[illegible]

بیعت نہ کی تو حلق سے تیغ جفا ملی
ہمپر خروج کرنے کی آخر سزا ملی

۱۷

[illegible]

اقبال سے ہوا کہ فتح مین ہوا شتاب
فیروز جنگ سے ہوا ان پر عتاب

۱۸

[illegible]

ڈنکا ہمارے نام کا اب ہر زبان مین
نوبت بجا مین فتح کی ہفت آسمان مین

۱۹

حاکم کے حکم سے نہ کوئی سرکشی کرے
اُسکی یہی سزا ہے جو لشکر کشی کرے

۲۰

صبح ہو کہ کسطرح دل انسان کو کل پڑے
تھا گر یہ سنگدل مگر آنسو نکل پڑے

۲۱

قاصد کسی کو آج نہ دکھلائیگا وہ خط
کل مسجدوں میں پڑھا جائیگا وہ خط

۲۲

سب سے بیشتر ہے لوگ جو سربازار اٹھ گئے
دوکانیں بند کر کے دکاندار اٹھ گئے

۲۳

خل تھا کہ دیکھیں کیا خبر شاہ آتی ہے
روضے پہ مصطفے کے اُداسی چھا رہی ہے

۲۴

ہر سانحہ غریب محمدؐ کے لال کا
دفتر کھلیگا صبح کو سرور کے حال کا

۲۵

ہر چند کچھ خبر نہ تھی زہرا کے جائے کی
آتی تھی ہر دو سے صدا بابا کے کی

۲۶

فرزند مصطفے کے ایکانوں کی خیر ہو
یارب بتول زادوں کی جانوں کی خیر ہو

۲۷

ہندل سے مانگ پر دن سے گودی بھری رہے
یارب بتول پاک کی مہندی ہری رہے

۱۲۹

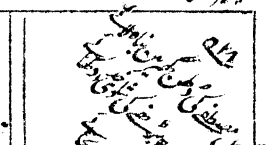

۱۳۰

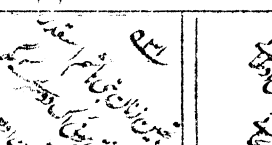

۱۳۱

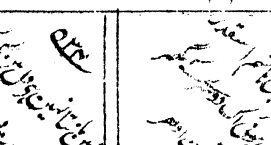

۱۲۹

بیتی رہے جہین کے سایہ مین چین سے
خالق اُسے ادا کرے کہ اُس کے دین سے

۱۳۰

کچھ تہہ حال قبلہ دیا دین کھلا
مضمون خط کسی پہ کھلا یا نہین کھلا

۱۳۱

دل کو نہین اُمید کہ وصل حسین ہو
خط بھی کوئی لا کے دکھا دے تو چین ہو

۱۳۲

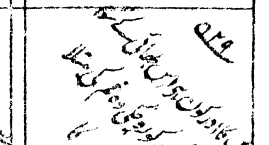

۱۳۳

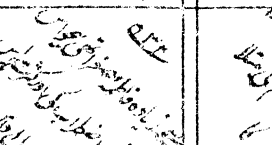

۱۳۴

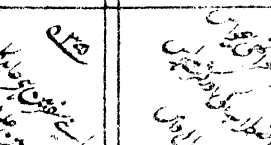

۱۳۲

آباد و شاد خلق کی شہر و بان رہین
آل نبی کے گھر مین سدا شادیان رہین

۱۳۳

کتنی تھی بان فاطمہ زہرا کی خیر ہو
مرتضی علی مرے بابا کی خیر ہو

۱۳۴

صدقے تجہ پہ جون سے کیا بھلا لگے
وہ تندرست ہون تجھے اُنکی بلا لگے

۱۳۵

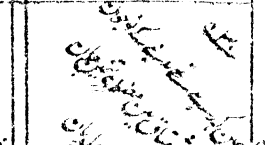

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۵

اسکی خبر نہین کہ جہان سے گذر گئے
اٹھارہ برس ہین سنان اٹھا کے مر گئے

۱۳۶

بیٹھا تو نے کونسی تری انسانی ہے
گر خیریت ہے وان تو خبر کیون چھپائی ہے

۱۳۷

ہی ہی یہ بیقراری دل بے بہت نہین
ہانی مسافرون کی مرے خیریت نہین

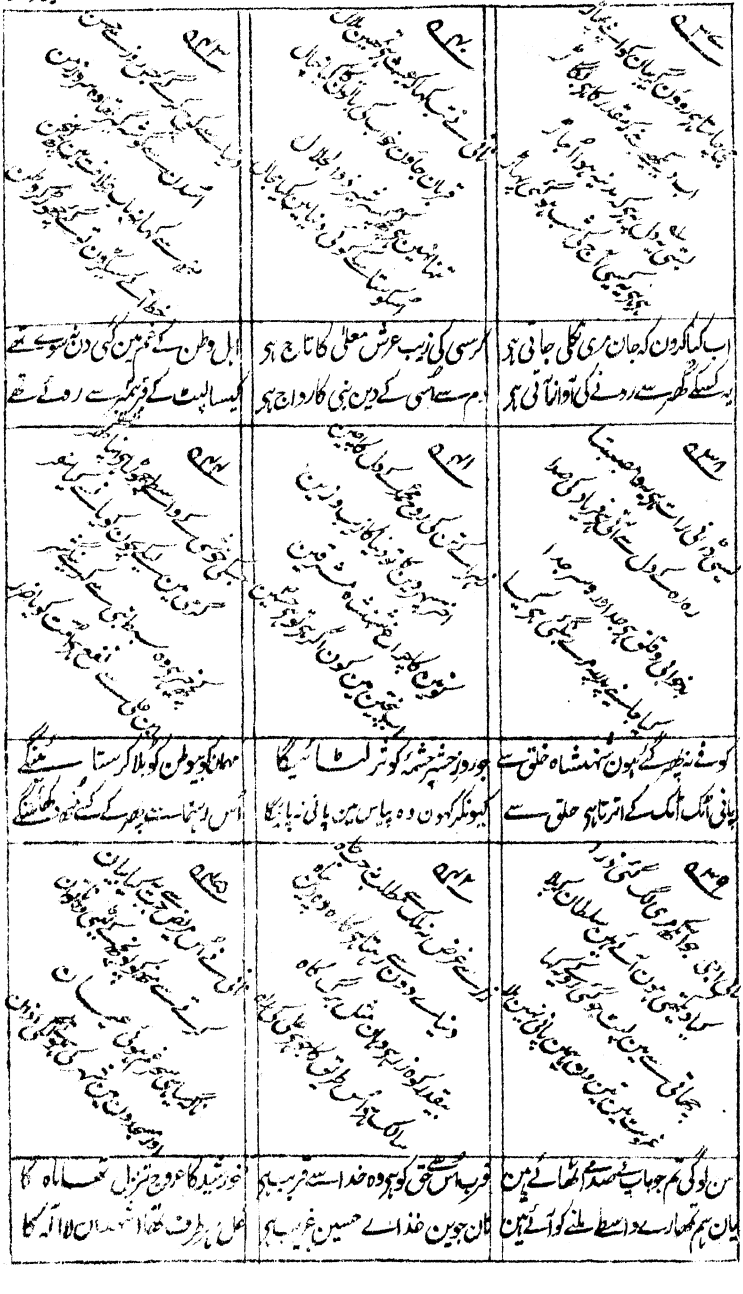

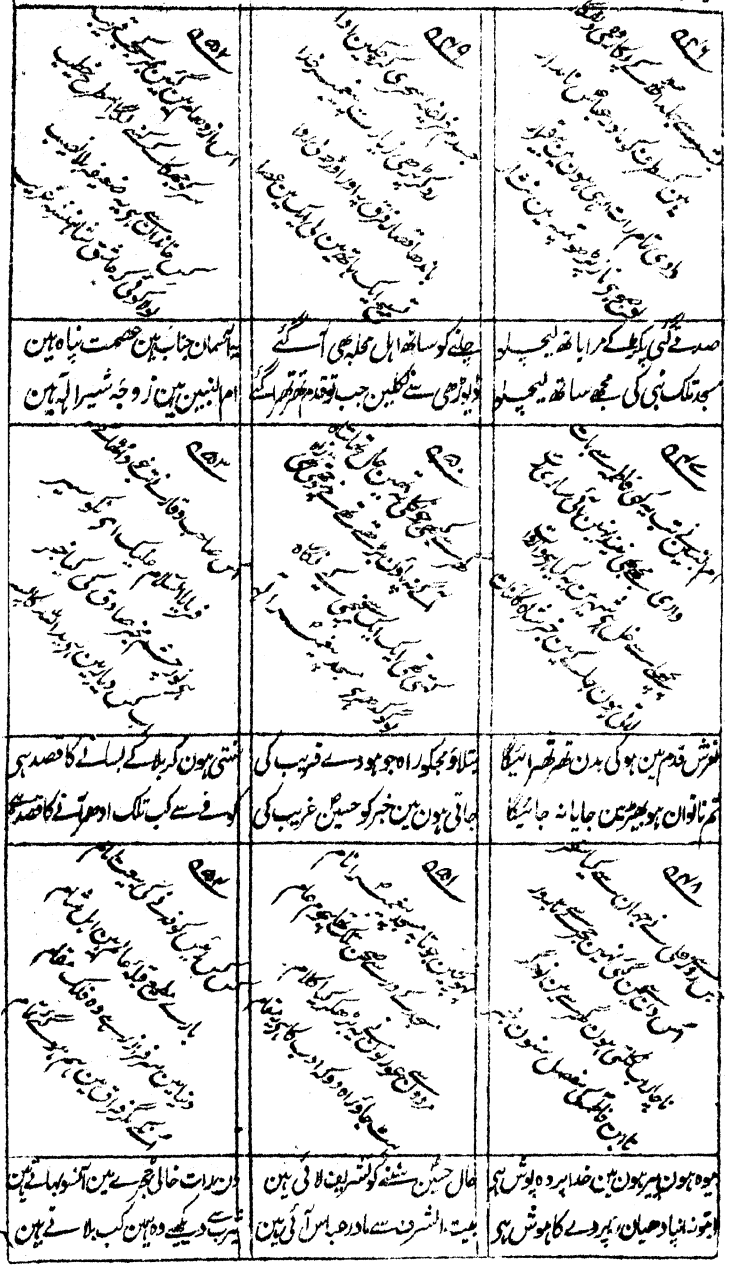

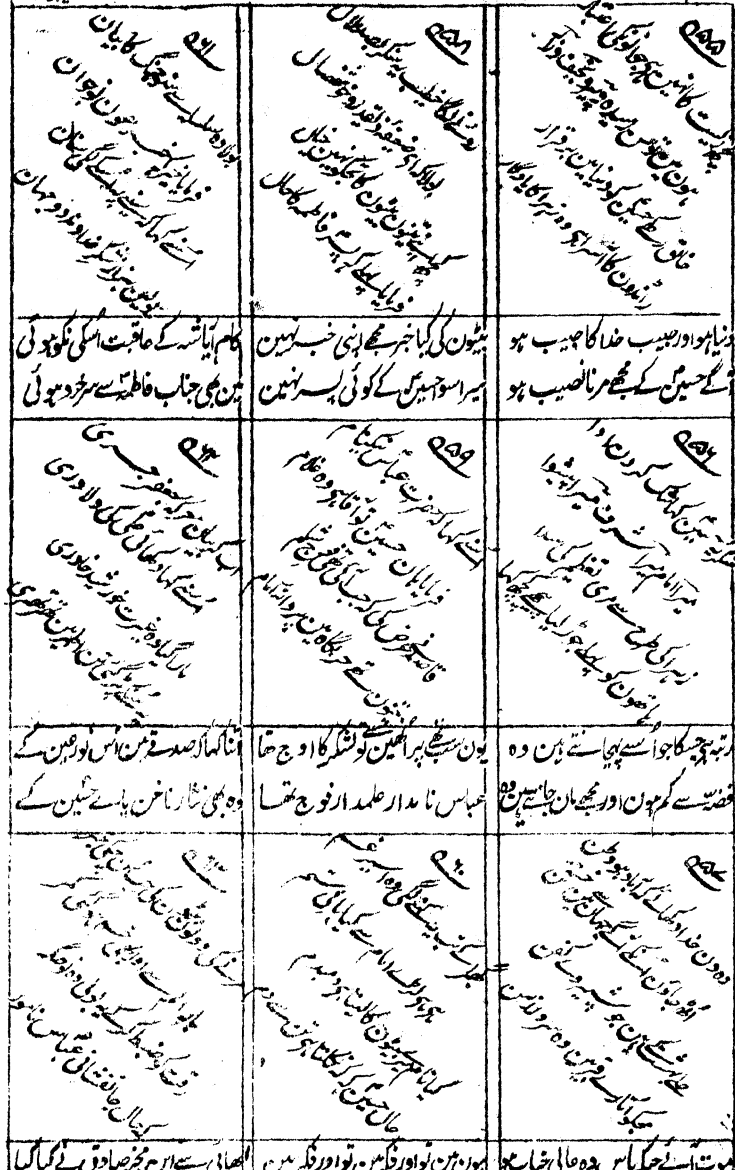

۶۴

۶۷

۷۰

۶۵

۶۸

۷۱

۶۶

۶۹

۷۲

۸۱۷

ہیبت سے جس کی رستم دستان بے خبر
اسپ گراں کے بیچ میں ہیں جوہر اصل کیا
دانتوں کی ریشہ کاری قرآن و جدول
پیکر میں سنگ مرمر کا کام ہے کیا کیا

۸۱۸

ناقہ سے تیز دوڑ کے گلدار لے اڑا
حسن و کمال و علم و ہنر سب کو دے اڑا
تھے اس طرف تو آپ کے جانباز آشنا
اس پار ان کو لے گیا جی ہی نہ دے اڑا

۸۱۹

ہر شہسوار کے لیے ہے ایک ایک ساتھی
چار آئینے میں عکس سے ہیں آٹھ چار ہاتھی
ہر فیل کا ہے ایک ہی انداز ایک ہی رنگ
ہیں ایک ہی قطار کے سب ایک ہی قطار ہاتھی

۸۲۰

موتی سماعتوں نے اسی کارے تھے
تو ان میں کھنچے خنجر سے تلے ہوئے
دندان تھے وہ گوش خدا کے ستارے تھے
اس فوج میں ہزار علم تھے کھلے ہوئے

۸۲۱

دانتوں میں ملمع خوشنما دیتے ہیں نور
سونے کی ہیں عماریاں ہیرے کا ہے ہودج
جیسا ہو جس کو دیکھیے ایسا ہے دل فگار
ہر ایک ہے زرہ بکتر ہر ایک ہے مغفر
اس شکل سے ہزار میں یہ ہاتھی کھلے ہوئے
ہر ایک ہے سپاہ کا ہر ایک ہے لشکر

۸۲۲

گردن گلے کے حسن سے دشمن وبال تھا
آنکھوں کو رکھ لیے تھے قدم اس جناب کے
ابرو سے پیرہن کا گریباں ہلال تھا
حلقے تھے چشم حور کے حلقے رکاب کے

۸۲۳

ناقہ کا زور رستم دستان بے خبر
ہیبت سے جس کی رستم دستان بے خبر
جو وہ جس نے شیر نر پنجہ ملا سکے
سیدان میں سامنا جو ہوا تیغ و تیر کا
دکھلایا کس طرح سے اثر میرے شیر کا
قبضوں سے سرکشوں کی کمانیں نکل گئیں
ترکش سے تیر تیغ سے جانیں نکل گئیں

۸۲۴

ساعد کا زور رستم دستان بے خبر
ہیبت سے جس کی رستم دستان بے خبر
جو وہ جس نے شیر نر پنجہ ملا سکے

۸۲۵

ناقہ کا زور رستم دستان بے خبر
ہیبت سے جس کی رستم دستان بے خبر
جو وہ جس نے شیر نر پنجہ ملا سکے

۹۹۱

اسکو جواب دے یہ کسی کو نہ ہوش تھا
فرزند مرتضےٰ کو شجاعت کا جوش تھا

۹۹۲

دریائے فہم ہوں غضب ذوالجلال ہوں
میں بھی کنندۂ درِ خیبر کا لال ہوں

۹۹۳

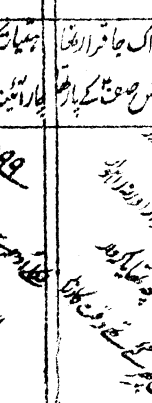

تیغوں کی دشمنوں کی چمک گرد ہو گئی
اٹھا غبار یہ کہ زمین زرد ہو گئی

۹۹۴

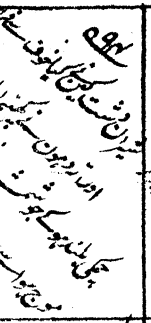

جلوہ کیا جلالِ خدائے جلیل نے
ٹھہرا کے پرچمیٹ لیے جبرئیل نے

۹۹۵

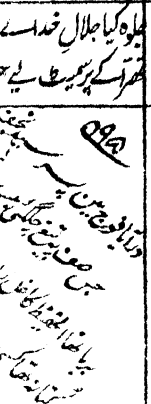

گھوڑے کو مثلِ برق نہ اک جا قرار تھا
اس صف میں تھا کبھی کبھی اُس صف کے پار تھا

۹۹۶

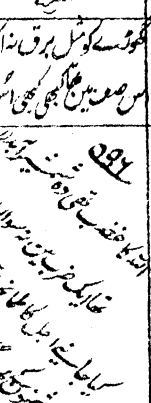

سر کو خیار تر کی طرح کاٹتی تھی وہ
تیزے کو نیشکر کی طرح کاٹتی تھی وہ

۹۹۷

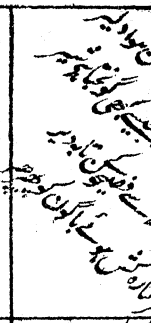

ٹھہری زمین پہ نہ کرّار ہوا پر
تھا کب گراں زمین پہ قنبر سوار پر

۹۹۸

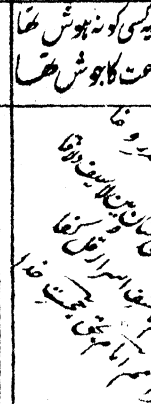

ہتیار تک شکستہ میں آوارہ ہو گئے
پیکر آئینہ بھی شیشۂ صد پارہ ہو گئے

۹۹۹

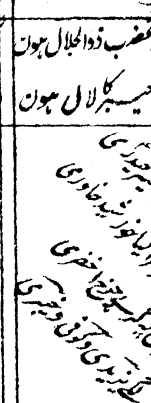

دوزخ کی سرکشوں کے عناصر میں آگ تھی
پیاروں کو پنجتن کے گھرانے سے لاگ تھی

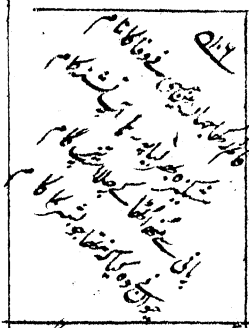

ایک ایک تو نہ روک سکا اُس دلیر کو
دو دن رہا وہ بے علف و دانہ رہگیا

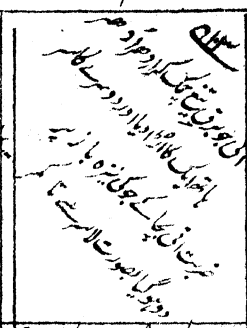

چوتھا بھی خاک پر اُسی ضربت کے ساتھ تھا
سر تھا نہ سر تھانہ گمان بھی نہ ہاتھ تھا

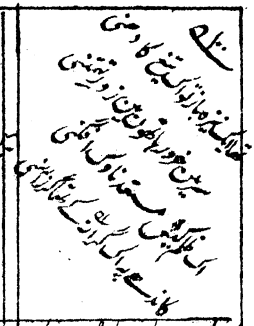

چاروں کمین چھپکے رہا دور نہ جا لیا
غصے میں آ کے شیر نے چھپہ بنا لیا

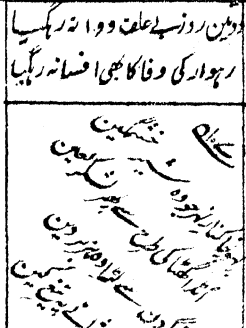

جان پہنے وار کر وا اگر عزم جنگ ہی
بہتر کریں یہ اپنے گھر اپنے کا ننگ ہی

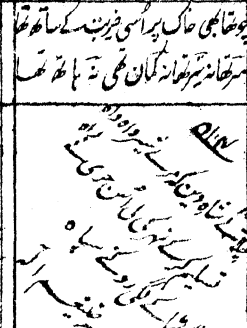

کھوڑا صفوں کو پھاند کے سن سے نکل گیا
مطلب اُس تھا کہ لڑکے کے تن سے نکل گیا

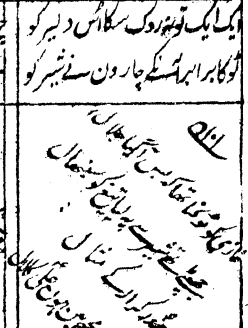

شاہان حضفری مرے حقے میں پانی بھرے
ہاں دست چپ میں قوت شہ کرشمانی ہے

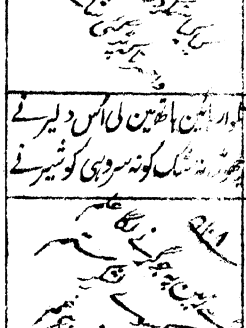

تلوار ہاتھ میں لی اُس دلیر نے
چھوڑا نہ شک کو نہ سر وہی کو شیر نے

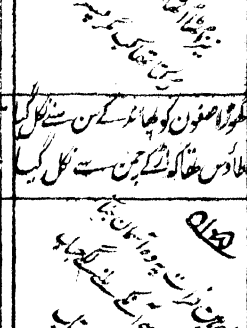

ہم لخلخہ فاکا دل حق شناس پر
رونا تھا زار زار اسیکے ہراس پر

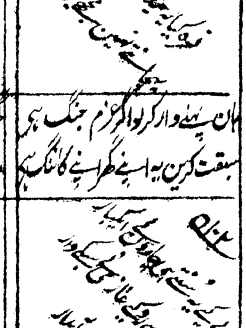

ہاں دست چپ میں قوت شہ کرشمانی ہے

۱۰۹

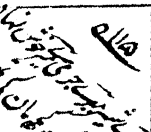

جینے کا لطف بسط پیمبر کے ساتھ ہے
یہ مشک یہ علم نور کے سر کے ساتھ ہے

۱۱۰

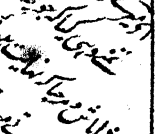

جھولی نہ مشک دامنوں اس گرد وار میں
گھوڑے سے گر کے شیر سے تڑپے کچھار میں

۱۱۱

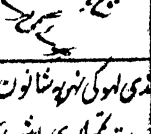

بھائی سے ایسے لپٹے کہ سب جانیں رہ گئیں
منہ رکھ کے پائے ناقہ پہ عباس مر گئے

۱۱۲

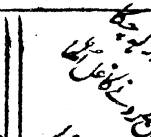

بیٹا گلا ہین کرتی تھی مجھ نور عین کا
تقصیر میری بخشدے صدقہ حسین کا

۱۱۳

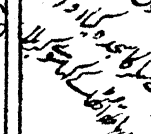

تمسا کسے زمانے نے ان دو رحیف ملا
واری تمھارے نام سے مجکو شرف ملا

۱۱۴

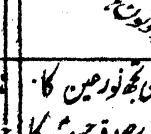

ہوں میں بہشت مین رہنے کو گھر ملے
ہاتھون کے بدلے تم کو جو اہر کے پر ملین

۱۱۵

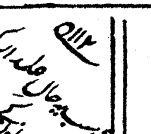

مذی لہو کی نہر پہ شانون سے بہ گئی
حسرت تمھاری لاش پہ ہونے کی رہ گئی

۱۱۶

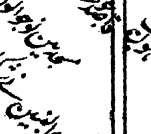

بھاروں طرب کے فوج ستم کا دور ملا
طاقت دلی کمر مین نہ آنکھون مین نور ملا

۱۱۷

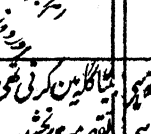

کہا بڑھ کر ہاتھ نہ قبضے پہ دھرنے پایا

۱۱۸

[illegible]

ایسا کہون کہ دفتر عالم الٹ گیا
پیاسا گلا حسینؑ کا خنجر سے کٹ گیا

۱۱۹

[illegible]

ٹپکے جو خشک لب سے زمین پر لہو کے لال
پھینکے نمازیون نے عمامے زمین پر

۱۲۰

[illegible]

اک مرثیہ حسینؑ کا افسانہ ہو گیا
رفعت سے گھر حسینؑ کا عزاخانہ ہو گیا

۱۲۱

[illegible]

تابوت لباس بھی نہ کسی کے بدن میں تھا
گلگشا کی بیٹی کا بازو رسن میں تھا

۱۲۲

[illegible]

سب تکتے تھے تڑپتے جسم مبارک میں جا بجا
خنجر میں آنون میں تھی نہ سر پر عمامہ تھا

۱۲۳

[illegible]

سید کے حال پر نہ کوئی رحم کھاتا تھا
نیزے پہ سر حسینؑ کا آنسو بہاتا تھا

۱۲۴

[illegible]

صغرا کی یاد سے کہ پدر کا وہ غم کی جنس
صغرا حسینؑ کی تھی وہ صغرا حسینؑ کی

۱۲۵

[illegible]

بی بی تیم ہو گئین تم مر گئے حسینؑ
ماتم کی صف بچھاؤ تقاضا کرے حسینؑ

۱۲۶

[illegible]

کتنی ہے طبع لاگھ اگر ذی کمال ہو
کیا ہو سکے خیال مین جب اختلال ہو

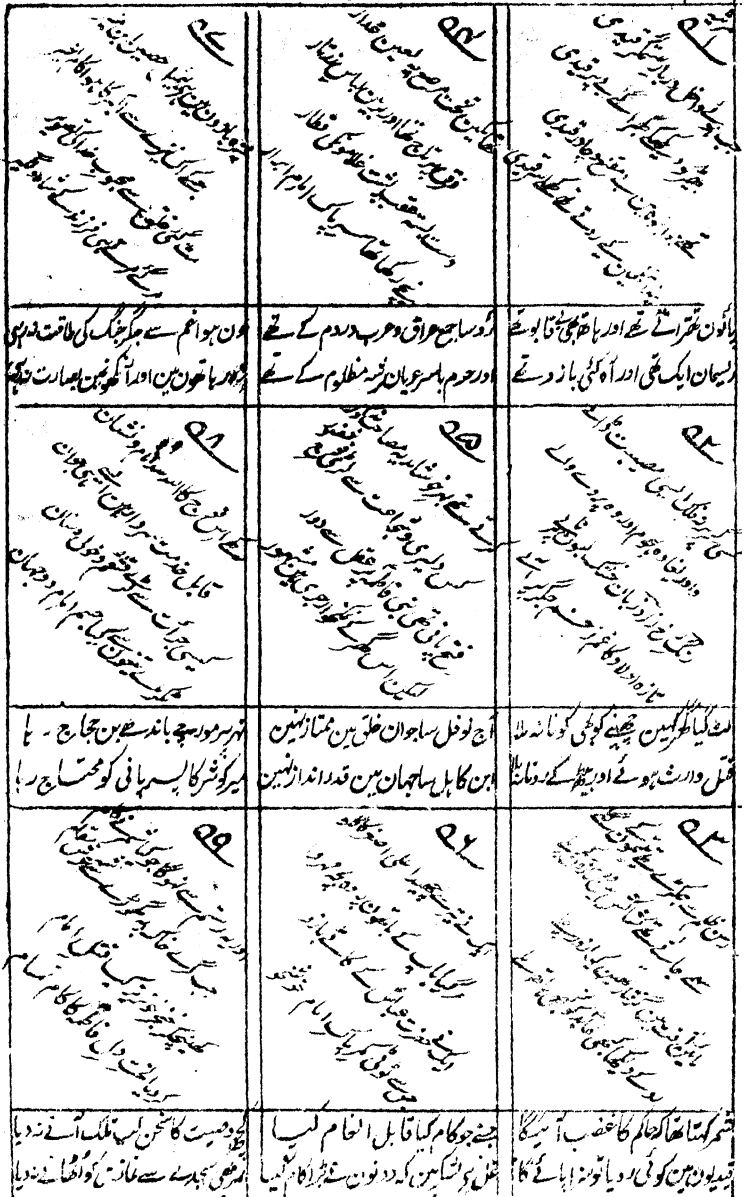

۲۱

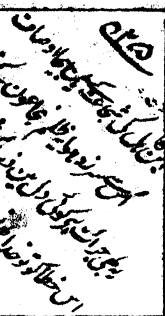

۲۲

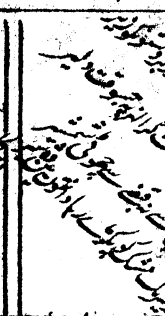

۲۳

ایک ہی حملے مین سب گر پڑے ہوا روں سے
پھینے جی فوج ستم سے نہ لڑائی چھوٹی

پھر سے اُستے دل تسیر خمیدا سے
مرگئے پر بھی نہ دریا کی ترائی چھوٹی

۲۴

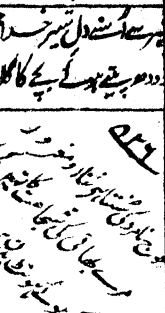

۲۵

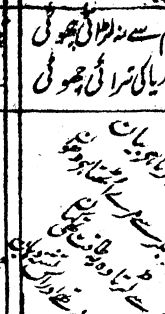

۲۶

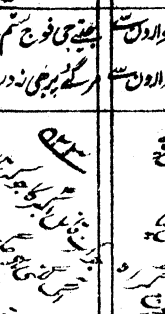

فوج جب کٹتے ہین جب فتح کی جا ہوتی ہی
یہ غلط ہی کہ اُسی نے اسے بھالا مارا

جنگ مین بیچ کسی پر بھی پڑا ہی ایسا
بھاگے اکثر ہین یہ سب جنکی بنا ہوتی ہی
گرز رکھا کر جو لگا کرنے تو نیزا مارا
تین دن کا کوئی پیاسا بھی لڑا ہی ایسا

۲۷

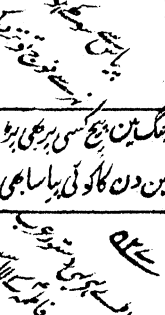

۲۸

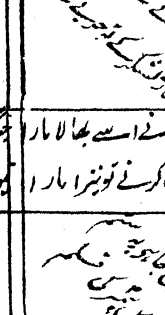

۲۹

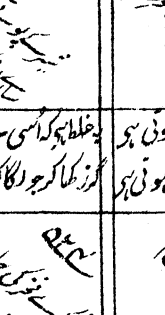

سب کے آخر اسے ظالم نے جفا سے مارا
پنجے سے کیا علی اکبرؑ کا گلا کاٹا ہے
پڑھ کے جھانی پہ جو سر سے اُتارا تو کیا
اٹھ تلوار کا شانے پہ خفا سے مارا
تو نے دانستہ پیمبرؐ کا گلا کاٹا ہے
بلکہ دو لاکھ نے گر ایک پہ مارا تو کیا

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۲۳۷

[illegible]

[illegible]

۲۳۸

[illegible]

[illegible]

۲۳۹

[illegible]

[illegible]

۲۴۰

[illegible]

[illegible]

۲۴۱

[illegible]

[illegible]

۲۴۲

[illegible]

[illegible]

۲۴۳

[illegible]

[illegible]

۲۴۴

[illegible]

[illegible]

۲۴۵

[illegible]

[illegible]

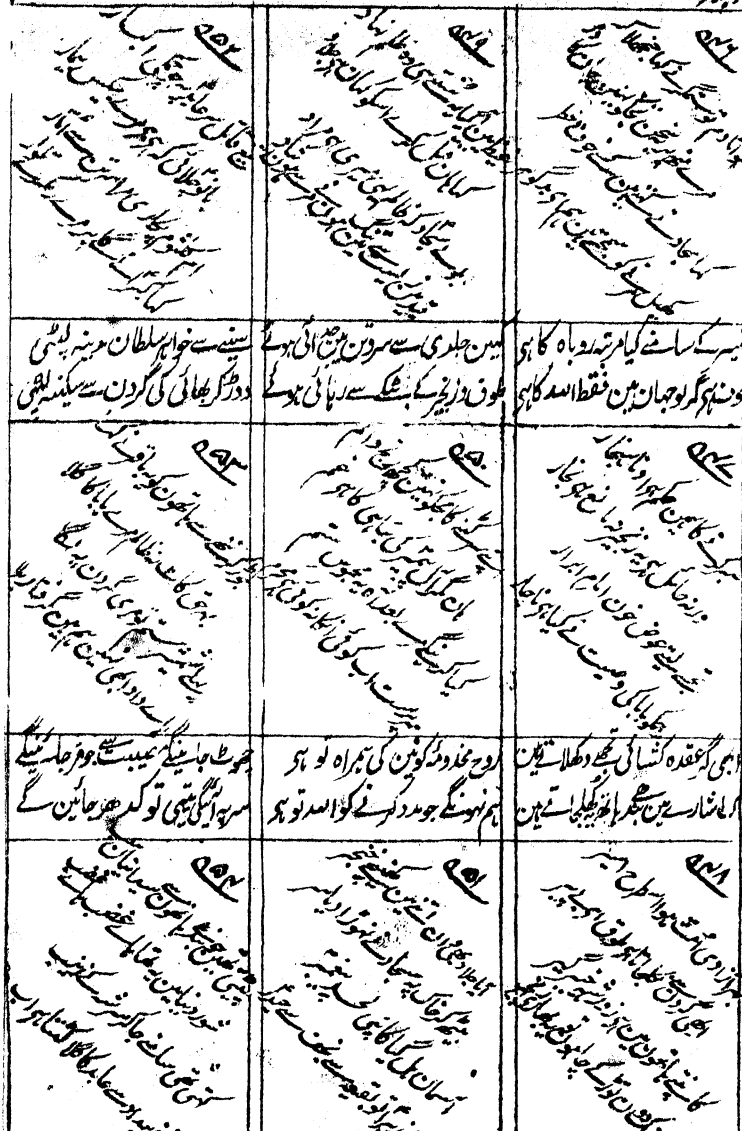

رباعی

اے جگر بند رسول دوسرا آدم کہنی
۲۰ مرد میدان کرد و غرا آدم کہنی
وقت امداد ہوا دعوہ کرنا آدم کہنی
شیطان اشقی لعین یا شبر خدا آدم کہنی

ہتھیار ہتھوں پہ گر فاروں کے دم آیا ہو پچے
آئی آواز اللہ کی ہم آیا ہو پچے

رباعی

بان کرا لاتحزن سے قائل سکینہ ہیں بیجم
نانا نے تک تک کے بوسے لیے تھے ہر دم
تخت پہ جا سکے گرا اور پکارا در کر
بیٹا چچا کے آئے ہیں جناب شبیر

ہوئے ہر کھوئے ہوئے فاطمہ چلائی ہو
صاف انھوں کی محمد کے صدا آئی ہو

رباعی

ہے ہے نہ بابا سے نہ قاسم سے نہ اکبر سے
جیتا نہ رہا کوئی عزیز اس گھر سے
بیٹا نہ بھتیجا نہ بھانجا نہ برادر
بیٹھی ہوں اکیلی میں لٹا کر سب کو

رباعی

ہے ہے نہ بابا سے نہ قاسم سے نہ اکبر سے
جیتا نہ رہا کوئی عزیز اس گھر سے
بیٹا نہ بھتیجا نہ بھانجا نہ برادر
بیٹھی ہوں اکیلی میں لٹا کر سب کو

قسم

ناموں اصغر کی سکینہ کی نہ بیاہ
عرض کی نہ شہ بانو نے بیاہ
خطبہ ہوئی نہ کبری نہ سکینہ کا بیاہ
فاطمہ نہ زینب نہ علی اکبر کا بیاہ

قسم کرتا ہوں تمہارے ماتھوں کے سہاگ کے لیے
فتنہ آئے ہیں عابد کے بچانے کے لیے

قسم

تخت خوں سے بھر گیا کٹا ہاتھ علم
سوکھے ہونٹوں سے کہے ہائے ہوئی تیں ظلم
دل پہ ہوتی ہے غم و رنج و الم کا ہجوم
نزع کا وقت ہے کہتے ہیں خدا سے قیوم

یہ تری نظم قبول شہ عادل ہوئے
تیرے نخل تمنا کے ثمر حاصل ہوئے

جسکا میسر آنا دشوار تھا حالات و قصص انبیا مین بروایات صحیحہ مذہب اثنا عشریہ تصنیف عالم ربانی ملا محمد باقر بن محمد تقی المجلسی الاصفہانی کہ جو تین جلد ہین ہے منجملہ انکے جلد اول مین احوال حضرت علی پیغمبا علیہ السلام سے تا حضرت عیسی علیہ السلام مع قصص حضرت دانیال و حضرت یونس و اصحاب کہف اور اصحاب اخدود و حضرت جرجیس و اخیار غیر پیغمبران بنی اسرائیل و بعضے بادشاہان اہل زمین تا قصہ ہاروت و ماروت مشرح اور مفصل لکھا ہے۔

جلد ثانی۔ کہ جملہ نوادر کتب سے نہایت بسط و طولانی مفصل بر احوال سعادت اشتمال جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ از طور ولادت و نشات و جملہ معجزات و غزوات و سائر واقعات و عجائبات و غرائبات تا فضائل بعضے از اصحاب کرام ذوی الاحترام

جلد ثالث۔ یہ بیان اہلبیت و اثبات امامت بدایکہ ائمہ اثنا عشر صلوات اللہ علیہم یہ مراہین و نصوص قرآنی و احادیث سرور دو جہانی۔

بنا بر الاسلام فی احکام الصیام یہ کتاب فیض انتساب زبان فارسی تصنیفات عالم علوی جلی و خفی حجۃ الاسلام مجتہد العصر و الزمان جناب مفتی مولوی سید محمد عباس صاحب لکھنوی ہے یہ اس کتاب لاجواب مین روزہ دارون کے مراتب اور ثواب اور روزے کے آداب نہایت بسط اور مفصل تحریر فرمائے ہین اور روزہ عورتونکی شقاوت اور خیانت کو کس خوبصورتی سے بیان فرمایا ہے جسکے پڑھنے سے ماہ رمضان المبارک کی عظمت و جلالت اور روزہ دارون کی قدر و منزلت صاف صاف معلوم ہوجاتی ہے احادیث صحیحہ سے جناب مصنف نے ہر فقرہ کا ثبوت دیا ہے اور دلائل و نقلی و نصوص قرآنی سے صوم اور صائم کی عظمت ظاہر فرمائی ہے الغرض یہ کتاب سراپا فوائد بے نظیر ہے۔

عین الیقظا۔ معروف بہ وہ مجلس۔ یہ کتاب بسط مذہب امامیہ کے و بیان حالات شہدائے کربلا و شہادت سید الشہدا جناب امام حسین علیہ السلام نہایت عمدہ اور مستند ہے مجالس مین جسوقت اس کتاب کے مضامین ذاکر پڑھتا ہے سامعین کو سینہ کوبی سے غش آتا ہے الغرض یہ کتاب نہایت عمدہ ہے۔

طرد المعاندین۔ تصنیف جناب مولوی سید حسین صاحب المعروف بجناب میرن صاحب مغفور یہ کتاب مذہب امامیہ کی نہایت عمدہ ہے۔

حلیۃ العرائس۔ یہ صاحب بزبان اردو فقہ مین باسمی ہے اسمین عورات کے مسائل فقہ جو روزمرہ کے کارو آمد ہین صاف صاف اور مشرح لکھے ہین اگرچہ یہ رسالہ مختصر ہے مگر فوائد عظیم مترتب مین جامع عباسی تذکرۃ الصلوات وغیرہ کتابین اکثر عورات کو پڑھائی جاتی ہین لیکن بعض بعض باتین اسمین اس سے زیادہ ہین اور عبارت علم صرف نہایت سلیس ہے اور

جسکا مصنف نے شوار تھا حالات و قصص انبیا میں
بروایات صحیحہ مذہب اثنا عشریہ تصنیف عالم ربانی
ملا محمد باقر بن محمد تقی المجلسی الاصفہانی کو جو تین جلد
میں ہے منجملہ انکے جلد اول میں احوال حضرت علی
نبینا علیہ السلام سے تا حضرت عیسی علیہ السلام مع
قصص حضرت دانیال و حضرت یونس و اصحاب کہف
اور اصحاب اخدود و حضرت خضر و عیص و اخیار غیر پیمبران
بنی اسرائیل و بعضے از ملوک ایران و اہل زمین تا قصہ ہاروت
و ماروت مشرح اور مفصل لکھا ہے۔

جلد ثانی۔ کہ جملہ نوادر کتب سے نہایت بسط و طول کے
ساتھ مختص بر احوال سعادت اشتمال جناب سرور کائنات
حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ از ظہور ولادت
و بعثت و جملہ معجزات و عزوات و سائر واقعات
و عجائبات و غرائبات تا فضائل بعضے از اصحاب
کرام ذوی الاحترام

جلد ثالث۔ یہ بیان اہلبیت و اثبات امامت
بدائمہ اثنا عشر صلوات اللہ علیہم یہ مراہین و نصوص
قرآنی و احادیث سرور دو جہانی۔

بنا بر الاسلام فی احکام الصیام یہ کتاب
فیض انتساب زبان فارسی تصنیفات عالم علوی
جلی و خفی حجۃ الاسلام مجتہد العصر و الزمان جناب
مفتی مولوی سید محمد عباس صاحب لکھنوی ہے جو
اس کتاب لاجواب میں روزہ داروں کے مراتب
اور ثواب اور روزے کے آداب نہایت مبسوط
اور مفصل تحریر فرمائے ہیں اور روزہ عورتوں کی

استفادت اور حیثیات کو اس خوبصورتی سے
بیان فرمایا ہے جسکے پڑھنے سے ماہ رمضان المبارک
کی عظمت و جلالت اور روزہ داروں کی قدر
و منزلت صاف صاف معلوم ہو جاتی ہے احادیث
صحیحہ سے جناب مصنف نے ہر فقرہ کا ثبوت
دیا ہے اور دلائل و نقلی و نصوص قرآنی سے
صوم اور صائم کی عظمت ظاہر فرمائی ہے الغرض
یہ کتاب سراپا فوائد بے نظیر ہے۔

عین البکا۔ معروف بہ وہ مجلس۔ یہ کتاب مستطاب
مذہب امامیہ کے در بیان حالات شہدائے کربلا
و شہادت سید الشہدا جناب امام حسین علیہ السلام
نہایت عمدہ اور مستند ہے مجالس میں جسوقت
اس کتاب کے مضامین ذاکر پڑھتا ہے سامعین کے
سینہ کو بی سے غش آتا ہے الغرض یہ کتاب نہایت
عمدہ ہے۔

طرد المعاندین۔ تصنیف جناب مولوی سید حسین
صاحب المعروف بجناب میرن صاحب مغفور یہ کتاب
مذہب امامیہ کی نہایت عمدہ ہے۔

حلیۃ العرائس۔ یہ صاحب بزبان اردو فقہ میں
بامسمی ہے اسمیں عورات کے مسائل فقہ جو روزمرہ کے
کار و آمد ہیں صاف صاف اور مشرح لکھے ہیں اگرچہ
یہ رسالہ مختصر ہے مگر فوائد عظیم مترتب ہیں جامع صاحب
تذکرۃ الصلوٰۃ وغیرہ کتابیں اکثر عورات کو پڑھائی
جاتی ہیں لیکن بعض بعض باتیں اسمیں ایسی ہیں
زیادہ ہیں اور عبارت علم صحیح نہایت سلیس ہے اور

مسائل بہت عمدہ عمدہ باسانی صحیحہ اسمین مرقوم ہین اسکا پڑھنا عورات کے لیے اکثیر اعظم ہے مصنف اسکے مولوی مراد علی صاحب لکھنوی ہین

بعد حمد ہندی یہ کتاب مختصر روزمرہ کی بول چال سابق اردش کی نظم ہے اکثر اطفال خردسال اوعورات کے درس مین رہتی ہے انسان کا مرنا اور قبر مین منکر نکیر کا سوال وجواب کرنا قیامت کا آنا بہت عمدہ طور سے نظم ہے چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیان اکثر اربار کرتی ہین جس سے مسائل مین بھی واقفیت ہوجاتی ہے اور روزہ و نماز جو کہ اصول مذہب ہے اسمین صلاحیت کامل پیدا ہوجاتی ہے اور عقائد بھی درست ہوجاتے ہین اسی سبب سے ہر مقام کا مروج ہے اور ہر شخص اسکو ترتیب اطفال کے لیے خرید کرتا ہے۔

خلاصۃ المصائب۔ یہ کتاب مصائب اہلبیت علیہ السلام مین مشہور ہے معروف ہے تالیفات سے محدث مقبول ذاکر آل عبا مولوی میرزا محمد ہادی صاحب مرحوم کی ہے۔ دو مرتبہ پہلے بھی اس مطبع مین طبع ہوئی تھی اور کئی مطابع مین چھپ چکی ہے اس مرتبہ نہایت احتیاط سے کمال صحت طبع ہوئی ہے مصائب سید الشہدا امام حسین علیہ التحیۃ والثنا کو جناب مولف مرحوم نے اس عمدگی اور ربط بقبول سے ترتیب دیا ہے اور ایسا ادا خلاصہ فرمایا ہے اور ایسے ایسے مضامین جگر خراش مصائب امام ہمام اور اہلبیت علیہ السلام کے لکھے ہین کہ جنکے سننے سے سامعین کو غش آتا ہے ایک دریا آنسو کا آنکھون سے بہ جاتا ہے الغرض کیا فیض اسکا

اس مرثیہ کا کاغذ عمدہ پرصاف وشفاف چھاپی گئی ہے اعلیٰ درجہ کے خوشنویس سے لکھوائی گئی ہے اور قیمت بھی بغرض رفاہ عام نہایت ارزان ہے۔

مسدس اوج۔ تالیف مرزا محمد جعفر صاحب متخلص بہ اوج خلف الصدق جناب مرزا دبیر صاحب مرحوم اس مسدس مین امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام کی نہایت عمدگی سے مدح کی ہے قابل ملاحظہ مومنین ہے

متفرقات دینیہ

شبیہ احمدی۔ سراپا سے خاتم المرسلین کا بیان ہے مؤلفہ جمال الدین حسین خان۔

مثنوی زائر۔ دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب شیر علی خان

دوازدہ مجلس۔ مسمی بہ ریاض الازہار فی احوال سید الابرار مؤلفہ مولوی وحید الدین محمد رضوی

ہزار کربلا۔ حالات موکد کربلا سے علی مؤلفہ منشی محمد ظہیر الدین ملکرامی۔

مہر نبوت۔ نعت پیغمبر مین تصنیف نواب محمد مردان علی خان صاحب نظام۔

رموز القرآن۔ ادقات قرآن کا بیان مؤلفہ مولوی محمد حسین علی ناتقی شاہجہانپوری۔

آثار محشر۔ علامات قیامت کا حال۔

صبح کا ستارہ۔ حالات بہشت ودوزخ وقیامت مؤلفہ مولوی عباس علی۔

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۲۹۰۹

۸۹۱۲۳۳۱۲

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ